https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطبات ترابی ''ایک قیمتی سرمایہ''

ازقلم: حضرت علامہ محمد سلیم رضوی

(نگران بزم رضویہ اہلسنت و جماعت' کراچی)

خطابت دراصل ایک فن ہے، جس کا مقصود سامع کے دل و دماغ میں اپنی غایت ومنشاء کا آثار دینا ہے۔ اس انداز پر کہ وہ آپ کی دعوت پر لبیک کہنے کے لئے مجبور ہوجائیں اور آپ کے پیغام کو قبول کرنے کو اپنی نجات و بھلائی کا واحد راستہ جانیں۔ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ہر دور میں خطابت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ وعظ و نصیحت بصورت بیان و خطاب سنت انبیاء وسنت خیرالوریٰ امام الانبیاء ﷺ ہے۔ اس لحاظ سے دینی وعظ وخطاب سنت وعظیم طاعت ہے جس پر کئی احادیث واقوال بزرگان دین بطور شہادت پیش کئے جاسکتے ہیں۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں کیونکہ سردست کلام میں اختصار ملحوظ ہے۔

''نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے''

''جو کسی کو نیکی کی دعوت دے، اسے ہر کلمہ کے بدلے ایک سال کی مقبول عبادت کا ثواب ملے گا''

درج بالا ارشاد اس خیال کو تقویت دیتے ہیں کہ ہمیں بحیثیت خادم دین (جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطابت کا اہل ہو) اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔لیکن گزشتہ کچھ سالوں میں عوام کا مزاج کچھ بدل سا گیا ہے۔عوام نے زیادہ شور مچانے اور عجیب وغریب باتیں کرنے والے کو ''بہترین خطیب'' گردانا شروع کردیا ہے۔اختتام بیان پر اگر ان شعلہ بیان خطیبوں کے سامعین کو پوچھ لیا جائے، خطاب کیسا رہا تو زمین و آسمان کی قلابیں ملاتے نہیں تھکتے،لیکن اگر عنوان ہی پوچھ لیا جائے تو شاید نہ بتا سکیں۔خیر میں عرض کررہا تھا کہ خطابت کی اہمیت کے حوالے سے......اللہ عزوجل کا یہ خاص کرم رہا کہ اہل سنت وجماعت کے پاس ہر دور میں بہترین خطیب رہے ہیں جنھوں نے اپنے اعجاز کلام، زور بیان اور خداداد صلاحیتوں اور مقبولیت عامہ کے ذریعہ مسلک حق کا خوب خوب دفاع کیا۔گویا وہ آہنی دیوار تھے جس سے ٹکرا کر بدمذہبیت اور الحادکی بے شمار منہ زور آندھیاں ختم ہوگئیں اور غریب اہل سنت محفوظ رہ گئے۔اگر میں ان خطباء کے نام لوں تو شاید ایک رسالہ تیار ہوجائے، فی الحال چند بزرگوں کا نام محض اپنے قلم برداشتہ لکھ رہا ہوں تاکہ برکت بھی شامل ہو اور عوام اپنے حافظہ کی بنیاد پر اکابرین کو پہچانیں۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے بے شمار افراد کو حمایت دین اور غلبۂ اسلام کے حوالے سے تیار کیا۔آپ کے خلفاء،معتقدین میں درج ذیل احباب فن خطابت میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔

☆ صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ شیر بیشۂ سنت مولانا ہدایت رسول قادری

☆ محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی

☆ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (اگرچہ خطابت آپ کی فیلڈ نہیں تھی، آپ درس و تدریس میں مشغول رہتے مگر چند خطابات ایسے کئے کہ علماء بھی دنگ رہ گئے اور اعلیٰ حضرت آپ کے خطاب پر اعتماد رکھتے تھے۔ یہ شہادتیں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ صدر الشریعہ بہترین خطیب تھے۔ اگرچہ زیادہ خطاب نہیں کئے)

☆ حضرت عبد الاحد

☆ حضرت شاہ عبد العلیم میرٹھی (مبلغ اسلام)

☆ شیر بیشۂ سنت مولانا حشمت علی خان

☆ حضرت شاہ احمد مختار صدیقی میرٹھی

☆ سلطان الواعظین علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب (کوٹلی)

☆ غزالیٔ زماں علامہ سید سعید احمد کاظمی

☆ خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب

☆ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رضوی رحمہم اللہ

موجودہ دور میں بھی بہت سے علماء بذریعہ خطابت خوب اسلام کے پیغام کو عام کر رہے ہیں جیسے علامہ خادم حسین رضوی، علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، پیرزادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضا ثاقب مصطفائی، علامہ ڈاکٹر عرفان شاہ مشہدی و دیگران روشن ناموں میں ایک نام علامہ شہزاد قادری ترابی کا بھی ہے۔علامہ شہزاد قادری ترابی علمی حلقوں میں بے حد معروف ہیں۔آپ کی اصل پہچان آپ کا وہ تحریری کام ہے جو خون جگر سے آپ نے ترتیب دیا ہے۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ اس شعبہ میں آپ نے قدم کب اور کیسے رکھا مگر ماشاءاللہ تصانیف کی تعداد دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے سالوں کا سفر ہے، کئی راتوں کی قربانیاں ہیں کیونکہ تصنیف کے لئے جو یکسوئی اور تنہائی درکار ہے، وہ ایک مقبول عام خطیب کے لئے اکثر مفقود ہوتی ہے اس لئے آپ کی کتب دیکھ کر دل سے بس یہی ایک دعا نکلتی ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

احقر کو یہاں آپ کی کتابوں پر تبصرہ کرنا مقصود نہیں ورنہ میں ثابت کر دیتا کہ آپ نے اپنی کتب کے ذریعہ بہت بڑے خلاء کو پر کر دیا ہے۔ گویا کہ ایک فرض تھا جماعت پر جس سے علامہ شہزاد قادری ترابی نے سبکدوش کر دیا۔ اللہ پاک انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائی معتدل مزاج علامہ شہزاد قادری ترابی کا قلم کلک رضا کا عکس و پرتو ہے اور علامہ ترابی مظہر فیض رضا...... میں اپنی بات کا رُخ حضرت کی خطابت کی طرف اس شعر کو بیان کر کے کر رہا ہوں۔

دل اعداء کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ حقیقت ہے کہ عوام میں مقبول زیادہ وہی ہوتا ہے جو بہترین خطیب ہوتا ہے، لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔علامہ شہزاد قادری ترابی اپنی تصانیف اور ندرت کلام اور اچھوتے انداز پر مبنی لٹریچر کی بنیاد پر خطابت کی دنیا میں آئے۔ایک سبب شاید خطابت کی طرف مائل ہونے کا یہ بھی رہا ہوگا کہ آپ کے پیرو مرشد پیر طریقت رہبر شریعت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ (جن کا ابھی حال میں وصال باکمال ہوا ہے، قارئین دعائیں مغفرت و بلندئ درجات میں یاد رکھیں) ایک بہترین اور مقبول زمانہ خطیب تھے۔لیکن میں آج بھی حیرت زدہ ہوں کہ آخر کس طرح علامہ شہزاد قادری ترابی خطابت و تصنیف دونوں شعبوں میں کام کررہے ہیں، نہ صرف کررہے ہیں بلکہ مثالیں قائم کررہے ہیں۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم بذریعہ مصطفی ﷺ و اولیاء کرام علیہم الرضوان ہے ورنہ خطابت و تصانیف کے درمیان تعلقات کچھ زیادہ خوش گوار نہیں۔ جتنے بھی مصنفین گزرے ہیں، عام طور پر وہ خطیب نہیں تھے اور جب لوگوں نے خطابت کے ساتھ تصانیف کا ذخیرہ چھوڑا ہو، وہ لوگ چند ہی ہیں جنہیں انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے اور قاعدہ ہے کہ

الشاذ کالمعدوم

خیر اللہ کرے علامہ شہزاد قادری ترابی کا قلم اور زبان یوں ہی خدمت دین کے لئے چلتے رہیں اور خطبات ترابی اس حوالے سے بہت ممتاز ہے کہ یوں تو خطابت پر مارکیٹ میں بہت ہی کتابیں ہیں لیکن بعض تو چند عنوانات پر مشتمل ہیں اور بعض اتنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دقیق ہیں کہ مبتدی مستفیض نہیں ہوسکتا۔ یہ علامہ شہزاد قادری ترابی کا احسان ہے کہ انہوں نے خطابت کے میدان میں نو واردوں کو ''ہتھیار'' فراہم کردیا ہے۔ اب یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ اس ہتھیار کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔ ''خطبات ترابی'' ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ جس سے بہت سے احباب اس وادئ پرخار میں اترنے کا حوصلہ پاسکتے ہیں۔ علامہ شہزاد قادری ترابی کی خطابت کے چند تخصصات جو میرے مشاہدے میں آئے، بیان کرتا ہوں، جو بلا شبہ ان کے پیرومرشد کے فیض کی برہان ہے۔

☆ آپ اپنے اور سامعین کے وقت کا خیال رکھتے ہوئے مقصدیت سے پُر گفتگو کرتے ہیں۔ حصول لطیفے، ذاتی واقعات اور موضوع سے انحراف فقیر نے کبھی نہیں دیکھا۔

☆ آپ نے خطابت کو طلب مال وشہرت کا ذریعہ نہیں بنایا، اپنا سیکریٹری نہیں رکھتے، عوام کی دسترس میں رہتے ہیں، عوام وخواص ہر ایک کو وقت دیتے ہیں اور اکثر جگہ سے بغیر لفافے کے لوٹ آتے ہیں، ماتھے پر شکنیں نہیں پڑنے دیتے۔

☆ آپ تہذیب یافتہ ستھری زبان استعمال کرتے ہیں۔ اپنے بدترین دشمن کو بھی گالی نہیں دیتے، نہ بے ہودہ طریقہ اپناتے ہیں، ہاں کبھی کبھی جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں، کیونکہ آپ ایک کھرے اور سچے عاشق رسول ﷺ ہیں۔

☆ آپ اپنے خطابات میں اصلاح احوال پر بے حد زور دیتے ہیں۔ آپ دراصل ہنگامۂ قیامت بپا کرنا چاہتے ہیں تاکہ اہل سنت اپنے مرتبہ ومقام کو پہچان کر

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔

☆ آپ عام فہم انداز میں بیان کرتے ہیں۔اپنی علمیت جھاڑنا اور مشکل الفاظ سے لوگوں کو مرعوب کرنے کے قائل نہیں،تحریر ہو یا تقریر،آسان الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں تا کہ ایک کم پڑھا لکھا آدمی بھی مقصود کو پالے،ہم ان کی اس حکمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔

☆ آپ اپنی خطابت سے دوسروں کو دینی کاموں میں مضبوط کرتے ہیں۔جہاں جاتے ہیں،عوام میں دوران بیان خوب حوصلہ افزائی سے نوازتے ہیں۔مجھے وہ وقت آج بھی یاد ہے جب ''بزم رضویہ'' کے ابتدائی ایام تھے اور آپ ''ہماری بزم'' کہہ کر میرے حوصلوں کو اوج ثریا نصیب کرتے تھے۔

☆ آپ بیان میں کسی قسم کے تصنع یا بناوٹ سے کام نہیں لیتے بلکہ اپنے مخصوص انداز بیان سے مخاطب ہوتے ہیں۔آپ کسی کی نقل نہیں اتارتے بلکہ قدرتی انداز میں بیان کرتے ہیں۔مجمع کی تعداد دیکھ کر بیان نہیں کرتے بلکہ مجمع کم ہو یا زیادہ،دل سے بیان کرتے ہیں۔

☆ آپ ایک نڈر اور بے باک مبلغ ہیں۔اپنے پیرومرشد کی طرح حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں نہ جھجکتے ہیں۔مسلک کی طرف آنکھ اٹھانے والوں کی آنکھ پھوڑ دینا آپ کا وطیرہ ہے۔میرے مطابق تو آپ ''اغیار و کفار'' کے لئے ایک ننگی تلوار ہیں جس نے نیام میں رہنا نہیں سیکھا،انداز مصلحانہ اور دھیما ہی رکھتے ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ آپ کے پیشِ نظر غلبۂ اسلام کی جدوجہد ہے۔اس لئے آپ اپنی خطابت سے اپنے ہی بھائیوں پر کیچڑ نہیں اڑاتے ،فروعی اختلاف کو بنیاد بنا کر کردار کشی نہیں کرتے۔آپ اپنی خطابت سے توڑتے نہیں، جوڑتے ہیں۔

بس یہی پرانی بات روک رہا ہوں، پھر کبھی اس تشنہ مضمون کی تکمیل کی طرف دھیان کروں گا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کو مزید عروج دے اور ان کا اقبال ہمیشہ بلند رکھے۔یہ چرکِ اہل سنت پر ہمیشہ تاباں رہیں۔آمین

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اور بیماریوں کے علاج

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بنی اسرائیل سے آیت نمبر 82 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم حضرات! جس قدر تیزی سے دنیا ترقی کی جانب بڑھ رہی ہے، اتنی

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی تیزی سے بیماریاں بھی بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ ایسی ایسی مہلک بیماریاں جن کا ہم نے کبھی نام بھی نہیں سنا تھا، آج وہ بیماریاں وائرس کی صورت میں پوری پوری آبادیوں اور شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں۔ اس سے بڑھ کر حیرت کی بات یہ ہے کہ بالکل چھوٹی عمر میں ہارٹ اٹیک، شوگر، بلڈ پریشر اور گردوں کی بیماریاں بچوں میں نظر آنے لگی ہیں۔ اس معاملے نے سب کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔

ان بیماریوں کی کثرت سے پھیلنے کی دو بنیادی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ حضور ﷺ کی تعلیمات سے دوری اور کھانے پینے میں بے احتیاطی ہے، جس کی بناء پر آج پورے معاشرے میں کثرت سے نت نئی بیماریاں پھیلتی جارہی ہیں۔ اب ہمیں مل کر ان بیماریوں کی روک تھام کے لئے کوئی حل نکالنا چاہیئے تا کہ ہمارے مسلمان بھائی ان بیماریوں سے محفوظ رہیں۔ اب احادیث کی روشنی میں بیماریوں کے علاج آپ کی خدمت میں بیان کرتا ہوں جنہیں سن کر اور ان پر عمل کر کے ہم بھی شفاء اور رحمت سے اپنے دامن کو بھر لیں۔

☆ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا:

ابو داؤد شریف کتاب البیوع میں حدیث نمبر 24 نقل ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ کے کچھ اصحاب

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اوران سے ضیافت کے لئے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا، لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں۔ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔

ان میں سے بعض لوگوں سے (اصحاب رسول سے) کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صحابی نے فرمایا کہ میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لئے کہا تھا کہ تم نے انکار کر دیا لہذا میں دم نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ میرے لئے کوئی انعام مقرر کرو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ (انعام کے طور پر) مقرر کر دیا۔

پس وہ صحابی اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہوا ہو، راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا، وہ پیش کر دیا۔ صحابہ کرام نے کہا کہ (اس انعام کو) تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صحابی نے کہا ایسا نہ کیجئے، یہاں تک کہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اس کا حکم دریافت کرلیں۔ اگلے روز رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کردیا۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاسکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھ لینا۔

اس حدیث پاک سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ سورۂ فاتحہ ایسی برکت والی سورت ہے کہ اگر کسی مریض پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ شفا پا جاتا ہے۔

2۔ دم کرنا جائز ہے جو اس کو ناجائز کہتے ہیں، ان کا قول غلط ہے کیونکہ دم کرنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

3۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دم کرنے اور تعویذ دینے پر اجرت (پیسے) لینا جائز ہے کیونکہ اگر دم پر اجرت ناجائز ہوتی تو نبی پاک ﷺ اپنے اصحاب کو منع فرمادیتے۔

☆ کھانے کے اول و آخر نمکین:

ترمذی شریف میں حدیث شریف ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ کھانے کے اول و آخر نمکین ستر بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ! کتنی پیاری بشارت ہے۔کھانا ہر مسلمان کھاتا ہے، تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔کھانے کے شروع میں نمکین چیز کھالیں۔بعض لوگ روٹی میں بھی نمک کا استعمال کرتے ہیں۔ چاول میں بھی نمک ہوتا ہے اگر ابتداء میں روٹی تھوڑی سی کھالی اور آخر میں بھی روٹی تھوڑی سی کھالی تو ستر بیماریاں دور ہوجائیں گی۔آدمی کتنا ہی غریب ہو، نمک جیسی نعمت تو ہر گھر میں ہمہ وقت موجود رہتی ہے۔ اگر کھانے سے پہلے تھوڑا سا نمک چاٹ لیں اور اختتام پر تھوڑا سا نمک چاٹ لیں تو بھی ستر بیماریاں دور ہوں گی۔

☆بزرگوں کا عمل:

ہمارے شیخ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ ایک مرتبہ فرمارہے تھے کہ میں ہند کے دورے پر تھا۔ اڑیسہ ہند کے بہت بڑے عالم میرے ساتھ تھے، جہاں ہم دعوت پر جاتے اور جیسے ہی کھانا شروع ہوتا، وہ عالم دین اپنے جیب سے ایک پڑیا کھولتے، اس میں سے تھوڑا نمک چاٹ لیتے پھر کھانے کے اختتام پر بھی ایسا ہی کرتے اور پڑیا بند کرکے اپنے جیب میں رکھ لیتے۔میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے۔کھانے کے اول وآخر نمکین ستر بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ اکثر بیماریاں کھانے پینے کی بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کیونکہ ہمارے کھانے پینے کا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے۔صبح ناشتہ کرتے ہیں، پھر دن بارہ بجے چائے اور بسکٹ کھاتے ہیں پھر تین بجے دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں، پھر شام کو سموسے، پکوڑے اور چائے ہوتی ہے اور رات کو خوب پیٹ بھر کر کھانا کھا کر لیٹ جاتے ہیں۔ ان تمام کھانے پینے کے معاملات کے بعد آپ خود ہی فیصلہ کریں، اب پیٹ کا کیا قصور ہے؟

بیماریاں جنم نہیں لیں گی تو کیا چیز جنم لے گی، موٹاپا نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا۔ معدہ خراب نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟

دعوتوں کے موقع پر بے تکلف ہو کر کھانے پر ٹوٹ پڑنا کہ کھانا بھی پناہ مانگے کہ میں کس کے ہتھے چڑھ گیا۔ اگرچہ کھانا کسی اور کا ہے مگر میرے بھائی پیٹ تو آپ کا ہے۔ آپ اپنا پیٹ سمجھ کر کھائیے تاکہ طرح طرح کی بیماریاں جنم نہ لیں۔ ہمارے آقا و مولا ﷺ نے ہمیں پیٹ کے متعلق جو ارشادات فرمائے ہیں، اگر ہم اس پر عمل کریں تو سینکڑوں بیماریوں سے بچ جائیں گے۔

☆ پیٹ کے تین حصے کیئے جائیں:

ابن ماجہ شریف میں حدیث نمبر 3349 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارشاد فرمایا۔آدمی اپنے پیٹ سے بُرا برتن نہیں بھرتا۔انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔اگر ایسا نہ ہوسکے تو ایک تہائی کھانے کے لئے،ایک پانی اور ایک ہوا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کھانے کے تین حصے کئے جائیں۔ایک کھانا،ایک پانی اور ایک ہوا کے لئے،مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم تینوں حصوں میں قورمہ روٹی ڈال دیتے ہیں۔کوئی پوچھے کہ پانی اور ہوا کا کیا بنے گا تو کہتے ہیں کہ پانی اپنا راستہ خود بنالے گا اور ہوا کی ہمیں ضرورت نہیں۔

☆رب تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ:

جامع صغیر میں حدیث نمبر 221 نقل ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور ہلکے بدن والا ہے۔

☆جب بھی کھانا کھائیں،ٹھنڈا کر کے کھائیں:

امام حاکم علیہ الرحمہ مستدرک میں حدیث نمبر 7125 نقل کرتے ہیں۔نبی پاک ﷺ نے فرمایا:گرم کھانا ٹھنڈا کرلیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ گرم کھانا جس میں دھواں نکل رہا ہو یا شدید گرم ہو، اسے تھوڑا ٹھنڈا کرلیا جائے تا کہ منہ کے اندر اوپر کا حصہ جلنے سے محفوظ رہے اور بے برکتی بھی نہ ہو۔ اس حدیث پاک کو سامنے رکھ کر کسی وقت آپ خود تجربہ کیجئے گا کہ گرم گرم بریانی جب تھال یا پلیٹ میں آتی ہے تو فوراً تھال یا پلیٹ صاف ہوجاتی ہے، اسی طرح گرم گرم روٹیاں تندور میں سے جب آتی ہیں، تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اتنی روٹیاں کیسے کھائی گئیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی لہذا جب بھی کھانا آئے، تھوڑا سا ٹھنڈا کر کے کھائیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالکل ٹھنڈا کرلیں بلکہ اتنا گرم ہو کہ باآسانی کھایا جاسکے۔

☆ خلال کریں، داڑھوں کو کمزور ہونے سے بچائیں:

مجمع الزوائد میں حدیث نمبر 7952 نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کھانا (بوٹی کے ریشے وغیرہ) داڑھوں میں رہ جاتا ہے، وہ داڑھوں کو کمزور کردیتا ہے۔

امام طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 4061 نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: خلال کرنے

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے کتنے عمدہ ہیں، وضو میں خلال کرنے والے اور کھانے کے بعد خلال کرنے والے ہیں۔

دو احادیث آپ نے سماعت فرمائیں۔ معلوم ہوا کہ کھانا کھانے کے بعد بوٹی کے ریشے وغیرہ جو داڑھوں میں رہ جاتے ہیں، انہیں پتلی لکڑی کے ذریعے نکال لینا چاہئے۔ یہاں ایک اہم بات عرض کرتا چلوں، لوگ لوہے، تانبے اور مختلف دھاتوں سے بنی ہوئی نوکیلی چیزوں سے خلال کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس طرح دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ آہستہ آہستہ دانت سڑ جاتے ہیں لہذا اچھی والی پتلی سی لکڑی جسے ٹوتھ پک کہا جاتا ہے، وہ سنت کی نیت سے استعمال کریں اور نیت صرف سنت رسول کی ہو کیونکہ دانتوں سے بوٹی کے ریشے تو خلال سے نکل ہی جائیں گے۔ اگر سنت کی نیت ہوگی تو اجر بھی ملے گا اور اجر بھی کتنا بڑا کہ حدیث پاک میں خلال کرنے والوں کو عمدہ فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ جسے عمدہ کہیں اس سے بڑھ کر عمدہ کون ہوگا۔

☆ شفاء، دوا اور بیماری:

طبرانی شریف میں حدیث پاک ہے۔ حضرت ملیکہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا، گائے کے دودھ میں شفاء ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا مکھن دوا ہے اور گوشت بیماری ہے۔

محترم حضرات! آقا کریم ﷺ نے گائے کے دودھ کو شفاء ارشاد فرمایا: دودھ سے متعلق چند اہم باتیں سماعت فرمائیں۔دودھ تازہ اور خالص ہو، چینی کے بجائے شہد ملا کر پیا جائے تو یہ بہترین غذا، ذہنی پریشانی کا علاج، ساتھ ہی منہ اور پیٹ کے زخموں کا بہترین علاج ہے۔ دودھ پینے کا صحیح وقت خالی پیٹ ہے۔دودھ پینے کے فورا بعد چہل قدمی کرنا یا سوجانا یہ ہاضمے کو خراب کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ گائے کے گوشت میں بیماری ہے۔اس فرمان کو سامنے رکھ کر ہم گائے کے گوشت کے متعلق ڈاکٹرز اور حکیموں کی رائے کو سنتے ہیں تو وہ بھی اب تحقیق کر کے یہی کہتے ہیں کہ گائے کے گوشت میں بیماری ہے یعنی چودہ سو سال سے قبل آقا و مولا ﷺ نے جو ارشاد فرمایا: آج جدید تحقیق اس کو تسلیم کر رہی ہے لہذا اگر صحت کا خیال رکھنا ہے تو گائے کا گوشت صرف قربانی کے تین دنوں اس میں بھی ایک لمٹ کے ساتھ کھائیں۔ باقی پورا سال نہ کھائیں۔کبھی سال کے کسی دن دعوت یا نیاز وغیرہ میں گائے کا گوشت ہو تو کم کھائیں تا کہ بیماری ہمارے جسم کو نقصان نہ پہنچائے۔

☆نہار منہ پانی نہ پیئیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طبرانی شریف میں حدیث پاک ہے جسے امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب انوار محمدیہ کے صفحہ نمبر 575 پر نقل کیا ہے۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔نہار منہ پانی پینا جسم کی طاقت کو کم کرتا ہے۔

محترم حضرات! ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے۔ جب تاجدار کائنات ﷺ کا ارشاد ہم تک پہنچ جائے، تو پھر ساری تحقیقات اس کے سامنے بے بس اور بے کار ہیں۔میڈیکل سائنس جتنی بھی تحقیق کر لے کہ نہار منہ پانی پینا فائدہ مند ہے لیکن فرمان رسالت ﷺ اسے جسم کی طاقت کی کمی کا باعث قرار دیتا ہے لہذا ہمیں اپنے آقا و مولا ﷺ کے ارشاد پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے نہار منہ پانی پینے سے بچنا چاہیے۔نیند سے اٹھنے کے بعد اگر حلق (گلا) سوکھتا ہو تو آپ کوئی چیز کھا کر مثلاً کھجور، کشمش وغیرہ کھا کر پھر پانی پی لیں تاکہ جسم کی طاقت میں کمی نہ ہو۔

☆بدھ کے دن ناخن نہ کاٹے جائیں:

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار جلد چوتھی صفحہ نمبر 202 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان پر نقل ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ بدھ کے دن ناخن کتروانے والے کو برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ طحطاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن الحاج کے بارے میں ہے کہ انہوں نے بدھ کے دن ناخن کتروانے والی حدیث کوضعیف جان کر بدھ کے دن ناخن کاٹ لیئے تو انہیں برص کی بیماری لاحق ہوگئی۔ بہت پریشان ہوئے اور پریشانی کے عالم میں سوئے تو خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوئی۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا (اے ابن الحاج) کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے بدھ کی دن ناخن سے منع فرمایا ہے؟ عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نے حدیث کو ضعیف سمجھ کر بدھ کے دن ناخن کاٹ لیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر فرمان تو میرا ہی تھا پھر اس کے بعد کونین کے تاجدار طبیب اعظم ﷺ نے ان کے جسم پر اپنا دست اقدس پھیرا تو تمام بیماری ختم ہوگئی۔

امام ابن الحاج علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی کہ آئندہ کسی بھی حدیث رسول کی مخالفت نہیں کروں گا۔

محترم حضرات! آپ نے علامہ ابن الحاج علیہ الرحمہ کا واقعہ سنا۔ اس واقعہ سے ان لوگوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہیئے جو ضعیف ضعیف کی رٹ لگا کر حدیث رسول کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

یہاں ایک اہم بات بھی عرض کرتا چلوں کہ اگر ناخن بہت زیادہ بڑھ جائیں اور بدھ کا دن آجائے تو اب بدھ کے دن ناخن کاٹ سکتے ہیں کیونکہ ناخن چالیس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دن سے پہلے کاٹ لینے چاہئیں۔ چالیس دن گزار دینا مکروہ ہے۔کوشش یہی ہونی چاہیے کہ ہر جمعہ کو پابندی کے ساتھ ناخن کاٹ لیں۔اس سے بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

☆بیماری نکل جاتی ہے:

امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاد حضرت امام ابن ابی شیبہ اپنی حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں جلد دوم صفحہ نمبر 65 پر حدیث شریف نقل کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بیماری نکال دیتا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِشریعت حصہ 16 صفحہ نمبر 226 پر حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن ترشوائے، اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ اگر بیماریوں اور بلاؤں سے نجات حاصل کرنی ہے تو جمعہ کے دن ناخن کاٹنے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماریاں دور ہوں اور رحمت آئے۔

☆حضور ﷺ کی پسندیدہ سبزی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار اعظم ﷺ کدو سے محبت فرماتے ہیں۔

محترم حضرات! کدو ایک عام سبزی ہے۔ ہر سبزی کی طرح جو کہ پوری دنیا میں کاشت کی جاتی ہے۔اس کا بے مثال ہونا اس لئے ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے محبوب جان عالم ﷺ نے پسند فرمایا:

☆ کدو کے فوائد:

امام طبرانی علیہ الرحمہ، طبرانی شریف میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں۔ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورکونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے کدو موجود ہے کہ یہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل ہے۔

☆ جدید تحقیق:

1۔کدو ایک ہلکی غذا ہے جو خود جلدی ہضم ہوتا ہے اور اس دوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا، خود جلدی ہضم ہونے کے ساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مددگار رہوتا ہے۔

2۔بخار کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ بخار کے مریضوں کو آرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور سکون مہیا کرتا ہے۔

3۔کدو کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرق گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں کے ورم کم ہو جاتے ہیں۔یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں بھی مفید ہے۔

4۔کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے درد میں آرام ملتا ہے۔

5۔کدو پیاس بجھاتا ہے،جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے، پیشاب لاتا ہے، پیٹ کو نرم کرتا ہے۔

6۔کدو کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے،کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔

محترم حضرات! آپ نے کدو کے فوائد سماعت فرمائے۔کتنی برکت والی چیز ہے مگر ہم غافل ہیں۔اے کاش! ہمیں بیداری نصیب ہو جائے۔

☆زیتون کئی بیماریوں سے شفاء:

بخاری شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا کہ زیتون کے تیل کو کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ یہ ایک مبارک درخت ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیہقی اور ابن ماجہ سے بیان کی ہے۔تیل کی اہمیت اجاگر کرنے کے بعد حضرت علقمہ بن عامر رضی اللہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہ روایت فرماتے ہیں کہ طبیب اعظم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے۔اسے کھاؤ اور لگاؤ، یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔

احادیث میں زیتون کے تیل کو ستر بیماریوں کے لئے اکسیر قرار دیا گیا ہے۔جن میں ہمارے موجودہ موضوع میں بواسیر کے لئے اہمیت کی حامل ہے۔

بواسیر کا اہم ترین سبب پرانا قبض ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ زیتون کا تیل نہ صرف یہ کہ قبض کو دور کردیتا ہے بلکہ آنتوں کے دوران خون میں بہتری پیدا کرتا ہے۔

سبحان اللہ! زیتون کے تیل کے کتنے فوائد ہیں۔ اگر ہم عمل کرنے لگ جائیں تو کتنا فائدہ حاصل ہوگا۔

نبی پاک ﷺ کی ہر ہر ادا شفاء اور حکمت سے مالا مال ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا محبوب عطا فرمایا ہے کہ اگر ہم مسلمان صرف اپنے آقا و مولا ﷺ کے ارشادات پر عمل اور ان کے نقش قدم پر چلنے لگ جائیں تو ہر قسم کی مہلک بیماریوں سے بچ جائیں گے مگر افسوس کہ ہم نے غیروں کے طریقوں کو اپنا لیا اور ایسی ایسی چیزیں کھانا شروع کردیں، جنہوں نے ہمارے جسم کے پورے نظام کو خراب کردیا پھر نت نئی بیماریوں نے ہمارا دامن پکڑلیا اور ہم بالآخر کسی نہ کسی بیماری میں

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبتلا ہو گئے۔

محترم حضرات! اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اگر ہم اب بھی بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل غذاؤں کا استعمال کریں خصوصاً ان چیزوں کا استعمال شروع کر دیں جن کا حکم طبیب اعظم رسول اکرم ﷺ نے ہمیں دیا ہے۔ پھر دیکھئے گا کس طرح ہمیں شفا اور رحمت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی سچی غلامی نصیب فرمائے اور طبیب اعظم ﷺ کے صدقے ہر مسلمان کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ طٰہٰ سے آیت نمبر 109 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پچھلے بیان میں، میں نے نبی پاک ﷺ کی شفاعت پر مفصل بیان کیا جو کہ خطبات ترابی جلد دوم میں شائع ہوا۔ آج آپ کے سامنے شفاعت مصطفی ﷺ کے بعد جو ہستیاں شفاعت کریں گی، اس سے متعلق کچھ عرض کروں گا۔

جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا

ترجمہ: اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

آیت سے معلوم ہوا کہ روز محشر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو، اولیاء اللہ کو، کچے بچے کو، حفاظ کرام کو، علماء کرام کو، ماہ رمضان کو، قرآن مجید کو اور روزے کو سفارش (شفاعت) کی اجازت عطا فرمائے گا اور ان کی سفارش اللہ تعالیٰ پسند بھی فرمائے گا۔

اب آپ کی خدمت میں احادیث کی روشنی میں ترتیب وار شفاعت کرنے والوں کی فہرست بیان کرتا ہوں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆بچپن میں فوت ہونے والا بچہ شفاعت کرے گا:

سنن نسائی میں حدیث نمبر 1877 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے انہیں اور ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوں گے، پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے۔ ہم اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے، جب تک ہمارے والدین نہیں آ جاتے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت وفضل کے ساتھ اپنے والدین سمیت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

سنن نسائی کتاب الجنائز میں حدیث نمبر 1871 نقل ہے۔ حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ اپنا بیٹا بھی تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تو اس سے محبت رکھتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا جس طرح اللہ تعالیٰ، آپ ﷺ سے محبت کرتا ہے، میں بھی اسی طرح اس سے محبت کرتا ہوں۔ کچھ دیر بعد وہ بچہ فوت ہو گیا تو وہ بہت پریشان ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا۔کیا تجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ تو جنت کے دروازوں کے پاس آئے اور سامنے تیرا بیٹا کھڑا ہو اور وہ دوڑ کر تیرے لئے جنت کا دروازہ کھولے۔

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ اگر کسی کی اولاد کا انتقال ہو جائے تو صبر سے کام لینا چاہئے۔ واویلا نہیں مچانا چاہئے۔ بلکہ اس پر ملنے والی نعمتوں بھری جنت کی طرف نظر رکھنی چاہئے۔ ہونا وہی ہے جو رب تعالیٰ چاہے گا لہذا بندے کو اس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔

☆شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا:

ابن ماجہ کتاب الجہاد میں حدیث نمبر 2799 نقل ہے۔حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں۔

1۔ پہلے ہی لمحہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔

2۔عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

3۔قیامت کی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

4۔اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے،جس کا صرف ایک ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یاقوت دنیااوراس میں جو کچھ ہے،سب سے قیمتی ہے۔

5۔خوبصورت، بڑی بڑی آنکھوں والی 72 حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔

6۔اس کے 70 رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

☆اہل اللہ بھی شفاعت کریں گے:

بخاری شریف کتاب التوحید حدیث نمبر 7510 نقل ہے۔نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا: آج تم لوگ اپنے حق کے لئے جتنا تقاضا (یا مطالبہ) مجھ سے کرتے ہو،اس سے کہیں زیادہ شدید تقاضا اہل ایمان (روز قیامت) اللہ تعالیٰ سے اس وقت کریں گے، جب انہیں اطمینان ہوجائے گا کہ وہ نجات پاگئے ہیں۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے،روزے رکھتے تھے اور دوسرے نیک اعمال کرتے تھے(انہیں معاف فرمادے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤجس کے دل میں دینار برابرایمان پاؤ،اسے نکال لاؤ،رب تعالیٰ ان گناہگار لوگوں کے چہرے جہنم پرحرام فرمادے گا۔پس اہل ایمان وہاں آئیں گے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھیں گے کہ لوگ قدموں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ نصف (آدھی) پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں، چنانچہ یہ لوگ جس جس کو پہچانیں گے، انہیں نکال کر لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے(اور دوبارہ شفاعت کریں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اچھا جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ، اسے نکال لاؤ، (چنانچہ یہ لوگ جائیں گے) اور جسے جسے پہچانیں گے، اسے نکال لائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے (اور دوبارہ سفارش کریں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اچھا جاؤ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان پاؤ، اسے نکال لاؤ (چنانچہ یہ لوگ جائیں گے) اور جسے جسے پہچانیں گے، اسے نکال لائیں گے۔

☆ روزہ بھی شفاعت کرے گا:

الترغیب والترہیب صفحہ نمبر 974 پر حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے روز شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا، اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا لھذا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن مجید کہے گا، اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہوجائے گی۔

☆ قرآن مجید بھی شفاعت کرے گا:

صحیح مسلم میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ قرآن مجید روزِ محشر اپنے تلاوت کرنے والے کی سفارش کرے گا۔

ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں حدیث نمبر 1400 نقل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں 30 آیات کی ایک سورت ہے جو (اس کے تلاوت کرنے والے کے لئے) سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورت سورۂ ملک ہے۔

☆ حافظِ قرآن بھی شفاعت کرے گا:

ترمذی شریف کتاب ثواب القرآن میں حدیث نمبر 2905 نقل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن پڑھا، اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں کے دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا، جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔

سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے حافظ قرآن، جو اپنے گھر والوں میں دس ایسے افراد کی روز محشر شفاعت کرے گا، جس پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی، لیکن یہ سعادت اس حافظ قرآن کو ملے گی جو مرتے دم تک قرآن مجید کو یاد رکھے، بھلانے نہ دے، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اور اگر قرآن مجید یاد کر کے بھلا دیا تو اس کی بہت سخت سزا ہے۔ حفاظ کرام کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کا دور جاری رکھیں اور باعمل زندگی گزاریں۔

☆ جنت بھی سفارش کرے گی:

ابن ماجہ کتاب الزہد میں حدیث نمبر 4340 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے۔ اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے۔

سبحان اللہ! کتنا آسان عمل ہے، دن میں کسی بھی وقت یا کسی بھی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! مجھے جنت الفردوس عطا فرما۔ اب آپ کا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کام ختم ہو گیا۔اب جنت آپ کے لئے سفارش کرے گی کہ اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرمادے۔

☆جہنم التجا کرے گی:

ابن ماجہ کتاب الزہد میں حدیث نمبر 4340 نقل ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے، اے اللہ! اسے جہنم سے بچالے۔

محترم حضرات! کوشش کریں کہ روزانہ کسی بھی وقت تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر اپنے رب سے جنت الفردوس کا سوال کریں اور دوزخ سے پناہ مانگیں، کیا معلوم ہمارا یہ عمل رب تعالیٰ کو پسند آ جائے اور ہماری مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

http://t.me/Tehqiqat

☆مومنین کی شفاعت:

مسلم شریف کتاب الجنائز میں حدیث نمبر 948 نقل ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کی نماز جنازہ میں 40 آدمی شریک ہوں، جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا تو رب تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبول کرلیتا ہے۔

☆نیک مومن کو پانی پلانے پر شفاعت:

سنن ابن ماجہ میں حدیث نمبر 400 نقل ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اورایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک شخص کو پہچان کر اس سے کہے گا، تمہیں یاد ہے یا نہیں۔ میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں، وہ شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا، دوسرا دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا۔ تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا شخص گزرے گا تو کسی سے کہے گا، تجھے یاد ہے کہ نہیں؟ تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا، وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔

سبحان اللہ! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی خدمت کرنی چاہئے اور ان کے کام بھی کرنے چاہئیں تاکہ قیامت کے دن یہ ہماری شفاعت فرمائیں۔

☆تمام شفاعت کر چکے اب رحمت خداوندی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح مسلم کتاب الایمان میں حدیث نمبر 180 نقل ہے۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ فرشتے بھی سفارش کر چکے، انبیاء بھی سفارش کر چکے، مومن بھی سفارش کر چکے اور اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں رہا چنانچہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے مٹھی بھر ایسے لوگوں کو نکالے گا جنھوں نے کوئی نیکی نہیں کی ہوگی۔

محترم حضرات! آپ نے پورا بیان سماعت فرمایا۔شفاعت کا وسیع وعریض دائرہ بھی سماعت فرمایا۔ ہرکسی کو شفاعت کا اختیار رب تعالیٰ نے عطا فرمایا اور آخر میں اپنے فضل ورحمت کا جلوہ دکھا کر ایک بھی نیکی نہ کرنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

محترم حضرات! کریم پروردگار کی رحمت پر قربان ہوجایئے، کسی نے کیا خوب کہا۔

رحمت خداوندی بہانہ جویت
بہانہ جویت بہا نمی جویت

یہ سب بخشش کے بہانے ہیں۔ گناہگاروں پر روزِ محشر خوب کرم ہوگا، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ گناہ کرتے رہیں بلکہ گناہوں سے بھی حتی الامکان بچتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر پکا بھروسہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے ڈرنا بھی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ بھی کامل ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور دونوں جہاں میں کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھاپا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

http://t.me/Tehqiqat

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ نحل سے آیت نمبر 70 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر انسان کی زندگی وفا کرتی ہے تو ہر انسان کی زندگی میں ایک ایسا وقت آتا ہے، جب انسان بچوں کی مانند ہوجاتا ہے۔ چڑچڑاپن اس کو گھیر لیتا ہے، سماعت اور طاقت میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ ایک ایک بات کئی مرتبہ پوچھتا رہتا ہے، غصہ بہت زیادہ آنے لگتا ہے، یادداشت میں بہت کمی واقع ہوجاتی ہے اور اس بیماری کا نام بڑھاپا ہے، بڑھاپا خود ایک بیماریوں کا مجموعہ ہے۔ بڑھاپے کا نام سن کر نوجوان لرز جاتے ہیں، حالانکہ چند سالوں کے بعد اگر جناب کی زندگی نے وفا کی تو آپ بھی بڑھاپے کا شکار ہوجائیں گے۔ بڑھاپے کی سختیاں شدید ہیں۔ قرآن مجید نے بڑھاپے کو ناقص عمر ارشاد فرمایا، چنانچہ جو آیت میں نے خطبہ تلاوت کی، ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

ترجمہ: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ جانے۔

☆ آیت سے ثابت ہوا کہ بڑھاپا ایک ناقص عمر ہے جس کی ایک خرابی یہ ہے کہ اس عمر میں بوڑھا بچوں سے گیا گزرا ہوجاتا ہے اور بات بات غصہ آنے لگتا ہے لیکن یہ کیفیات علم و عمل سے دور لوگوں کے لئے ہے، جہاں تک متقی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پرہیز گار، اہل علم اور باعمل لوگوں کا تعلق ہے تو ان کی زندگی بڑھاپے میں مزید نکھر جاتی ہے۔ لوگ دور دور سے ان سے ملنے اور ان کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ ان کا ہر لمحہ مخلوق خدا کو فیض دینے، ان کو حوصلہ دینے اور ان کی اصلاح کے لئے ہوتا ہے، بڑھاپے میں وہ دردمندوں کا درد سنتے ہیں، درد کی دوا دیتے ہیں۔ لبوں پر مسکراہٹوں سے عوام کی دل جوئی کرتے ہیں، کوئی کتنی ہی لمبی چوڑی گفتگو کرے، ناراض نہیں ہوتے، وہ بڑھاپے میں باکرامت بن جاتے ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (نیک) مسلمان بفضل الٰہی اس سے محفوظ ہیں، عمر کے بڑھنے سے انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے۔

☆ تلاوت کرنے والے کو بڑھاپا نقصان نہ دے گا:

حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو بڑھاپا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(بحوالہ: کتاب بڑھاپا، از علامہ: اویسی علیہ الرحمہ)

جو حضرات تلاوت قرآن کی دائمی سعادت سے سرفراز ہوتے ہیں، وہ مرتے دم تک خوش و خرم اور ہوش و حواس ان کے سلامت رہتے ہیں۔ میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشاہدے میں آنے والے علمائے اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، حضرت علامہ مولانا مفتی قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی اور حضرت علامہ مولانا قاری نثار الحق صدیقی رحمہم اللہ اور دیگر بزرگانِ دین گزرے ہیں جو کہ آخری وقت تک قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہے۔ تلاوت قرآن مجید کی برکت سے ان کی بڑھاپے نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ آخری وقت تک ان کا حافظہ بھی سلامت رہا اور انہوں نے طویل عمریں پائیں۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں کہ جنون اور پاگل پن وغیرہ واقعی نقص ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو اس بیماری میں مبتلا نہیں فرماتا۔

☆سب سے پہلے سفیدی کس کے بالوں میں آئی:

بڑھاپے کی سب سے اہم نشانی بالوں میں سفیدی کا آنا ہے، جب بالوں میں سفیدی آتی ہے تو ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ جناب کو بڑھاپا آ گیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے پہلے بڑھاپے کے آثار (بالوں میں سفیدی) حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ظاہر ہوئے، عرض کی، مولا یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا نور ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارگاہ رب العزت میں عرض کی۔اے مولا جل جلالہ! اس نور میں اور اضافہ فرما اور وقار عطا فرما۔

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ وہ تو میرے سے حیا کرتا ہے، لیکن مجھے شرم نہیں آتی۔

محترم حضرات! علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تو اللہ کے ولی تھے، ان سے بڑھ کر باحیا کون ہوگا۔ یہ صرف ہم گناہ گاروں کی تربیت کے لئے ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں۔ اے مسلمان! تجھے کیا ہوگیا؟ تجھے اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے شرم نہیں آتی؟ تیرے بالوں میں سفیدی ہونے کے باوجود تو نماز باجماعت میں سستی کرتا ہے؟ تو جھوٹ بولتا ہے، لوگوں کا دل دکھاتا ہے، گالیاں دیتا ہے، حسد کرتا ہے، گانے سنتا ہے، والدین کو ستاتا ہے، فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے، شراب پیتا ہے، اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے، بے پردہ عورتوں کو دیکھتا ہے، اپنے بھائی بہنوں سے محبت سے پیش نہیں آتا، اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک نہیں کرتا۔ اپنے بچوں پر شفقت نہیں کرتا، افسوس کہ رب تعالیٰ نے تجھ سے حیا فرماتا ہے مگر تجھے اس سے شرم نہیں آتی۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ بوڑھے مسلمان کے فضائل:

محدث بہاولپوری علامہ اویسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب بڑھاپا میں اس حدیث پاک کو نقل فرمایا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب انسان چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین علامتیں دور فرما دیتا ہے، جنون، جذام اور برص۔

جب پچاس سال تک پہنچتا ہے تو رب تعالیٰ اس پر گناہ ہلکے کر دیتا ہے، جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے اپنی طرف رجوع کی توفیق بخشتا ہے۔ جب 70 سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ محبت کرتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے آسمان والے محبت کرتے ہیں۔ جب 80 سال کا ہوتا ہے تو اس کی نیکیاں ثبت رکھتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ جب 90 برس کا ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کا نام زمین پر اللہ تعالیٰ کا قیدی رکھا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔

محترم حضرات! یہ تمام فضائل اس بوڑھے مسلمان کے لئے ہیں جو شب و روز اپنے مولا جل جلالہ کی فرمانبرداری کرتا ہو، گناہوں بھری زندگی گزارنے والے بوڑھے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اس کا بڑھاپا تو ایک عظیم مصیبت ہے بلکہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث شریف میں ایسے بڑھاپے کو موت بھی فرمایا ہے لیکن وہ بڑھاپا نعمت ہے جو اطاعت الٰہی میں بسر ہو۔

☆جوانی کے عمل کا بڑھاپے میں اجر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب مومن بوڑھا ہو جاتا ہے تو وہ نیک عمل جو جوانی میں کیا کرتا تھا۔ صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ اب بڑھاپے میں ان اعمال صالحہ کا اسے اجر دیا جائے گا۔

سبحان اللہ! اس سے معلوم ہوا کہ جوانی میں خوب عبادت کرنی چاہیئے۔ کوئی بھی لمحہ فضولیات میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے تاکہ بڑھاپے میں جب ہماری ہڈیاں کمزور ہو جائیں، ہماری کمر جھک جائے اور طاقت وقوت میں کمی آ جائے تو ایسے وقت میں جوانی کے نیک اعمال کا ثواب بڑھاپے میں بھی ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جائے۔

☆عمر لمبی ہو مگر عمل نیک ہو:

شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک ﷺ سے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو، پھر عرض کی یارسول اللہ ﷺ! سب سے براکون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل براہو۔

محترم حضرات! طویل عمر بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کیونکہ جتنی عمر طویل ہوگی، اتنی ہی نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔ پھر ایسا آدمی اپنی زیادہ نیکیوں کی وجہ سے جنت میں اتنے ہی درجات بلند پاتا ہے، چنانچہ اسی حوالے سے شرح الصدور کی ایک روایت بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شرح الصدور میں روایت نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ قضاعہ کے دو آدمی حضور ﷺ پر ایمان لائے۔ ان میں ایک تو شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا پھر اس کا انتقال ہوا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں انتقال کرنے والا شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ جان عالم سرور کونین ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے اور سال بھر نیکیاں

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں کی تھیں؟

سبحان اللہ! آقا کریم ﷺ نے کتنی شاندار بات ارشاد فرمائی کہ ایک سال زیادہ رہنے کی وجہ سے اس کی نیکیوں میں ایسا اضافہ ہوا کہ وہ شہید سے پہلے جنت میں پہنچ گیا۔

معلوم ہوا کہ نیک اور صالح شخص کے لئے طویل عمر بہت بڑی نعمت ہے، وہ جتنی زیادہ عمر پائے گا، نمازیں پڑھتا رہے گا، روزے رکھتا رہے گا، زکوٰۃ دیتا رہے گا، حج کرتا رہے گا، صدقات و خیرات کرتا رہے گا، دین کی خدمت کرتا رہے گا، نیکیوں میں خوب اضافہ ہوتا رہے گا، پچھلی حدیث میں ایک مرد صالح کا ذکر کیا گیا جو شہید سے پہلے جنت میں چلا گیا حالانکہ شہید نے تو اپنی سب سے قیمتی چیز جان اپنے رب کی رضا کے لئے قربان کردی، جان سے بڑھ کر اور کیا شے ہوسکتی ہے مگر اس کے ایک سال بعد میں انتقال کرنے والا ایک سال کی زیادہ عبادت کے باعث شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا۔

محترم حضرات! ہمیں بچپن ملا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ چلا گیا، پھر جوانی آئی، وہ بھی چلی گئی، پھر ادھیڑ عمر ملی، وہ بھی چلی گئی اور اب بڑھاپا آچکا، اس کے بعد اب کچھ نہیں، صرف اور صرف موت ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہم جوانی میں ہی سچی توبہ کرکے اپنے رب کو راضی کرنے میں لگ جاتے، گناہوں بھری زندگی چھوڑ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتے کیونکہ بڑھاپے میں تو سبھی مسجد کا کونہ پکڑ لیتے ہیں۔ اللہ اللہ کرنے لگ جاتے ہیں۔اصل تو جوانی ہے۔حدیث شریف میں مضمون موجود ہے کہ جوانی کی توبہ، جوانی کی عبادت رب تعالیٰ کو بہت پسند ہے مگر ہم جوانی میں غافل رہے، موج مستیوں میں لگے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اب بھی وقت ہے، اس بڑھاپے کو غنیمت جانتے ہوئے سچی توبہ کر لیجئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کس لمحے زندگی کا چراغ گل ہو جائے۔اس سے قبل اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر قربان کر دیجئے کیونکہ اگر سانس بند ہو گئی تو پھر پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل ہمیں بڑھاپے میں بھی باکمال رکھے، ہر قسم کی محتاجی سے محفوظ ہے۔آخری وقت تک عقل وشعور سلامت رہے اور نرم خور کھے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشکلات، پریشانیوں اور بیماریوں پر صبر کرنے پر اجر

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّابَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ زمر سے آیت نمبر 10 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ماں سے زیادہ محبت فرماتا ہے اور خوب نعمتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نوازتا ہے۔ اپنے نافرمانوں پر بھی رزق تنگ نہیں کرتا، نہ زمین تنگ کرتا ہے بلکہ انہیں بھی خوب رزق عطا فرماتا ہے، لیکن جب اپنے مومنین اور خاص بندوں کی بات آتی ہے تو انہیں آزماتا ہے، امتحان لیا جاتا ہے، مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر ان کے درجات خوب بلند کئے جاتے ہیں، جس کا جتنا بڑا منصب ہوتا ہے، اس سے امتحان بھی اتنا ہی کڑا اور سخت لیا جاتا ہے۔ کائنات میں سب سے بڑا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا ہے، لہذا سب سے زیادہ آزمائشیں، تکلیفیں بھی آپ ﷺ نے اٹھائیں۔ نبی پاک ﷺ نے خود ارشاد فرمایا۔ راہ حق میں ہر نبی ستایا گیا اور میں سب سے زیادہ ستایا گیا ہوں۔

☆ انبیاء کی تکلیف بھی دگنی اور اجر بھی دگنا:

کتاب ادب المفرد میں حدیث نمبر 230 نقل ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کو بخار تھا۔ آپ ﷺ پر چادر تھی، انہوں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھا تو بخار کی حرارت چادر میں سے محسوس کی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! بخار کتنا تیز ہے؟ فرمایا: ہم لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ ہماری تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ عرض کی یارسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ﷺ! سب سے زیادہ مصیبت کسے لاحق ہوتی ہے؟ فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کو، پھر صالحین کو، ان میں کوئی فقر میں مبتلا ہوا، پھٹی پرانی قمیض کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ملتا تھا، جسے کاٹ کر پہن لیتے تھے، پھر جوئیں پڑ جاتیں تو انہیں کاٹتیں، انہیں بیماری پر اتنی خوشی ہوتی کہ اتنی تمہیں کسی نعمت پر نہیں ہوتی۔

حضور ﷺ کے بعد انبیاء ورسل میں جس کا سب سے بڑا مقام ومرتبہ ہے، وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے۔ آپ علیہ السلام سے کتنا کڑا امتحان لیا گیا، نار نمرود میں ڈالا، اپنی بیوی اور بیٹے کو عرب کے چٹیل میدان جہاں نہ پانی، نہ کوئی جاندار، وہاں چھوڑ کر آنے کا حکم دیا گیا اور بالآخر اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر امتحان میں کامیاب ہوئے پھر آپ کا مرتبہ بھی اس قدر بلند فرمایا کہ آپ کو امام بنا دیا۔

☆ حضرت ایوب علیہ السلام پر آزمائش:

آزمائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر مال و دولت عطا فرمایا تھا۔ کھیتی باڑی، باغ، ہر قسم کے جانور یعنی بھیڑ، بکریاں، گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ کی کثرت تھی، پانچ سو جوڑیاں بیلوں کی ہل چلانے والی تھیں، پانچ سو غلام خدمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گزاری کے لئے، پھر ہر غلام کی زوجہ اور اولاد بھی بطور خدام آپ کے پاس رہتے تھے۔

تفسیر روح المعانی نویں جلد صفحہ نمبر 80 پر علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔آزمائش سے قبل آپ کے سات بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں۔

تفسیر کبیر بائیسویں جلد صفحہ نمبر 204 پر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔حضرت ایوب علیہ السلام کی شان اس قدر بلند و بالا تھی کہ آپ کا چرچا فرشتوں میں ہوا کرتا تھا۔آپ کی اولاد ایک مکان میں تھی، وہاں زلزلہ آیا، مکان گر گیا۔آپ کی اولاد فوت ہوگئی، مکان کی چھت اور دیواریں گرنے سے آپ کے بچوں پر کیا حال گزرا ہوگا؟ جسم چکنا چور ہوئے ہوں گے، ہڈیاں ٹوٹی ہوں گی، سر پھٹے ہوں گے، خون کے فوارے چلے ہوں گے، لیکن یہ حال دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا کمال مظاہرہ فرمایا۔آپ کی زبان پر یہی کلمات تھے، سب کچھ رب تعالیٰ کا ہے جو چاہے کرے۔

☆ مال و اولاد کے بعد جان کے بارے میں امتحان:

حضرت ایوب علیہ السلام کو بخار ہوا، بخار کی شدید حرارت سے یوں محسوس ہوتا کہ بدن میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں، سر سے لے کر قدم تک آبلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑ گئے۔شدید خارش ہونے لگی۔ناخنوں سے جسم کو کھجلاتے رہے، یہاں تک کہ ناخن گر گئے، پھر ٹھیکریوں یا پتھروں سے اپنے جسم کو کھجلاتے ،جسم شدید زخمی ہوگیا۔زخمی جسم زخموں سے ایسا چھلنی ہوا کہ گوشت مبارک ختم ہونے لگا۔

آپ علیہ السلام کی بیماری نے جب شدت اختیار کرلی تو تمام اقرباء نے آپ کو چھوڑ دیا۔''بلہ'' شہر کے باہر آپ کو ایک جھونپڑی بنا کر دے دی گئی کہ یہ مرض کہیں دوسروں تک نہ پہنچ جائے، جب تمام لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو اس وقت آپ کی زوجہ جس کا نام رحمت بنت افراہیم بن یوسف تھا، وہ آپ کی خدمت میں رہیں۔

ایک دن زوجہ نے آپ کے خدمت میں عرض کی۔کاش! آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تکلیف کو دور فرما دیتا۔یہ سن کر آپ نے فرمایا......عیش وعشرت، راحت وسکون، مال و دولت کی فراوانی میں کتنا وقت گزرا؟ زوجہ نے عرض کی: بہت وقت گزرا، 80 سال راحت میں گزرے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں اس سے دعا کروں جبکہ میری آزمائش کا وقت اتنا بھی نہیں ہوا جتنا میری آسائش کا وقت تھا (تفسیر روح المعانی،جلد 9،صفحہ نمبر 80)

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ آزمائش کا وقت ختم:

تکلیفیں سہتے سہتے صبر کرتے کرتے، حضرت ایوب علیہ السلام اپنے رب کا ہر حال میں شکر کرتے رہے پھر بالاخر آزمائش کے ختم ہونے کا وقت آ گیا۔ آپ کو حکم ہوا، سورۂ ص آیت نمبر 42 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ

ترجمہ: زمین پر پاؤں مارو، یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔

حکم ربی ملتے ہی آپ نے اپنا پاؤں زمین پر مارا، چشمہ پھوٹا، آپ نے وہ پانی پیا اور نہائے، یکدم تمام بیماریوں سے شفا مل گئی۔ آپ صحت یاب ہو گئے اور جنّتی لباس عطا کیا گیا۔ آپ کی تمام اولاد کو دوبارہ زندہ فرما دیا گیا۔ آپ علیہ السلام جنتی لباس پہن کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ کی زوجہ آئیں تو اس نے آپ علیہ السلام کو نہ پہچانا۔ آپ سے پوچھنے لگی، اے اللہ کے بندے! یہاں ایک بیمار شخص تھے، وہ کہاں چلے گئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، میں ہی ایوب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بھی دے دی اور ساری نعمتیں واپس عطا کر دی ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھارہ برس آپ نے تکلیف میں گزارے، مگر لب پر ایک لمحہ بھی شکوہ شکایت نہ لائے، بلکہ صبر و شکر کو ہر لمحہ تھامے رکھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ رب تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو ہی آزمائشوں میں مبتلا فرماتا ہے۔

☆ خاص بندوں پر ہی مصیبتیں آتی ہیں:

1۔ حدیث شریف = صحیح بخاری میں حدیث نمبر 5645 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔

2۔ حدیث شریف = صحیح ابن حبان کتاب الجنائز میں حدیث نمبر 2897 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک کسی بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی مرتبہ ہوتا ہے پھر اگر وہ کسی عمل کے ذریعے اس تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائشوں میں مبتلا کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس بندے کو اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔

3۔ حدیث شریف = الترغیب والترہیب کتاب الجنائز میں حدیث نمبر 19 نقل ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے، یا اسے اپنا دوست بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر آزمائشوں کی بارش فرما دیتا ہے پھر جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ بندہ اپنے رب کو پکارتا ہے۔ اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو جو کچھ مانگے گا، میں تجھے جلد عطا فرماؤں گا یا تو جلد ہی تجھے دوں گا یا اسے تیری آخرت کے لئے ذخیرہ کردوں گا۔

4۔ حدیث شریف = ابن ماجہ میں حدیث نمبر 4031 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ بڑا ثواب بڑی بلاؤں (یعنی بڑی مصیبتوں) کے ساتھ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو اسے (آزمائش میں) مبتلا فرمادیتا ہے، پھر جو (آزمائش پر) راضی رہا، اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو، اس کے لئے ناراضی۔

محترم حضرات! کتنی حیرت کی بات ہے کہ رب تعالیٰ جس سے محبت فرماتا ہے، جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اپنا دوست بنانے کا ارادہ فرماتا ہے، یا کوئی مرتبہ عطا فرمانا ہوتا ہے، تو اس پر آزمائشوں کی بارش فرمادیتا ہے، اس کو مصیبتوں میں مبتلا فرمادیتا ہے حالانکہ عقل تو یہ کہتی ہے کہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے راحتیں، آرام اور خوشحالی پہنچاتا ہے مگر رب تعالیٰ کی حکمت دیکھئے کہ وہ جس سے محبت کرتا ہے، اسے آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان پر جب آزمائش، تکلیفیں، پریشانیاں اور مصیبتیں آئیں تو دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ شکوہ شکایت زبان پر نہیں لانی چاہئے بلکہ ہر تکلیف

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور پریشانی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جان کر صبر کرنا چاہئے۔اس صبر پر بھی بے حد اجر وثواب ملتا ہے۔قرآن وحدیث میں جگہ جگہ اس کا بیان موجود ہے۔

سب سے پہلے قرآن مجید کی آیات سماعت فرمائیں جس میں صابرین کے فضائل بیان کئے ہیں۔چنانچہ سورۂ زمر آیت نمبر 10 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ترجمہ:صبر والوں ہی کو بے حساب اجر ملتا ہے۔

دوسرے مقام پر سورۂ بقرہ آیت نمبر 153 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن:اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

ترجمہ:اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

تیسرے مقام پر قرآن مجید سورۂ نحل آیت نمبر 96 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: جو تمہارے پاس ہے، ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے، وہ باقی رہتا ہے، اور ہم بدلے میں دیں گے، صبر والوں کو حق بہتر کاموں پر جو کرتے ہیں۔

☆احادیث میں صبر والوں پر عنایتوں کا ذکر:

آپ نے قرآن مجید کی چار آیتیں سماعت فرمائیں کس قدر صبر والوں پر عنایتوں پر ذکر رب کریم نے فرمایا ہے۔اب آپ کی خدمت میں احادیث اور روایتوں کی روشنی میں صبر کرنے والوں پر انعامات کا ذکر کروں گا۔سنئے اور ایمان میں تازگی پیدا کریں۔

1۔حدیث شریف = مؤطا امام مالک میں حدیث قدسی نقل ہے۔رب کریم ارشاد فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندوں کو کسی مصیبت میں مبتلا کروں اور وہ صبر کرتا ہے اور اپنے عیادت کرنے والوں سے میری کچھ شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دیتا ہوں اور خون کے عوض عمدہ خون عطا کرتا ہوں اور جب اس کو شفا دیتا ہوں تو کوئی اس کے ذمہ نہیں ہوتا اور اس کو وفات دیتا ہوں تو اس کو اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہوں۔

2۔حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔حضرت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داؤد علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کیا کہ الٰہی! اس غمزدہ کا بدلہ کیا ہے جو تیری رضا کے خواہش کے باعث مصائب پر صبر کرے۔ ارشاد ہوا کہ اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کو لباس ایمان پہنا کر کبھی اس کے بدن سے نہ نکالوں گا۔

3۔ جامع صغیر میں حدیث نمبر 5137 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے مصیبت پر صبر کیا، یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچھے صبر کے ساتھ لوٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین سو درجات لکھے گا، ہر ایک درجہ کے مابین (درمیان) زمین و آسمان کا فاصلہ ہوگا۔

4۔ امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر انعام کرتا ہے اور پھر وہ نعمت اس سے لے لیتا ہے اور وہ اس کے عوض صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نعمت کے عوض جو کچھ عطا کرتا ہے، وہ اس پہلی نعمت سے افضل ہوتا ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

القرآن: اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ترجمہ: صبر والوں کو ہی بے حساب اجر ملتا ہے۔

محترم حضرات! آپ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کے خطبے کو سامنے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھ کر دنیا میں ان لوگوں پر نظر ڈالئے جن کی دکانوں کو آگ لگ گئی، جن کے مکانات زلزلے میں تباہ ہوگئے، جن کی زمینیں اور فصلیں سیلاب کی زد میں آ گئیں یا کوئی بھی نقصان ہوا لیکن انہوں نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلے سے بہتر اور افضل نعمتوں سے نوازا، وہ کچھ عرصے کے بعد پہلے سے بھی زیادہ مالی طور پر مستحکم ہوگئے۔

☆اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگو:

صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ میں حدیث نمبر 1053 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو صبر کرنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمادے گا اور صبر سے بہتر اور وسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔

معلوم ہوا کہ جو صبر کرنا چاہے گا، شکوہ شکایت سے بچنے کا ذہن رکھتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ صبر کے ذریعہ اس کی مدد فرمائے گا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! حسین کو صبر اور اجر عطا فرما۔ یہ دعا کا کیسا اثر ہوا کہ میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ کے شہزادگان، بھانجے، بھتیجے اور ساتھیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے مگر امام

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسین رضی اللہ عنہ صبر واستقامت کے پہاڑ بنے رہے اور زبان پر صرف یہی کلمات تھے۔اے مولا! میں اس حال میں بھی تجھ سے راضی ہوں تو بھی مجھ سے راضی ہوجا۔

☆صبر پر اجر کی خوشی نے تکلیف بھلادی:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت فتح موصلی کی زوجہ ایک مرتبہ پھسل گئیں اور ناخن ٹوٹ گیا۔وہ ہنس پڑیں۔خوشی اور مسکراہٹ دیکھ کر لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی۔انہوں نے کہا کہ اس تکلیف پر مجھے صبر کرنے پر جو اجر ملے گا،وہ اجر ملنے کی خوشی نے میرے درد کی تلخی کو ختم کردیا۔

محترم حضرات! یہ ہمارے اسلاف تھے کہ تکالیف آنے پر صبر کرتے اور خوش ہوتے تھے کہ اب اجر وثواب کے پیمانے بھر بھر کردیئے جائیں گے اور یاد رہے کہ مومن کو ذرہ برابر بھی تکلیف پہنچے تو یہ گناہوں کا کفارہ ہے،چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف = الترغیب والترھیب کتاب الجنائز میں حدیث نمبر 39 نقل ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو تھکاوٹ،مرض،رنج اور غم کی وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے جو تکلیف پہنچتی ہے، یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

☆ یہ تو دنیا میں انعام ہے، قبر میں بھی ان کے لئے راحتیں ہوں گی، چنانچہ روایت میں ہے۔

تنبیه المغترین صفحہ نمبر 166 پر نقل ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت حسن بن ذکوان علیہ الرحمہ کو ان کے وصال کے ایک سال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا کونسی قبریں زیادہ روشن ہیں؟ فرمایا دنیا میں مصیبتیں اٹھانے والوں کی۔

یہ تو قبر میں تکالیف پر انعام ہے۔ آخرت میں جب اجر و ثواب دیا جائے گا تو عجیب عالم ہوگا چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2410 نقل ہے۔ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بروز قیامت اہل مصیبت (بیماریوں اور مصیبتوں میں مبتلا افراد) کو ثواب عطا کیا جائے گا تو عافیت والے (جن پر دنیا میں مصیبتیں نہ آئیں) تمنا کریں گے، کہ کاش دنیا میں ہماری کھالیں، قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

سبحان اللہ! نہ جانے کتنا اجر و ثواب مصیبت زدوں کو بروز قیامت دیا جائے گا کہ عافیت والے یہ کلمات کہیں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ معلوم ہوا کہ مصیبتوں پر دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ فضائل و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برکات پر نظر رکھنی چاہیئے، ویسے مومن پر تو تکالیف و مصائب رہیں گے، یہ بات بھی حدیث پاک میں موجود ہے۔

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 7819 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے جسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں اور مومن آفات میں مبتلا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو کٹنے تک نہیں ہلتا۔

☆ جنت تکلیفوں میں ڈھانپی ہوئی ہے:

بخاری شریف میں حدیث نمبر 6487 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جہنم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ دنیا میں مصیبتیں اور تکالیف اٹھانے کے بعد جنت جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ کفار کے لئے دوزخ ہے جو کہ شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے بلکہ مومن کے لئے جنت ہے اور جنت کو پانے کے لئے دنیا کی دشوار گزار گھاٹی کو طے کرنا پڑتا ہے اور صبر و استقامت کا پہاڑ بننا پڑتا ہے۔ جب بھی کوئی مصیبت یا تکلیف آئے، لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیں، پوشیدہ رکھیں،

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس پر بھی مغفرت کی بشارت ہے، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف = مجمع الزوائد میں حدیث نمبر 17872 نقل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔

محترم حضرات! اگر بندۂ مومن ہر تکلیف کو منجانب اللہ سمجھ لے تو وہ کبھی بھی اپنی تکالیف لوگوں پر ظاہر نہیں کرے گا، اس بات کو حضرت رابعہ بصری نے بڑے عمدہ انداز میں سمجھایا۔

☆ حضرت رابعہ بصری اور سر پر پٹی باندھنے والا شخص:

مشہور ولیہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں ایک شخص سر پر پٹی باندھے حاضر ہوا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا تو نے سر پر پٹی کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا: میرے سر میں درد ہے، اس لئے سر پر پٹی باندھی ہے۔ یہ سن کر حضرت رابعہ بصری کو جلال آ گیا اور اس شخص سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر میرے رب نے تجھے پورا سال صحت کی نعمت عطا فرمائی۔ کیا ایک دن بھی سر پر پٹی باندھ کر لوگوں سے کہا کہ میرے رب نے مجھے صحت کی دولت عطا فرمائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ اے نادان! آج ایک دن میرے رب نے سر کا درد دیا تو پٹی باندھ کر ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے کہ رب تعالیٰ نے درد دیا ہے۔ یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

محترم حضرات! بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہوتی ہیں۔ اللہ والے تکلیفوں اور پریشانیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف جان کر صبر کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ میرے رب نے مجھے یاد کیا ہے۔ یہ میرے رب کی طرف سے ہے، یہ کہہ کر تکلیفوں کو بڑی خوشی سے سہتے تھے۔

☆بندہ دینداری کے اعتبار سے مصائب میں مبتلا ہوتا ہے:

لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ مولانا! ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ صدقات وخیرات بھی کرتے ہیں، مسجد میں جلدی آ جاتے ہیں، تہجد بھی پڑھتے ہیں، درود پاک بھی پڑھتے ہیں اور دیگر نوافل بھی پڑھتے ہیں لیکن مصیبتیں، پریشانیاں، آزمائشیں اور تکلیفیں ہمارے ساتھ ہی لگی رہتی ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ ہمارے قرب و جوار میں جو لوگ رہتے ہیں، وہ دین سے دور ہیں۔ عمل سے دور ہیں۔ ان پر تو کوئی پریشانی، تکلیف اور مصیبتیں نہیں آتیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ آیئے حدیث

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

حدیث شریف = ابن ماجہ کتاب الفتن میں حدیث 4023 نقل ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ تو فرمایا انبیاء پر، پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

محترم حضرات! آپ نے حدیث شریف سماعت فرمائی۔ واضح طور پر فرما دیا گیا کہ جو جتنا دین سے قریب ہوگا، جو جتنا دین میں سخت (مضبوط) ہوگا۔ اس کی آزمائش بھی اس قدر سخت ہوگی، لہٰذا اچھے اعمال کرنے والوں اور نیکیوں بھری زندگی گزارنے والے کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے، یہ دنیا کی مختصر زندگی تو گزر جائے گی، لیکن آخرت میں اجر و ثواب اور انعامات بے شمار ہیں۔

☆ عشاقان رسول ﷺ کے لئے آزمائش:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترمذی شریف ابواب زہد میں حدیث نمبر 232 نقل ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے ہو؟ کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر (تنگی) کے لئے تیار ہوجا کیونکہ میرے محبین (مجھ سے محبت کرنے والوں) کی طرف فقر (تنگی) ہے۔ سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے جلدی (میرے عشاق پر تنگی) آتی ہے۔

عزیزان گرامی! حدیث شریف سماعت کرنے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ نبی کریم ﷺ سے جسے جتنی محبت ہوگی، آزمائشیں اتنی ہی زیادہ آئیں گی لہذا عشاقان رسول ﷺ تیار رہیں، حوصلہ نہ ہاریں، دین کی خدمت جاری رکھیں، یہ تکلیفیں، یہ پریشانیاں اور یہ آزمائشیں آتی رہیں گی، بس ہمیں اپنا کام جاری رکھنا ہے۔

آخری بات یہ عرض کرتا چلوں کہ جس مولا کی بارگاہ سے ہر ہر نعمت ملی، ہم اس مولا کی نافرمانی بھی کرتے ہیں، کوتاہیاں بھی کرتے ہیں مگر اس مولا جل جلالہ کی کرم نوازیاں ہم پر جاری رہتی ہیں۔ اتنی کرم نوازیوں کے باوجود اتنی نعمتیں عطا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمانے کے بعد اگر کبھی کوئی تکلیف یا پریشانی یا مصیبت آ جائے تو شکوہ شکایت اور واویلا کرنے کے بجائے یہ سمجھ کر کہ یہ میرے رب کی طرف سے آئی ہیں، وہ رب جو خوشیاں، نعمتیں اور برکتیں ہمہ وقت ہم پر نازل فرماتا ہے، اسی کی طرف سے اگر کچھ آزمائشیں، تکالیف آ گئیں تو کیا ہوا، اس بات کو سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کا وزیر ایاز ہمیں یوں سکھاتا ہے۔

☆ ایاز اور ککڑی:

ایک مرتبہ شاہی محل میں سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ بادشاہ وقت اپنے ہاتھوں سے ککڑی کاٹ کاٹ کر درباریوں کو کھلا رہے تھے، درباری ککڑی کھاتے اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ جاتے کہ ککڑی کڑوی ہے۔ جب سلطان محمود غزنوی کے خاص وزیر ایاز کی باری آئی تو بڑے مزے سے ککڑی کھاتا رہا، اپنی زبان پر کوئی حرفِ شکایت نہ لائی۔ اپنے چہرے پر کوئی ناگواری ظاہر نہ ہونے دی۔ درباری ایاز کو حیرت سے تکنے لگے۔ بالآخر درباری بول اٹھے کہ اے ایاز! کیا ککڑی کڑوی نہیں تھی؟ جو تم اتنے مزے سے کھا رہے تھے؟

یہ سن کر ایاز بول اٹھا، حقیقت میں ککڑی کڑوی تھی مگر ایک بات نے مجھے کچھ بھی بولنے نہ دیا، وہ بات یہ ہے کہ عشق کہنے لگا۔ اے ایاز! یہ وہی ہاتھ ہے جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اچھی اچھی نعمتیں کھاتا رہا، عمدہ سے عمدہ چیزیں کھاتا رہا، اگر آج اس ہاتھ سے کوئی کڑوی چیز مل رہی ہے تو خاموش رہ۔ لہذا میں خاموش رہا، حرف شکایت زبان پر نہ لایا۔

عزیزان گرامی! ایاز ہمیں سکھا گیا کہ ہمارا کریم رب ہمیں کتنی نعمتیں عطا کر رہا ہے۔ کبھی کوئی مصیبت، پریشانی اور بیماری اس کی طرف سے آ گئی تو صبر کرنا چاہیے۔ شکوہ شکایت زبان پر نہیں لانی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مصائب و آلام پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد و صلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حشر سے آیت نمبر 10 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے۔

آج میں اس محفل میں ایصال ثواب کے متعلق کچھ اہم باتیں کروں گا۔ ایصال ثواب کسے کہتے ہیں۔ایصال ثواب کیوں کیا جاتا ہے،ایصال ثواب زندہ مسلمانوں کو بھی کیا جاسکتا ہے،کیا زندوں کے عمل سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے اور ایصال ثواب کی کیا فضیلت ہے۔ان تمام عنوانات پر مختصر مختصر باتیں عرض کرتا ہوں۔

سب سے پہلے یہ جانئے کہ ایصال ثواب کسے کہتے ہیں؟ ایصال ثواب کا معنی ہے ثواب پہنچانا۔ایک زندہ شخص جس طرح دوسرے زندہ شخص کو کھانا کھلا سکتا ہے، پانی پلا سکتا ہے، کپڑا پہنا سکتا ہے اور ہر قسم کا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔اسی طرح ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے انتقال کے بعد نیکی کرکے اس کا ثواب اپنے مرحوم مسلمان بھائی کو پہنچا سکتا ہے۔اگر مرحوم گنہ گار ہے تو یہ ایصال ثواب اس کے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا اور اگر مرحوم نیک ہے تو یہ ایصال ثواب اس کے درجات میں بلندی کا ذریعہ بنے گا۔

ایک سوال یہ ذہن میں آتا ہے کہ کیا زندوں کے عمل سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے؟ یہ بات قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ مسلمان اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لئے مغفرت طلب کرے۔قرآن مجید اور دیگر ذکر واذکار کرکے انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایصال ثواب کرے تو یقیناً اس کا ثواب مرحومین کو پہنچتا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حشر کی آیت نمبر 10 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان دینی بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے وفات پا چکے۔

اگر زندہ کی دعا سے میت کو فائدہ نہ پہنچتا تو کبھی بھی قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ رخصت ہونے والوں کے لئے بخشش کی دعا مانگنے کا کبھی حکم نہ دیا جاتا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ یہ تو بخشش کی دعا ہے۔ اعمال کا ثواب پہنچنا کہاں سے ثابت ہے؟

یہ احادیث سے ثابت ہے۔ آیئے احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

حدیث شریف = بخاری اور مسلم شریف دونوں میں یہ حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میری ماں اچانک فوت ہوگئیں اور میرا گمان ہے کہ وہ اگر کلام کرتیں تو

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو ثواب پہنچے گا؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پہنچے گا۔

حدیث شریف = امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندے کے درجے جنت میں بلند کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! یہ درجے کیونکر بلند ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کا تیرے لئے استغفار کرنے کے سبب سے۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ مرحومین کو ایصال ثواب کرنے سے انہیں قبر میں فائدہ پہنچتا ہے، کتنا فائدہ پہنچتا ہے، مرحومین کتنا خوش ہوتے ہیں۔ یہ بھی احادیث کی روشنی میں سنتے ہیں۔

☆ ایصال ثواب پہاڑوں کی مانند عطا کیا جاتا ہے:

حدیث شریف = شعب الایمان میں حدیث نمبر 7905 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مافیہا (جو کچھ اس دنیا میں ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبر والوں کو ان کے متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے۔ زندوں کا ہدیہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت ہے۔

☆ہر مسلمان کی دعائے مغفرت پر اجر:

حدیث شریف = مجمع الزوائد دسویں جلد صفحہ نمبر 356 پر حدیث نمبر 17098 نقل ہے، جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

☆نورانی طبق میں ہدیہ:

حدیث شریف = طبرانی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے پسماندگان اس کے لئے صدقات و خیرات کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام اس میت کی قبر پر جا کر ایک نورانی طبق میں ہدیہ لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے میت! یہ تحفہ تیرے اہل و عیال و اقارب و خویش نے تجھ کو بھیجا ہے۔ وہ مردہ اس پر جھکتا ہے، خوش و خرم ہوتا ہے اور بشارت پاتا ہے اور اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمسائے غمگین ہوتے ہیں جن کی طرف سے کوئی ہدیہ نہیں بھیجا جاتا۔

☆نورانی لباس:

شرح الصدور صفحہ نمبر 305 پر امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔ ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ کیا زندہ لوگوں کی دعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے، اسے ہم پہن لیتے ہیں۔

☆تمام مرحومین کی تعداد کے برابر:

کشف الخفاء میں حدیث نمبر 2629 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو قبرستان میں گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر مرحومین کو ایصال ثواب کرے تو اسے تمام مرحومین کی تعداد کے برابر ایصال ثواب کرنے والے کو اجر ملے گا۔

☆قبر کو وسیع کر دیا:

حدیث شریف = مسند امام احمد کی حدیث پاک ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کی طرف نکلے، جبکہ وہ فوت ہو گئے تو حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور وہ اپنی قبر میں اتارے گئے اور ان پر مٹی برابر کردی گئی تو حضور ﷺ نے تسبیح پڑھی۔ تب ہم نے بھی تکبیر کہی، تب آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے تسبیح کیوں پڑھی پھر تکبیر کہی؟ ارشاد فرمایا۔اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی۔ہم نے تسبیح و تکبیر کہی حتیٰ کہ رب تعالیٰ نے اس کی قبر کو وسیع کردیا۔

محترم حضرات! میں نے احادیث اور روایات سے ایصال ثواب کا ثبوت فضائل اور برکات بیان کئے۔ یقینا آپ کا ایمان تازہ ہوگیا ہوگا اور ایصال ثواب زیادہ سے زیادہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا ہوگا۔اب آپ کی خدمت میں فاتحہ اور کھانے سامنے رکھ کر قرآنی آیات پڑھنے کا ثبوت پیش کیا جائے گا۔

سب سے پہلے فاتحہ کی تعریف سماعت فرمالیجئے۔فتاویٰ رضویہ میں امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسلمان کے انتقال کے بعد قرآن مجید کی تلاوت، کلمہ طیبہ، درود شریف، دیگر اعمال صالحہ یا کھانے اور کپڑے وغیرہ خیرات کرنے کا جو ثواب پہنچایا جاتا ہے، اسے عرف میں فاتحہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

اب ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا، آیات قرآنیہ پڑھنا اور ایصال ثواب کرنا یہ کہاں سے ثابت ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ، قرآنی آیات اور ایصال ثواب کرنا لازم نہیں اور نہ ہی واجب ہے اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کھانا سامنے نہ ہو تو ایصال ثواب نہیں ہوتا بلکہ ہم کھانا سامنے رکھ کر برکت کے لئے ایصال ثواب کرتے ہیں اور برکت کے لئے ایسا عمل محبوب خدا ﷺ سے ثابت ہے۔

حدیث پاک = مسلم شریف میں حدیث نمبر 5316 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دعا فرمائی۔

☆ حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں لوگ جب خوفزدہ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! لوگوں کا بچا کھچا کھانا منگوایئے اور اس کھانے پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! آپ ﷺ نے دستر خوان بچھوایا اور فرمایا: کسی کے پاس جو کچھ بچا ہے، لے آؤ۔ کوئی مٹھی بھر جوار لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لایا، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا، یہاں تک کہ دستر خوان پر تھوڑا بہت ذخیرہ ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اپنے اپنے برتن لو۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حدیث شریف = تفسیر درمنثور جلد اول صفحہ نمبر 323 پر حدیث پاک نقل ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس کے گھر میں بے برکتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو آیۃ الکرسی سے غافل ہے کیونکہ جس کھانے اور سالن پر آیۃ الکرسی پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کھانے پر تلاوت قرآن مجید کرنے سے کھانا بابرکت ہوجاتا ہے اور یہ عمل سنت ہے۔ اب آپ کی خدمت بزرگوں کے ارشادات پیش کرتا ہوں۔

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ نمبر 76 پر فرماتے ہیں کہ جو کھانا حضرات امامین (امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما) کے لئے نیاز کریں، اس کھانے پر سورۂ فاتحہ، قل شریف اور درود پاک پڑھنا باعث برکت ہے اور ایسا کھانا تناول کرنا اچھا ہے۔

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب زبدۃ النصائح صفحہ نمبر 132

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر فرماتے ہیں کہ دودھ اور چاول پر کسی بزرگ کے لئے فاتحہ دی جائے۔ ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکائیں اور کھائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جائے تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے۔

معلوم ہوا کہ علمائے اسلام کے نزدیک کھانے پر فاتحہ اور سامنے رکھ کر دعا مانگنا جائز اور اچھا عمل ہے۔

آخر میں سوئم، چہلم اور برسی کے متعلق کچھ عرض کرتا چلوں، سب سے پہلی بات یاد رکھئے گا کہ سوئم، چہلم اور برسی ایصال ثواب کی ایک قسم ہے۔ مقصد صرف اور صرف ایصال ثواب ہے۔ مثلاً صبح کے وقت ہم دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتے ہیں۔ اس کا نام ہم نے ناشتہ رکھ دیا، مقصد کھانا، کھانا ہے۔ دوپہر کے وقت ہم دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتے ہیں۔ اس کا نام ہم نے ظہرانہ یا لنچ رکھ دیا۔ مقصد کھانا، کھانا ہے۔ رات کے وقت ہم دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتے ہیں۔ اس کا نام ہم نے عشائیہ یا ڈنر رکھ دیا۔ مقصد صرف کھانا، کھانا ہے۔ اسی طرح سوئم، دسواں، چہلم، برسی اور بزرگان دین کے اعراس پہچان کے لئے نام ہیں۔ مقصد صرف اور صرف ایصال ثواب ہے اور یہ بزرگوں کا صدیوں سے معمول ہے۔

سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ ملفوظات عزیزی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر 80 پر فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے سوئم میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار نہیں ہوسکتا۔ اکیاسی قرآن مجید پڑھے گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں گے، اور کلمہ طیبہ تو اتنے پڑھے گئے جس کا کوئی اندازہ نہیں۔

محترم حضرات! اس بات سے ایک دلیل ہمیں یہ ملی کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے سوئم کو بدعت نہیں کہا بلکہ اچھے انداز میں اس کا ذکر فرمایا اور بات یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ، امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں لہذا معلوم ہوا کہ سوئم کا انعقاد امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے بھی پہلے سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔

اب آخری اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ سوئم، چہلم اور برسی کے لئے دن کیوں مقرر کیا جاتا ہے؟ سب سے پہلی بات یاد رہے کہ ہم اہلسنت کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ سوئم صرف تیسرے دن ہی ہونا چاہیے، ورنہ ثواب نہیں ملے گا، دسواں دسویں دن ہی ہونا چاہیے، ورنہ ثواب نہیں ملے گا، چہلم صرف اور صرف چالیسویں دن ہی ہونا چاہیے، ورنہ ثواب نہیں ملے گا۔ ہمارا ایسا عقیدہ نہیں ہے بلکہ ہم انتقال کے دوسرے دن بھی سوئم کر دیتے ہیں، ایک ماہ میں چہلم کر دیتے ہیں۔ بارہ ماہ میں کچھ دن کم ہوتے ہیں۔ ہم برسی کر دیتے ہیں، اب آیئے دن مقرر کر کے نیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعمال کرنا احادیث سے ثابت ہے۔ یہ بھی سن لیجئے۔

1۔ مسلم شریف کتاب الحج میں ہے کہ حضور ﷺ نے قباء شریف جانے کے لئے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا۔

2۔ مسلم شریف کتاب الصوم میں ہے۔ حضور ﷺ نے روزہ رکھنے کے لئے پیر کا دن مقرر فرمایا۔

3۔ بخاری شریف کی حدیث نمبر 68 میں ہے۔ سرور کونین ﷺ نے وعظ و نصیحت کے لئے چند دن مقرر فرمائے۔

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حدیث پاک ہے کہ حضور ﷺ شہدائے اُحُد کے مزارات پر جانے کے لئے سال میں ایک دن مقرر فرمایا۔

5۔ بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ حضور ﷺ نے سفر کے لئے جمعرات کا دن مقرر فرمایا۔

6۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وعظ و نصیحت کے لئے جمعرات کا دن مقرر فرمایا۔

معلوم ہوا کہ نیک اعمال کے لئے وقت مقرر کرنا سنت رسول و سنت صحابہ ہے اور وقت مقرر کرنے میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ مقررہ تاریخ اور وقت پر لوگوں کو جمع ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس طرح تمام لوگ با آسانی شریک

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جاتے ہیں۔

جو لوگ اعمال صالحہ کے لئے دن مقرر کرنے کو بدعت و ناجائز کہتے ہیں۔ وہ خود بھی اپنے ہی فتوے کی زد میں آ گئے، ان کی فہرست بھی سماعت فرمائیے۔

تبلیغی جماعت کے تین روزہ اجتماع کے لئے وقت اور دن مقرر، اجتماع کا شیڈول مقرر، خصوصی خطاب کے لئے وقت مقرر، آخری دعا کے لئے وقت مقرر، تبلیغ پر نکلنے کے لئے تین دن، چالیس دن اور سال مقرر، مدارس کا نصاب مقرر، درس نظامی کے اوقات مقرر، اساتذہ کی تنخواہیں مقرر، شوال میں ابتداء اور شعبان میں اختتام مقرر، ختم بخاری کے لئے مہینہ مقرر، سالانہ جلسے کے لئے وقت مقرر، تین روزہ جماعۃ الدعوۃ کے اجتماع کے لئے وقت اور دن مقرر، اجتماع کا شیڈول مقرر، حافظ سعید کے خصوصی خطاب کے لئے وقت مقرر، تین روزہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے دن اور وقت مقرر، شیڈول مقرر، اہلحدیث مدارس میں درس نظامی کا نصاب، اوقات، اساتذہ کی تنخواہیں اور دیگر چیزیں مقرر، یہ فہرست اعمال صالحہ کے لئے وقت اور دن مقرر کرنے والوں پر بدعت اور ناجائز کا فتویٰ لگانے والوں کی ہے۔ انہوں نے ایسی آگ لگائی کہ وہ اپنے گھروں کو بھی اس آگ سے نہ بچا سکے۔ ایسے لوگوں کے ہی بارے میں عقلمندوں نے کہا کہ جن کے گھر شیشے کے ہوں، وہ دوسروں کے گھروں پر پتھر نہیں مارا کرتے۔ اللہ تعالیٰ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کو ہدایت عطا فرمائے۔آمین

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو خوب ایصال ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدشگونی اور
اس کا علاج

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ توبہ سے آیت نمبر 51 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا میں جہاں مختلف اقسام کی بیماریاں پائی جاتی ہیں، وہیں ایک عالمی بیماری بدشگونی لینا ہے۔مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سن کر حیران رہ جاتا ہے۔

کبھی کسی وقت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں، جیسے بعض لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں جبکہ احادیث میں اس کی ممانعت ہے۔

☆ ماہ صفر منحوس نہیں:

ابوداؤد شریف میں حدیث نمبر 515 نقل ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورکونین ﷺ نے فرمایا: چھوت، مردے کی کھوپڑی سے الو نکلنا، آدمی کا جانور کی شکل میں آنا اور صفر کوئی چیز نہیں۔

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب اشعۃ اللمعات (فارسی) تیسری جلد صفحہ نمبر 664 پر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وقت قرار دیتے ہیں۔ یہ عقیدہ باطل ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

☆ شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ بخاری شریف کی شرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمدۃ القاری ساتویں جلد صفحہ نمبر 110 پر فرماتے ہیں۔ دور جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے) بھی ماہ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔

☆ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب بہار شریعت تیسری جلد صفحہ نمبر 659 پر فرماتے ہیں کہ ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں، اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصا ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس (یعنی نحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث پاک میں فرمایا: صفر کوئی چیز نہیں، یعنی لوگوں کو اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذی قعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں 3, 13, 23, 18,8 اور 28 (تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں۔ یہ بھی لغو (یعنی بے کار) بات ہے۔

ماہ صفر کا آخری بدھ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے۔ لوگ اپنے کاروبار بند کردیتے ہیں۔ سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضور ﷺ نے اس روز غسل صحت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا تھا اور مدینہ سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں (یعنی ماہ صفر کے آخری عشرہ میں) نبی پاک ﷺ کا مرض شدت کے ساتھ تھا۔ اس کے علاوہ طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں، سب بے ثبوت ہیں۔

یاد رہے کسی دن کسی مہینے کو منحوس کہنا اور اس سے بدشگونی لینا کفار کا طریقہ ہے، چنانچہ فتح الباری دسویں جلد صفحہ نمبر 313 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت پر امام ابن حجر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ دور جاہلیت میں لوگ پرندوں پر اعتماد کرتے تھے اور جب ان میں سے کوئی سفر پہ جانے لگتا تو دیکھتا کہ پرندہ اس کے دائیں جانب اڑا ہے، وہ اسے اپنے اچھا شگون سمجھتے ہوئے سفر جاری رکھتا اور اگر وہ پرندہ بائیں جانب اڑتا ہوا دیکھتا تو اس سے برا شگون لیتا اور سفر موقوف کر کے واپس آ جاتا اور کبھی کبھار وہ اس مقصد کے لئے خود پرندے اڑا کر اپنی قسمت آزماتے کہ یہ دائیں جانب پرواز کرتا ہے یا بائیں جانب۔

☆ مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات نویں جلد صفحہ نمبر 2 پر امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ اگر لوگوں کو شکاری جانور دائیں طرف نظر آتا تو اسے ''بروج'' کہتے اور اس سے نیک فال لیتے تھے اور اگر شکاری، جانور بائیں طرف نظر آتا تو اسے سنوح کہتے تھے اور اس سے بدفالی مراد لیتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆عوام میں رائج بدشگونی کی فہرست:

1۔ کسی کام کا ارادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقص کی نشاندہی کردی یا اس کام سے رک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہوسکے گا۔

2۔ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے بدشگونی لے کر غمگین ورنجیدہ ہوجاتے ہیں۔

3۔ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلیتے ہیں کہ اب کسی سے جھگڑا ہوگا۔

4۔ عید اگر جمعہ کے دن ہوجائے تو اسے حکومت وقت پر بھاری سمجھتے ہیں۔

5۔ کبھی بلی کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وقت کتے کا آواز نکلنا منحوس سمجھتے ہیں۔

6۔ صبح سویرے یا پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تو پورا دن منحوس گزرے گا۔

7۔ کسی عورت کی صرف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے۔

8۔ حاملہ عورت کو میت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ اس کے پیدا ہونے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے بچے پر برا اثر پڑتا ہے۔

9۔بیوہ عورت کو دلہن کے سر پر ہاتھ نہیں پھیرنے دیتے کہ یہ بدشگونی ہے۔

10۔خالی قینچی چلانے اور چابیاں گھمانے پر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ فعل منحوس ہے۔

11۔سورج گرہن کے موقع پر حاملہ عورت کو چھری یا قینچی استعمال نہیں کرنے دیتے، بدشگونی یہ لیتے ہیں کہ اس کا بچہ معذور پیدا ہوگا۔

12۔مغرب کی اذان کے وقت گھر کے تمام کمروں کی لائٹیں کھول دیتے ہیں۔اگر لائٹیں بند ہوں تو بدشگونی لیتے ہیں کہ بلائیں ہمارے گھروں میں نازل ہوں گی۔

13۔کالی بلی یا کالا کتا آگے سے گزر جائے تو بدشگونی لیتے ہیں کہ اب اس راستے سے نہیں گزرنا چاہئے، راستہ بدلنا چاہئے ورنہ حادثہ ہوگا۔

14۔اگر کوئی دن تکلیفوں والا گزر جائے تو بدشگونی لیتے ہیں کہ صبح صبح فلاں شخص ملا تھا، وہ منحوس انسان تھا کہ اس سے ملنے کے بعد پورا دن منحوس گزرا ہے۔

یہ جو باتیں میں نے عرض کیں، ان باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس کے علاوہ بھی ہمارے معاشرے،قوموں اور برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں، بدشگونی انسان کے لئے دینی ودنیاوی دونوں اعتبار سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت خطرناک ہیں۔ یہ انسان کو وسوسوں کے دلدل میں اتار دیتی ہیں چنانچہ وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی پر چھائی (سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ دنیا کی ساری بدبختی و بدنصیبی اسی کے گرد جمع ہو چکی ہے اور دوسرے لوگ پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔

اب بدشگونی کے نقصانات احادیث کی روشنی میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

☆ امام طبرانی علیہ الرحمہ معجم الکبیر جلد 18 صفحہ نمبر 162 پر حدیث نمبر 355 نقل فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے بدشگونی (بری خبر) لی اور جس کے لئے بدشگونی لی گئی، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

☆ تاریخ ابن عساکر جلد 18 صفحہ نمبر 98 پر حدیث پاک نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس شخص میں ہوں، وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا، جو اپنی اٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آئندہ کی بات بتائے) فال کے تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے، بدشگونی کے سبب اپنے سفر سے رک جائے۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد کے صفحہ نمبر 416 پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث نمبر 936 نقل فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: موسم حج کے موقع پر مجھے اُمّتیں دکھائی گئیں تو میں اپنی اُمّت کی کثرت دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ ان کی وجہ سے پہاڑ اور چٹیل میدان بھر گئے، مجھے کہا گیا۔ اے محمد ﷺ! آپ خوش ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب میں بہت خوش ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے، بدشگونی نہیں لیتے، جسم میں رنگ نہیں بھرتے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ میں بھی ان میں شامل ہوجاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عکاشہ کو ان ستر ہزار میں شامل فرمالے، اتنے میں ایک اور شخص بولا میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ پہلا نمبر لے گیا۔

ان تین احادیث سے معلوم ہوا کہ بدشگونی نبی پاک ﷺ کو سخت ناپسند ہے اور جو چیز نبی پاک ﷺ کو ناپسند ہو، مسلمانوں کو اس چیز سے بچنا چاہئے۔ بدشگونی لینا کفار کا طریقہ ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لاکر ان جاہلانہ رسومات کا خاتمہ فرمادیا لہذا ہم مسلمانوں کو بھی اس پیغام کو عام کرنا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہئے۔

☆ نجومیوں کے پاس جانا اوران کی باتوں پر یقین کرنا:

بعض لوگ کاہنوں، نجومیوں اور رمل وجفر کے جھوٹے دعویداروں کے پاس جا کر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں۔ اپنا ہاتھ دکھاتے ہیں، فالنامے نکلواتے ہیں پھر اس کے مطابق آئندہ زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں۔ اس طرز عمل میں نقصان ہی نقصان ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ نمبر 155 پر فرماتے ہیں، کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرنا، اگر بطور اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو خالص کفر ہے اور اگر بطور اعتقاد تیقن (یعنی یقین رکھنے کے) نہ ہو مگر میل ورغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے اور اگر ہنسی مذاق کے طور پر ہو تو برا اور حماقت ہے۔

☆ علم نجوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک روز میرے پاس دو میاں بیوی آئے۔ دونوں میں جھگڑا چل رہا تھا۔ میں نے دونوں کا ہاتھ دیکھا تو علم نجوم کے مطابق طلاق کی لکیر واضح اور یقینی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ دونوں جو مرضی آئے کر گزریں۔ آپ دونوں میں طلاق نہیں ہوسکتی۔ دو

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑی خوش وخرم زندگی گزار رہے تھے۔ پوچھا تو کہنے لگے: جب آپ نے ہمیں بتایا کہ طلاق کسی صورت نہیں ہوسکتی تو ہم نے سوچا کہ جب طلاق نہیں ہونی تو کیوں نہ مل جل کر زندگی گزاری جائے۔ اس دن کے بعد سے ہماری گھریلو زندگی خوشیوں سے بھر گئی۔

☆ جنگ نیوز 17 جولائی 2013ء کی رپورٹ کے مطابق اس جدید دور میں بھی بہت سے لوگ ہاتھوں کی لکیروں پر اندھا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ایسا ہی ایک حیرت انگیز مظاہرہ جاپان میں دیکھنے میں آیا، جہاں لوگوں کو ہاتھوں کی لکیروں پر اتنا یقین ہے کہ انھوں نے اپنی قسمت کی لکیروں کو بدلنے کے لئے سرجری ہتھیلیوں کی کروانا شروع کروادی۔ مرد تو اس سرجری کے ذریعہ اپنے ہاتھوں پر دولت کی لمبی لائنیں بنواتے ہیں جبکہ خواتین شادی کی بڑی لکیریں بنواتی ہیں۔

محترم حضرات! آپ نے لوگوں کی حالت زار سنیں، افسوس ہوتا ہے کہ ہم بے علم نجومیوں کی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں۔ وہ نجومی، جوتشی اور جعلی عامل جنہیں خود اپنا پتہ نہیں ہوتا۔ عقل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اگر ان نجومیوں، جوتشیوں اور جعلی عاملوں کے پاس اتنا علم ہے تو یہ خود اپنا ہاتھ دیکھ کر اپنی قسمت کا حال معلوم کیوں نہیں کر لیتے؟ وہ خود اپنا حساب کتاب لگا کر مالدار کیوں نہیں بن جاتے؟ معلوم ہوا کہ یہ لوگ دنیا کو فریب دیتے ہیں، دھوکہ دہی ان کا مشن ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ ہم تو تقدیر پر ایمان رکھنے والے ہیں، وہی ہوگا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔اسی کو قرآن مجید فرقان حمید سورۂ توبہ کی آیت نمبر 51 میں بیان کیا گیا ہے۔

القرآن:

لَنۡ يُّصِيۡبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَـنَا‌ ۚ هُوَ مَوۡلٰٮنَا‌ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

ترجمہ: ہمیں ہرگز نہ پہنچے گی مگر وہ بات جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی۔ وہ ہمارا مولا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

☆تفسیر کبیر میں امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہمیں کوئی خیر وشر، خوف اور امید شدت وسختی نہیں پہنچے گا مگر وہی کہ جو ہمارا مقدر ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ پر لکھی ہوئی ہے۔

حدیث شریف = ترمذی شریف کتاب القدر میں حدیث نمبر 2150 نقل ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جان کو پیدا فرمایا ہے اور اس کی زندگی، رزق اور مصیبتوں کو لکھ دیا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہذا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا اس بات پر یقین کامل ہونا چاہیئے کہ رنج ہو یا خوشی، آرام ہو یا تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو مشکلات مصیبتیں، تنگیاں اور بیماریاں ہمارے مقدر میں نہیں لکھی گئیں، وہ ہمیں نہیں پہنچ سکتیں چنانچہ ترمذی شریف میں اس حوالے سے حدیث شریف نقل ہے۔

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2524 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یقین رکھو کہ اگر پوری اُمّت اس پر متفق ہوجائے کہ تم کو کچھ نفع پہنچائے تو وہ تم کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اس چیز کا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دی اور اگر اس پر متفق ہوجائیں کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچادیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے لکھی۔

معلوم ہوا کہ بندے کو تقدیر پر راضی رہتے ہوئے برے گمان اور بدشگونیوں سے بچتے رہنا چاہیئے۔ مومن کی صفت تو یہ ہے کہ وہ اچھا شگون لے اور برے شگون سے اپنے آپ کو بچائے۔ اب آپ کی خدمت میں مختصر بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق پیش کرتا ہوں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق:

1۔ بدشگونی لینا شرعاً ممنوع اور اچھا شگون مستحب ہے۔

2۔ بدشگونی لینا کفار کا طریقہ ہے جبکہ اچھا شگون لینا سنت رسول ہے۔

3۔ بدشگونی لینے سے ناامیدی پیدا ہوتی ہے جبکہ اچھا شگون لینے سے اچھائی اور بھلائی کی امید پیدا ہوتی ہے۔

4۔ بدشگونی سے رنج و تردد پیدا ہوتا ہے جبکہ اچھے شگون سے اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

5۔ بدشگونی مایوسی، سستی اور کاہلی پیدا کرتی ہے جبکہ اچھا شگون کامیابی اور ترقی کی جانب لے جاتا ہے۔

محترم حضرات! بدشگونی کیا ہے۔ وہ تو آپ نے شروع میں جان لیا۔ اب اچھے شگون کے متعلق بھی سن لیجئے۔

1۔ آپ کا کوئی مالی نقصان ہوجائے تو اچھا شگون لیجئے کہ ہوسکتا ہے بڑے نقصان کو چھوٹے میں بدل دیا گیا ہو۔

2۔ بیماریاں آئیں تو اچھا شگون لیجئے کہ ہوسکتا ہے یہ گناہوں کا کفارہ ہو۔

3۔ مصیبتیں آئیں تو اچھا شگون لیجئے کہ ہوسکتا ہے، میرا رب اسی میں راضی

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو۔

4۔ پے در پے نقصان ہو، کام پورے نہ ہوتے ہوں تو اچھا شگون لیجئے کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ان تکالیف کے بعد راحت وسکون لکھ دیا ہو۔

محترم حضرات! اگر ہمارا یہ ذہن بن گیا تو یاد رکھئے گا، ہم ذہنی طور پر ریلیکس نظر آئیں گے اور اگر ہم ذہنی طور پر ریلیکس ہو گئے تو پھر طبیعت میں بہار آ جائے گی کیونکہ بیماری پیدا کرنے کا بنیادی سبب ذہنی دباؤ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدشگونی سے محفوظ رکھے اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ يَرۡهَبُوۡنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ اعراف سے آیت نمبر 154 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا پھر اسے اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت عزت ہے۔ عزت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ دنیا اسے عزت والا کہتی ہے جس کے پاس مال و دولت ہو، قیمتی گاڑیاں ہو، اثر ورسوخ ہو۔ بہت بڑا عہدہ ہو۔ مگر آج ہم جانیں گے کہ رب تعالیٰ کے نزدیک عزت والا کون ہے؟ وہ کون خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے؟ آیئے قرآن مجید سے معلوم کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب! تو ہمیں بتا کہ عالمین کے پروردگار کے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے؟ قرآن مجید فرقان حمید جواب دیتا ہے۔

سورۂ حجرات آیت نمبر 13 پر ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ ڈرنے والا ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید نے سب سے زیادہ عزت والا اسے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے۔ اسی بات کی جانب نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں توجہ دلائی کہ تم میں سب سے بہتر اور اعلیٰ وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ اپنے پروردگار سے ڈرنے والا ہے۔ اس سے ایک اور بات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واضح ہوگئی کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نبی پاک ﷺ ہیں لہذا سب سے بہتر، اعلیٰ اور عزت و شان والے بھی نبی پاک ﷺ ہیں۔

اب یہ دیکھنا ہے ہدایت اور رحمت کس کے لئے ہے۔آیئے قرآن مجید فرقان حمید سے معلوم کرتے ہیں کہ ہدایت اور رحمت کس کے لئے ہے؟ قرآن مجید ہمیں جواب دیتا ہے۔سورۂ اعراف آیت نمبر 154 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ

ترجمہ: ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ ہدایت اور رحمت بھی ان خوش نصیب لوگوں کے لئے ہے جو رب تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں لہذا اپنے رب سے ڈرتے رہنا چاہئے اور خوف خدا سے آنسو بہاتے رہنا چاہئے۔ چاہے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکلے۔ اس کی بھی بہت فضیلت ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

ابن ماجہ کتاب الزہد میں حدیث نمبر 4197 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس بندۂ مومن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل کر اس کے چہرے تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر دوزخ کو حرام فرمادیتا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆اللہ والوں کا انوکھا انداز:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ نمبر 478 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن منکدر رعلیہ الرحمہ جب خوف خدا میں روتے تو اپنے آنسوؤں کو چہرے اور داڑھی پر مل لیتے اور فرماتے: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جہنم کی آگ ان اعضاء کو نہیں کھائے گی جن سے (خوف خدا سے بہنے والے) آنسو مس ہوئے ہیں۔

سبحان اللہ! کیا پیاری سوچ تھی اللہ والوں کی۔ خوف خدا میں بہنے والے آنسوؤں کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔ ان آنسوؤں سے بھی فائدہ اٹھاتے کہ جہاں جہاں مس ہوں گے، دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

http://t.me/Tehqiqat

☆خوف خدا سے دل کا کانپنا:

مسند البزار چوتھی جلد صفحہ نمبر 467 پر حدیث نمبر 1322 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب جب مومن کا دل کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

☆بلا حساب جنت میں داخلہ:

امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب احیاء العلوم چوتھی جلد صفحہ نمبر 479 پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث شریف نقل فرماتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کی اُمّت میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں! وہ شخص جو اپنے گناہوں کو یاد کرکے روئے۔

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان دارنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جس شخص کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بہاتی ہے، روز قیامت اس شخص کا چہرہ سیاہ ہوگا نہ اسے ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب اس کی آنکھ سے آنسو بہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے پہلے قطرے سے دوزخ کے شعلوں کو بجھا دیتا ہے اور اگر کسی اُمّت میں ایک بھی شخص خوف خدا سے روتا ہے تو اس کی برکت سے اس اُمّت پر عذاب نہیں کیا جاتا۔

عزیزانِ گرامی! ہر مسلمان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ اس ذات پاک کا خوف ہمیشہ اپنے دل و دماغ پر طاری رہنا چاہیئے۔ اُمّت کی کشتی کو ترانے والے، اُمّت کو بخشوانے والے کریم آقا ﷺ خوف خدا میں اس قدر روتے کہ سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 3308 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ دو خوف کبھی جمع نہیں ہو سکتے:

کتاب الزہد لابن المبارک صفحہ نمبر 60 پر حدیث نمبر 157 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ جو مجھ سے دنیا میں بے خوف رہے گا، اسے قیامت کے دن خوف زدہ کروں گا اور جو دنیا میں مجھ سے خوف زدہ رہے گا، اسے روز قیامت امن عطا کر دوں گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے:

مسند شہاب جلد اول صفحہ نمبر 265 پر حدیث نمبر 429 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے۔ ہر ایک چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو غیر خدا کا خوف رکھتا ہے، وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے۔

نبی پاک ﷺ کے اس ارشاد کو ان کے غلاموں میں دیکھا گیا کہ جو رب تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے، ہر ایک چیز اس سے ڈرتی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور شیر:

ایک مرتبہ مدینۂ منورہ میں سڑک پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سناٹا دیکھا تو کسی شخص سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کوئی شخص نظر نہیں

http://t.me/tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آ رہا؟اس نے بتایا کہ شیر جنگل سے باہر آ کر سامنے چوراہے پر بیٹھ گیا ہے۔اس شیر کے ڈر سے لوگ چلے گئے ہیں۔آپ نے پوچھا: شیر کہاں بیٹھا ہے۔اس نے بتایا کہ سامنے چوراہے پر بیٹھا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ شیر کے سامنے کھڑے ہو گئے اور زوردار تھپڑ مارتے ہوئے شیر سے کہنے لگے۔تجھ سے وہ ڈرے جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے۔بس آپ کا ایسا کرنا تھا کہ شیر اپنا سر جھکائے جنگل کی طرف چلا گیا۔

معلوم ہوا جو رب تعالیٰ سے ڈرتا ہے، ہر ایک چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو غیر خدا کا خوف رکھتا ہے وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے۔

☆ شیخ سعدی علیہ الرحمہ اور ایک بزرگ:

شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جنگل سے گزر رہا تھا۔ سامنے کیا دیکھا کہ ایک بزرگ کسی جانور پر بیٹھ کر تشریف لا رہے ہیں۔جب وہ تھوڑا قریب ہوئے تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ کسی گھوڑے پر نہیں بلکہ شیر پر سوا ہو کر تشریف لا رہے ہیں اور میں مزید حیران یوں ہوا کہ شیر کو بالوں سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں سانپ کو لپیٹا ہوا ہے اور سانپ سے مار کر شیر کو چلا رہے ہیں۔

وہ بزرگ جب میرے اور قریب آئے تو میں نے ان سے کہا: حضور! آپ کو ان چیزوں سے ڈر نہیں لگتا۔شیر انسان کو چیر پھاڑ کر کھا جانے والا جانور ہے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جبکہ سانپ ڈنک مار کر انسان کو مار دیتا ہے، کیا آپ ان سے نہیں ڈرتے؟
شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ وہ بزرگ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے کہ اے سعدی! میں اللہ تعالیٰ میں ڈرتا ہوں تو ہر ایک چیز مجھ سے ڈرتی ہے۔

سبحان اللہ! اہل اللہ، اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ کائنات کی ہر چیز ان سے ڈرتی تھی۔ آج ہمارے دلوں سے خوف خدا نکل گیا۔ کائنات کی ہر چیز سے ہم ڈرتے ہیں، چوہے سے ہم ڈرتے ہیں۔ بلی سے ہم ڈرتے ہیں، کتے سے ہم ڈرتے ہیں، چھپکلی سے ہم ڈرتے ہیں، لال بیگ سے ہم ڈرتے ہیں، حتیٰ کہ اگر کسی گلی میں یا ہمارے مکان کے کسی کمرے میں اندھیرا ہو تو اس اندھیرے سے بھی ہم ڈرتے ہیں۔

☆خوف خدا کی برکتیں:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں حضرت شیخ ابو بکر شبلی علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہوں تو اس دن مجھ پر حکمت وعبرت کا ایسا دروازہ کھل جاتا ہے جو میں نے اس سے پہلے کبھی کھلتا ہوا نہیں دیکھا۔

☆امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی محبت الٰہی میں اضافہ ہوجاتا ہے اوراس کی عقل درست رہتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ والوں نے خوف خدا کی برکتوں سے کیا کچھ نہیں پایا۔خوف خدا کی برکت سے صحبت الٰہی پائی، حکمتوں اور عبرتوں کا دروازہ کھلا ہوا پایا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو بھی پالیا جسے قرآن مجید سورۂ بینہ کی آٹھویں آیت میں بیان کرتا ہے۔

القرآن: رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ

ترجمہ: اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے۔

سبحان اللہ! آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کی رضا اگر کسی کو ملتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو ملتی ہے۔ایک اہم نکتہ خوف خدا کے حوالے سے حضرت ابوالقاسم اسحاق بن محمد سمرقندی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں جو شخص کسی چیز سے خوف زدہ رہتا ہے، وہ اس سے دور بھاگتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے خوف رکھنے والا اسی کے دامن کرم میں پناہ لیتا ہے۔

☆ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کن چیزوں کا خوف رکھتے تھے:

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

1۔موت کی سختیاں اور شدت کا خوف۔

2۔منکر نکیر کے سوالات کا خوف۔

3۔عذاب قبر کا خوف۔

4۔قیامت کے ہولنا کیوں کا خوف۔

5۔رب کے حضور کھڑے ہونے کی ہیبت کا خوف۔

6۔پوشیدہ رازوں کے کھلنے سے حیا کا خوف۔

7۔قیامت کے دن سوالات کا خوف۔

8۔پل صراط سے گزرنے کا خوف۔

9۔دوزخ کے عذابات کا خوف۔

10۔جنت سے محرومی کا خوف۔

http://t.me/Tehqiqat

صوفیاء اور اولیاء اللہ کو انہی چیزوں کا خوف کھائے جاتا تھا، انہی چیزوں کا خوف انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز رکھتا تھا۔ اللہ والے ہمہ وقت اس خوف میں رہتے ہیں کہ رب تعالیٰ کا سامنا کیسے کریں گے۔ رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے تھے۔

رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کے لئے بھی بہت بڑا انعام ہے۔ ایسا انعام کہ جس کے مقابل کوئی دولت نہیں ہوسکتی۔ اس کو سورۂ رحمن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت نمبر 46 میں بیان کیا ہے۔

القرآن: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

ترجمہ: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے، اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

سبحان اللہ! ہر مسلمان کے لئے ایک جنت ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے، اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

☆نوجوان کو دو جنتیں عطا کی گئیں:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینے میں ایک نیک نوجوان رہا کرتا تھا۔ ہر نماز مسجد نبوی شریف میں آ کر ادا کیا کرتا تھا۔ اپنے گھر سے پیدل نماز کے لئے مدینے کی گلیوں سے گزرا کرتا تھا۔ راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا۔ وہ عورت اس نیک نوجوان کو رات دن نماز کے لئے جاتا دیکھا کرتی تھی۔ نوجوان کے حسن و جمال سے بہت متاثر تھی۔ وہ تاک میں لگی رہتی کہ کسی دن اس نوجوان سے اپنا منہ کالا کروانا ہے۔ ایک دن جب نوجوان عشاء کی نماز پڑھ کر گھر کی جانب رواں دواں تھا کہ اس عورت نے موقع پا کر کسی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہانے نوجوان کو اپنے گھر میں بلا لیا اور بدکاری پر آمادہ کیا۔نوجوان نے ارادہ کرتے ہی خوف خدا کے غلبہ کی وجہ سے زوردار چیخ ماری اور زمین پر گر گیا۔

عورت نوجوان کا یہ حال دیکھ کر گھبرا گئی کہ کہیں نوجوان کو میرے گھر میں کچھ ہو گیا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت سے میں نہیں بچ سکوں گی۔اس نے نوجوان کو کھینچ تان کر اپنے گھر سے باہر نکال کر گلی میں چھوڑ دیا۔

دوسری طرف نوجوان کا بوڑھا والد اپنے گھر میں نوجوان بیٹے کا انتظار کر رہا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ بیٹا نماز پڑھ کر اب تک واپس گھر نہیں آیا۔بالآخر بوڑھا اپنے نوجوان بیٹے کو مدینے کی گلیوں میں ڈھونڈتا ہے۔ایک گلی میں کیا دیکھتا ہے کہ اس کا بیٹا بے ہوش زمین پر لیٹا ہوا ہے جیسے تیسے بیٹے کو اٹھا کر گھر پر لاتا ہے اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ کچھ دیر بعد نوجوان ہوش میں آتا ہے۔والد اس سے بے ہوش ہونے کے اسباب پوچھتے ہیں۔وہ نوجوان بتانے لگتا ہے کہ اچانک بدکاری کا فقط ارادہ یاد آتا ہے اور دوبارہ خوف خدا کا غلبہ ہوتا ہے کہ زوردار چیخ مارتا ہے۔چیخ مارتے ہی اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔پورے مدینے میں اس نوجوان کے خوف خدا کے چرچے شروع ہو جاتے ہیں۔

پھر یہ خبر امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہنچتی ہے۔آپ بھی اس نوجوان کا خوف خدا سن کر بہت متاثر ہوتے ہیں اور لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس نوجوان کی قبر کہاں ہے؟ لوگ آپ کو نوجوان کی قبر پر لاتے ہیں۔ آپ اس کی قبر پر آ کر اسے سلام کرتے ہیں اور سلام کرنے کے بعد پوچھتے ہیں کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جو اللہ کے حضور کھڑے رہنے سے ڈر گیا، اسے دو جنتیں ملیں گی۔ اے نوجوان! بتا کیا تجھے دو جنتیں ملیں؟ آپ کا یہ پوچھنا تھا کہ اس نوجوان کی قبر سے آواز آئی۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، مجھے دو جنتیں عطا کر دی گئیں۔

سبحان اللہ! عزیزان گرامی! رب تعالیٰ سے ڈرنا کتنی برکتوں اور رحمتوں کا حامل ہے۔ اے کاش ہم بھی صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بن جائیں۔ خوف خدا ہمارے سینوں میں بھی راسخ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل ہمیں بھی خوف خدا کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ نساء سے آیت نمبر 128 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

باطنی بیماریوں میں سے ایک اہم بیماری حرص اور طمع ہے جو کہ اکثر لوگوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں پائی جاتی ہے۔ بہت کم ایسے خوش نصیب ہیں جو حرص کی بیماری سے محفوظ ہیں۔ کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص یعنی لالچ کہتے ہیں اور حرص رکھنے والے کو حریص یعنی لالچی کہتے ہیں۔

☆ حرص کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے:

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تعلق صرف مال و دولت کے ساتھ ہوتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ حریص کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ مال و دولت کا حریص، جاہ و حشمت کا حریص، عزت و شہرت کا حریص، کھانے کا حریص، گناہوں کا حریص اور ایک خوش نصیب وہ ہے جو نیکیوں کا حریص ہوتا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کی آیت جو کہ میں نے خطبہ میں تلاوت کی' اس کے تحت تفسیر خازن جلد اول صفحہ نمبر 437 پر امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ لالچ دل کا لازمی حصہ ہے کیونکہ یہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔

☆ حرص کا شکار ہر عمر کا انسان ہوتا ہے:

حرص ایسی چیز ہے کہ دودھ پیتا بچہ ہو یا کڑیل جوان ہو یا پھر سو سال کا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، حاکم ہو یا افسر، غریب ہو یا امیر، عالم ہو یا جاہل، اس سے نہیں بچ سکتا۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثواب آخرت کی حرص ہوتی ہے تو کسی کو مال و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دولت، جاہ وحشمت اور عزت وشہرت کی حرص ہوتی ہے۔

☆ جانوروں میں بھی حرص پایا جاتا ہے:

انسان تو ایک طرف رہے، حرص میں تو جانور بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ جانوروں میں کتے کا لالچ مشہور ہے۔ یہ ایسا حریص ہوتا ہے کہ اگر اس کو کوئی مردار جانور کھانے کو مل جائے تو اکیلے ہی اسے ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور اگر اس دوران دوسرا کتا وہاں آنکلے تو اسے قریب بھی نہیں آنے دیتا۔

☆ لالچی کتے کی مشہور حکایت:

ایک کتا بہت بھوکا تھا اور کھانے کی تلاش میں ادھر ادھر مارا مارا پھر رہا تھا۔ اچانک اس کو ایک ہڈی ملی جسے اس نے منہ میں دبایا اور ایک نہر کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ ایک دم اس کی نظر نہر میں پڑی تو اسے اپنا عکس دکھائی دیا۔ وہ سمجھا کہ میرے آس پاس ایک اور کتا بھی ہے، جس کے منہ میں ہڈی ہے۔ اس نے سوچا کیوں نہ وہ دوسرے کتے کی ہڈی بھی چھین لے، مگر جلد ہی اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کہ چھوڑو! اپنے پاس ایک ہڈی تو ہے نا! لیکن یہ سوچ اس کے لالچ پر غالب نہ آسکی۔ چنانچہ اس کے دل میں پھر سے یہ خواہش جاگ اٹھی کہ اگر ایک کے بجائے دو ہڈیاں مل جائیں تو خوب مزہ آجائے گا۔ یہ سوچ کر اس نے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے کتے کو ڈرانے کے لئے بھونکنا شروع کر دیا مگر صرف ایک ہی مرتبہ بھونکنے سے اس کے منہ میں جو ایک ہڈی تھی، وہ بھی پانی میں گر گئی اور پانی کا بہاؤ کے ساتھ بہتی ہوئی کہیں دور نکل گئی۔ یوں وہ لالچی کتا دوسری ہڈی حاصل کرنے کی لالچ میں ایک ہڈی بھی گنوا بیٹھا۔

معلوم ہوا کہ حرص و لالچ صرف انسانوں میں نہیں، جانوروں میں بھی ہوتا ہے۔

☆ حریص (لالچی) اپنا ہی نقصان کرتا ہے:

زمانہ طالب علمی میں ہم اردو یا سندھی کی کتاب میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے جس کا عنوان یہ ہوتا تھا ''لالچ بری بلا ہے'' اس کہانی میں ہم پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں میں میاں بیوی رہا کرتے تھے۔ نہایت ہی غربت کی زندگی گزار رہے تھے۔ ایک دن کہیں سے انہیں ایک مرغی ملی، وہ مرغی روزانہ ایک سونے کا انڈہ دیتی تھی۔ وہ غریب میاں بیوی روزانہ سونے کے انڈے کا انتظار کرتے، چنانچہ کچھ ہی دنوں میں وہ مالا مال ہو گئے۔ ایک دن میاں بیوی کے دل میں لالچ پیدا ہوئی کہ ہم روزانہ مرغی کے پاس بیٹھ کر سونے کے انڈے کا انتظار کرتے ہیں۔ اگر ایسا کیا جائے کہ مرغی کا پیٹ چاک کر کے ایک ہی ساتھ سارے سونے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے انڈے نکال لئے جائیں، چنانچہ میاں بیوی مشورہ کرنے کے بعد مرغی کا پیٹ چاک کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور جیسے ہی مرغی کا پیٹ چاک کیا، ایک بھی سونے کا انڈہ نہ نکلا اور مرغی بھی مرگئی۔ اب دونوں میاں بیوی اپنی بے وقوفی اور لالچ پر ماتم کرنے لگے۔

معلوم ہوا کہ حرص و لالچ بعض اوقات انسان کو بے عقل بنادیتی ہے۔ انسان کے سوچنے کی صلاحیت بھی ختم ہوجاتی ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ اس کو یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک چڑیا کو قید کیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ چڑیا مالک کو کہنے لگی کہ اگر تو مجھے چھوڑ دے تو میں تجھے ایک اہم راز بتاؤں گی۔ چنانچہ مالک نے اس پرندے کو آزاد کردیا۔ چڑیا آزاد ہوکر سامنے والی دیوار پر بیٹھ کر کہنے لگی کہ اے نادان! تو نے مجھے چھوڑ دیا۔ میرے پیٹ میں ایک پاؤ سونا ہے، یہ سن کر مالک افسوس کرنے لگا۔

مالک کو افسوس کرتا دیکھ کر چڑیا کہنے لگی۔ نادان! تو حرص ولالچ کے چکر میں اپنی عقل بھی کھو بیٹھا۔ ذرا عقل سے سوچ میرا کل وزن ایک پاؤ نہیں تو میرے پیٹ میں ایک پاؤ سونا کیسے آسکتا ہے۔

☆ لالچی ذلیل ہوتا ہے:

حدیث شریف = تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ نمبر 161 پر علامہ اسماعیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حقی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے قناعت کی، اس نے عزت پائی اور جس نے لالچ کیا، ذلیل ہوا۔

تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھئے تو آپ کو فرعون، شداد، نمرود، ہامان اور یزید جیسے بہت سے نام ملیں گے جنہوں نے مال و دولت، جاہ وحشمت اور اقتدار کی حرص ولالچ کو پورا کرنے کے لئے انسانیت پر کتنے مظالم ڈھائے۔ آج تک ان کا ذکر نفرت سے کیا جاتا ہے۔

اب آپ کی خدمت میں حرص کی اقسام بیان کرتا ہوں تاکہ مکمل بات آپ کے ذہنوں میں بیٹھ جائے۔

http://t.me/Tehqiqat

☆حرص کی اقسام:

حرص کی تین اقسام ہیں۔

1۔حرص مذموم (بری حرص)

2۔حرص محمود (اچھی حرص)

3۔حرص مباح (جائز حرص)

☆حرص محمود:

رضائے باری تعالیٰ کے لئے کئے جانے والے نیک اعمال انسان کو جنت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لے جائیں گے لہذا نیکیوں کی حرص رکھنی چاہئے۔ ہر مسلمان کو نیکیوں کا حریص ہونا چاہئے چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، عاجز نہ ہو (صحیح مسلم، کتاب القدر، حدیث 2664)

شارح مسلم شریف امام نووی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح جزء 16 جلد 8 صفحہ نمبر 215 پر فرماتے ہیں۔ اللہ کی عبادت میں خوب حرص کرو اور اس پر انعام کا لالچ رکھو۔ مگر اس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مشکوۃ شریف کی شرح مرآۃ المناجیح جلد 7 صفحہ نمبر 112 پر اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں۔ خیال رہے کہ دنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے۔ دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو، آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

☆ نیکی کی اہمیت:

مسلم شریف کتاب البر میں حدیث نمبر 2626 نقل ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو، چاہے وہ تمہارا اپنا بھائی سے خندہ پیشانی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ملاقات کرنا ہو۔

☆محشر میں کوئی ایک نیکی نہ دے گا:

تفسیر قرطبی جلد 7 جزء 14 صفحہ نمبر 247 پر حدیث نقل ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کے پاس آ کر کہے گا ابو جان! کیا میں آپ کا فرمانبردار نہ تھا؟ کیا میں آپ سے محبت بھرا سلوک نہ کرتا تھا؟ کیا میں آپ کے ساتھ بھلائی نہ کرتا تھا؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہوں۔ مجھے اپنی نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی عطا کر دیجئے یا میرے گناہ کا بوجھ اٹھا لیجئے...... باپ کہے گا میرے بیٹے! تو نے مجھ سے جو چیز مانگی، وہ آسان تو ہے لیکن میں بھی اسی چیز سے ڈرتا ہوں، جس سے تم ڈرتے ہو، اس کے بعد باپ بیٹے کو اپنے احسانات یاد دلا کر یہی مطالبہ کرے گا تو بیٹا جواب دے گا آپ نے بہت تھوڑی چیز کا سوال کیا ہے لیکن مجھے بھی اسی بات کا خوف ہے، جس کا آپ کو ڈر ہے۔

☆مشقت زیادہ، عمل پر ثواب زیادہ:

حدیث شریف = کشف الخفاء جلد اول صفحہ نمبر 141 پر حدیث نمبر 459 نقل ہے۔ افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زیادہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فرید الدین عطار علیہ الرحمہ اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء کے صفحہ نمبر 95 پر حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ کا فرمان نقل فرماتے ہیں۔ دنیا میں جو نیک عمل جتنا دشوار ہوگا، قیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اتنا ہی وزنی ہوگا۔

محترم حضرات! ایک مسلمان کو نیکیوں کا حریص ہونا چاہئے۔ آج جب ہماری سانسیں چل رہی ہیں، یہ ہمارے لئے نیکیاں کرنے کا سنہری کا موقع ہے۔ آج ہم فضولیات مثلاً خوش گپیوں، چبوتروں اور ہوٹلوں پر بیٹھ کر غیبتوں، موبائل پر گیم کھیلنے اور دیگر نامناسب کاموں میں وقت گزارتے ہیں۔ جب ہماری آنکھیں بند ہوں گی، اس وقت ہمیں احساس ہوگا کہ ہائے ہم غافل رہے۔ اے کاش کہ ہم ان اوقات کو فضولیات میں نہ گزارتے اور نیکیاں اکھٹی کرتے، یاد رہے روز محشر کوئی نیکی ہمیں نہ دے گا۔ اس نفسا نفسی والے دن کو مد نظر رکھ کر نیکیوں کے حریص بن جائیے۔ ہمارے اکابرین کا شوق عبادت کتنا خوب تھا، وہ چاہے کیسی ہی حالت میں ہوتے، ان کا کوئی عمل ثواب سے خالی نہ ہوتا تھا۔ آیئے اکابرین کے شوق عبادت سے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔

☆ اکابرین کا شوقِ عبادت:

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلم شریف کی حدیث پاک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت نبی پاک ﷺ نے دریافت فرمایا۔ آج تم میں کس نے روزہ رکھا؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا آج تم میں کس نے جنازے میں شرکت کی؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے...... پھر دریافت فرمایا: آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے...... دریافت فرمایا۔ آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے۔ یہ سن کر نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت:

امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد آٹھویں کے صفحہ نمبر 579 پر نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر نماز فجر سے پہلے خنجر سے قاتلانہ حملہ کیا گیا مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نماز کا اہتمام کرتے رہے۔ حضرت مِسوَر بن مَخرَمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے، کسی اور چیز کے نام پر نہیں اٹھیں گے چنانچہ ہم نے عرض کی۔ اے امیر المومنین! نماز۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا۔ اللہ کی قسم! جو نماز ترک کرے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ نے زخمی حالت میں نماز ادا کی۔

☆حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر چالیس دن تک کھانا پانی بند کر دیا گیا اور آپ کو مکان میں محصور کر دیا گیا، وہاں بھی آپ روزہ رکھتے، نوافل پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے، یہاں تک کہ بوقت شہادت بھی آپ تلاوت قرآن فرمارہے تھے۔

☆حضرت کہمس رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت:

حضرت کہمس بن حسن رضی اللہ عنہ روزانہ ایک ہزار نوافل پڑھتے تھے۔ جب فارغ ہوتے تو چلنے کی سکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی قناعت سے کام نہ لیتے تھے بلکہ عاجزی کرتے ہوئے اپنے نفس سے فرماتے۔ اے برائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مرکز! اب دوسری عبادت کے لئے اٹھ۔ جب آپ آخری عمر میں کمزور ہوگئے تو پانچ سو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔اس پر بھی فرماتے۔افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کردی۔

☆حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد نبوی سے ایک میل کے فاصلے پر تھا لیکن وہ پانچوں وقت مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔خواہ کتنی ہی گرمی اور دھوپ ہو،ان کو کچھ پرواہ نہ تھی۔ایک مرتبہ مسجد نبوی کے قریب چند مکان خالی ہوئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وہاں مکان لینے کا ارادہ کیا۔لیکن جب حضور ﷺ نے فرمایا: نماز کے لئے آنے میں ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔اس لئے دور سے آنے میں زیادہ ثواب ہے تو انہوں نے اپنا ارادہ ترک کردیا اور تادم آخر ایک میل دور سے آ کر مسجد میں پنجگانہ نماز با جماعت ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب بینائی جاتی رہی تو بھی کسی کا سہارا لے کر نماز کے لئے برابر مسجد پہنچتے تھے۔

☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت:

شواہد النبوت میں ہے۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بینائی چلی گئی،کوئی مسجد میں با جماعت نماز کے لئے پہنچانے والا نہ ملا۔جس کی وجہ سے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت فوت ہوگئی۔آپ نے زاروقطار روتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں عرض کی۔اے میرے مولا جل جلالہ! کہیں جماعت کا فوت ہوجانا میرے لئے قیامت کے دن رسوائی کا سبب نہ بن جائے۔بس اس التجا کے بعد جب بھی نماز کا وقت ہوتا۔آپ کی بینائی لوٹ آتی اور آپ باآسانی مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادافرماتے۔

☆حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کا شوقِ عبادت:

کشف المحجوب میں حضور داتا صاحب علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ جب بڑھاپے کو پہنچے تو لوگوں نے عرض کی۔حضور! آپ ضعیف ہوگئے لہذا نفلی عبادات چھوڑ دیجئے۔آپ نے فرمایا۔یہی تو وہ چیزیں ہیں جن کو ابتدا میں کرکے اس مرتبہ کو پایا ہے۔اب یہ کیسے ممکن ہے کہ انتہا پر پہنچ کر ان کو چھوڑ دوں۔

☆حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ وقت نزع قرآن مجید پڑھ رہے تھے، ان سے پوچھا گیا۔اس وقت میں بھی تلاوت؟ فرمایا: میرا نامۂ اعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی نیکیوں میں اضافہ کررہا ہوں۔

(صیدالخاطر لابن الجوزی، صفحہ نمبر 227)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ کو کسی نے خواب میں دیکھا۔آپ فرمارہے تھے کہ رات میں اٹھ کر جو نمازِ تہجد پڑھا کرتا تھا،اس کے سبب میری بخشش ہوگئی۔

☆ حضرت سہل بن عبداللہ علیہ الرحمہ کا شوقِ عبادت:

حضرت سہل بن عبداللہ علیہ الرحمہ اس قدر کمزور ہوگئے تھے کہ اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو شوقِ نماز کی بدولت ان کی قوت لوٹ آتی اور وہ لوہے کی سلاخ کی طرح سیدھے کھڑے ہوجاتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو پھر پہلی ہی سی کمزوری کی حالت میں آجاتے اور اپنی جگہ سے اٹھ بھی نہ سکتے تھے۔

(کتاب اللمع فی التصوف (مترجم) صفحہ نمبر 237)

محترم حضرات! یہ ہمارے اکابرین ہیں جو ہمہ وقت نیکیاں بڑھانے کی فکر میں لگے رہتے تھے اور ایک ہم ہیں جو مال و دولت بڑھانے کی فکر میں ہمہ وقت لگے رہتے ہیں اور مال و دولت بڑھانے کی فکر ہمیں ایسی گھیر لیتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں۔ دنیا کی رنگینیوں میں کھو جاتے ہیں۔ عقلمند وہی ہے جتنا دنیا میں رہنا ہے، اتنی دنیا کی تیاری کرے اور جتنا قبر و آخرت میں رہنا ہے، اتنی قبر و آخرت کی تیاری کرے۔

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ احزاب سے آیت نمبر 70 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ انہی نعمتوں میں ایک نعمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زبان بھی ہے جو کہ رب تعالیٰ کی خاص نعمت ہے۔زبان کی قدر اس سے پوچھئے جو بول نہیں سکتے۔ایسے گونگے لوگ جب دوسروں کو بولتا ہوا دیکھتے ہیں تو دل مچل جاتا ہے اور ایک آہ نکلتی ہے کہ اے کاش میں بھی بول سکتا۔

ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت سے نوازا ہے۔ جس زبان سے ہم بولتے ہیں، وہ زبان اگر میٹھی ہے، سچی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری میں چلتی ہے تو پھر آدمی لوگوں کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے۔اس کے لئے بلندیاں اور عزتیں ہیں اور اگر یہی زبان کڑوی ہے، جھوٹی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی نافرمانی میں چلتی ہے تو پھر آدمی ذلیل ورسوا ہوتا ہے۔بربادی کی طرف جاتا ہے، اس کی زبان کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور یہ زبان کی آفتوں میں سے ہے۔

اسلام نے زبان کا سب سے بہترین استعمال ہمیں سکھایا۔اس معاملے میں ہمارے آقا و مولا ﷺ نے ہماری بہترین تربیت فرمائی ہے، چنانچہ سب سے پہلے احادیث کی روشنی میں زبان کے صحیح استعمال کی اہمیت اور اس کی حفاظت کا بیان کرتا ہوں۔

☆نجات کی صورت:

ترمذی شریف میں حدیث پاک موجود ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان پر قابو رکھ، تیرا گھر تجھے کافی ہونا چاہیئے اور اپنی غلطی پر آنسو بہا۔

☆سب سے افضل عمل:

طبرانی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: زبان کی حفاظت۔

☆جنت کی ضمانت:

ترمذی شریف ابواب الزہد میں حدیث نمبر 2408 نقل ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

محترم حضرات! یہاں ایک عقیدے کی بات کرتا چلوں تاکہ ہم سب کا ایمان تازہ ہوجائے۔ جنت کی ضمانت وہی دے سکتا ہے جسے جنت عطا کرنے کا اختیار ہو۔ محبوب کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، واضح

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو جنت کا بھی مالک بنایا ہے۔

☆ زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کا حساب ہوگا:

امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی مستدرک میں حدیث نمبر 7844 نقل فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر اللہ تعالیٰ ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو نبی پاک ﷺ نے ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے (یہ جملہ اہل عرب ادب سکھانے، غفلت سے بیدار کرنے اور اپنی بات کی اہمیت بیان کرنے کے لئے بولا کرتے تھے) زبانوں کا کہا ہوا لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ پس جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بری بات سے خاموش رہے (پھر ارشاد فرمایا) اچھی بات کہو، فائدے میں رہو گے اور بری باتوں سے خاموش رہو، سلامت رہو گے۔

☆ زبان سیدھی تو تمام اعضاء سیدھے:

ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو تمام اعضاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زبان سے کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں ذرا خدا کا خوف رکھنا۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہمارا حال بھی یہی ہوگا۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے:

تاریخ بغداد ساتویں جلد صفحہ نمبر 339 پر نقل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہوکر باتیں کرنے لگے۔ جبکہ آپ علیہ السلام خاموش رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے۔ ہم گفتگو کررہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹو! جب رب تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب (یعنی جنت) سے زمین پر اتارا تو مجھ سے عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قرب میں لوٹ آؤ۔

☆ جنت کیسے ملے گی؟

امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس سے جنت ملے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کبھی بولو مت، لوگوں نے عرض کیا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: خیر کے سوا کچھ زبان سے مت نکالو۔

☆خاموش رہنا سونا ہے:

امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ اگر کلام (بات کرنا) بالفرض چاندی ہے تو چپ رہنا سونا ہے۔

☆شیطان کو دور کرنے والی چیز:

حدیث شریف = صحیح ابن حبان میں حدیث نمبر 362 نقل ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم پر نیکی کی بات کے علاوہ طویل خاموشی لازم ہے کیونکہ یہ شیطان کو تم سے دور کردے گی اور دینی معاملات میں تمہاری مددگار رہوگی۔

حدیث شریف = مسند ابویعلیٰ، مسند ابوسعید خدری جلد اول صفحہ نمبر 432 پر حدیث نمبر 996 نقل ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہ ہر بھلائی کا مجموعہ ہے اور بھلائی کی بات کہنے کے علاوہ اپنی زبان بند رکھو کیونکہ اس کے ذریعہ تم شیطان پر غالب رہوگے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محترم حضرات! سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے ہمیں شیطان کو دور کرنے اور اس پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے بہت بہترین نسخہ عطا فرمایا: جس پر عمل کر کے ہم شیطان جیسے کھلے ہوئے دشمن کو دفع کر سکتے ہیں مگر کم بولنا، اچھا بولنا، حق بولنا، سچ بولنا اور فضول نہ بولنا ہے، بہت مشکل۔ ہر کسی کو یہ نعمت نصیب نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا۔

حدیث شریف = مسند شہاب جلد اول صفحہ نمبر 168 پر حدیث پاک نمبر 240 نقل ہے کہ حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خاموشی حکمت ہے اور اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

محترم حضرات! کم بولنے والے اور حکمت بھری گفتگو کرنے والے کم ہیں۔ موجودہ دور میں کم بولنے والے یعنی خاموش رہنے والے کے پاس دنیادار بہت کم بیٹھتے ہیں اور بولنے والے کے پاس مجمع اکٹھا ہوتا ہے لیکن اسی خاموش رہنے والے کے لئے دعائے مصطفیٰ ﷺ ہے چنانچہ حدیث پاک سماعت فرمایئے۔

☆ دعائے محبوب خدا ﷺ:

حدیث شریف = مسند حارث جلد اول صفحہ نمبر 339 پر حدیث نمبر 582

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے! جو بات کرتا ہے تو فائدہ (یعنی ثواب) پاتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو سلامت رہتا ہے۔

سبحان اللہ! سبحان اللہ! محترم حضرات! یہ نبیوں کے سردار کی دعا ہے۔ یہ رسولوں کے سالار کی دعا ہے، یہ صاحب لولاک کی دعا ہے، یہ وہ دعا ہے جس کے متعلق تاجدار بریلی امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں یوں فرماتے ہیں۔

اجابت کا سہرا، عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

یہ دعا اس خوش نصیب کے لئے ہے جو ہمیشہ ثواب حاصل کرنے والی بات کرتا ہے۔ اے کاش! ہم بھی ایسے بن جائیں، ہم پر بھی تاجدار کائنات ﷺ کی نگاہ کرم ہو جائے۔

☆ پرندہ بول کر پھنس گیا:

جو آدمی زیادہ بولتا ہے، وہ پھنستا بھی ایسا ہے، انسان تو انسان جانور بھی بول کر پھنس جاتے ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیدنا مخلد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اکثر خاموش رہا کرتا تھا، بادشاہ نے اس کی وجہ پوچھنے کے لئے کسی کو اس کے پاس بھیجا مگر اس نے کوئی بات نہ کی، پھر بادشاہ نے لوگوں کے ساتھ اسے شکار کے لئے بھیجا، شاید کوئی شکار نظر آئے تو وہ بولے۔ لوگوں نے ایک پرندے کو زور سے چلاتے دیکھا تو جلدی سے اس کی طرف باز چھوڑا۔ جس نے جا کر اسے پکڑ لیا۔ یہ دیکھ کر اس شخص نے کہا: ہر شئے کے لئے خاموشی اچھی (کہ اس میں سلامتی) یہاں تک کہ پرندوں کے لئے بھی (بحوالہ: حسن السمت فی الصمت، مولف: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ، ص 23)

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مجلس میں جو زیادہ خاموش ہوتا، وہی ان کے نزدیک سب سے افضل ہوتا۔

☆ چار بادشاہوں کی باتیں:

حضرت ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک بار چار بادشاہ جمع ہوئے۔ بادشاہ ہند، بادشاہ چین، بادشاہ فارس اور قیصر روم۔

ایک نے کہا کہ میں جو کہتا ہوں تو پچھتاتا ہوں اور چپ رہتا ہوں تو ندامت نہیں ہوتی۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے نے کہا کہ جب میں کوئی کلمہ بولتا ہوں تو اس کے اختیار میں ہو جاتا ہوں۔ وہ میرے قابو میں نہیں رہتا۔ جب تک خاموش رہتا ہوں تو میرے اختیار میں رہتا ہے۔ میں اس کے قابو سے باہر رہتا ہوں۔

تیسرے نے کہا کہ مجھے ایسے بولنے والے ہی سے تعجب ہے۔ اگر وہی بات اس پر واپس آئے تو نقصان دے اور اگر واپس نہ آئے تو کچھ فائدہ نہ دے۔

چوتھے نے کہا کہ میں بن کہی بات کو ہٹا لینے پر زیادہ قادر ہوں، کہی ہوئی بات ہو تو نہیں ہٹا سکتا۔

☆ خاموشی ناسمجھ کا پردہ ہے:

جریر شاعر کے دادا خطفی نے کہا: مجھے اس نوجوان پر تعجب ہوتا ہے، جو بات کو سمجھے بغیر ہی بول کر خود کو رسوا کر ڈالتا ہے اور اس کی خاموشی پر بھی تعجب ہوتا ہے، جو بات سمجھتے ہوئے بھی خاموش رہتا ہے۔

ناسمجھ شخص کے لئے خاموشی ہی میں پردہ ہے۔ بے شک عقل کا عیب آدمی کے گفتگو کرنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔

☆ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ اور خاموش شخص کا بولنا:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں لوگوں کا سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لوگ اپنے اپنے سوالات آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ اس کا جواب عطا فرماتے، آپ کی بارگاہ میں ایک ایسا شخص بھی بیٹھا ہوتا تھا جو کبھی کوئی سوال نہ کرتا۔ ایک دن امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے اس خاموش شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھ سے تم نے کبھی کوئی سوال نہیں پوچھا۔ یہ سن کر اس نے کہا: میرے ذہن میں ایک سوال ہے وہ یہ کہ روزہ اس وقت کھولا جاتا ہے، جب سورج غروب ہوتا ہے، اگر سورج غروب ہی نہ ہو تو کب روزہ افطار کریں گے؟ یہ سن کر امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے اس سے فرمایا کہ تمہارا خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ ناسمجھ شخص کے لئے خاموشی ہی بہتر ہے اور اس کا پردہ بھی ہے۔ انسان کی گفتگو سے ہی اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہ کتنا عقلمند اور کتنا صاحب علم ہے۔ اسی زبان ہی کی وجہ سے بڑے بڑے لیڈر، قائدین اور رہنما ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ وہ جب مجمع میں اپنی زبان کھولتے ہیں تو پھر نہ کہنے کی باتیں کر جاتے ہیں۔ بالآخر ذلیل و رسوا ہو کر انہیں مجبوراً تردید کرنی پڑتی ہے۔ دانشمندوں کا یہ کہنا کہ پہلے تولو بعد میں بولو۔ مگر ہم نے اسے الٹا سمجھ لیا۔ ہمارا مطمع

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نظر ہے پہلے بولو، بعد میں تولو۔

آج بھائی بھائی میں جھگڑا ہے، وجہ کیا ہے؟ زبان سے برے جملے کہہ دیئے، آج بھائی بہن میں جھگڑا ہے، وجہ کیا ہے؟ زبان سے برے جملے کہہ دیئے، آج ہم سے رشتہ دار ناراض ہیں، وجہ کیا ہے؟

زبان سے غلط بات کہہ دی تھی۔ آج سیٹھ اور نوکر میں جھگڑا ہے، وجہ کیا ہے؟ سیٹھ صاحب نے زبان سے برے جملے کہہ دیئے تھے۔ آج والدین اور اولاد میں جھگڑا ہے، وجہ کیا ہے؟ اولاد نے ماں باپ کو زبان سے برے جملے کہہ دیئے تھے۔ آج میاں بیوی کے درمیان طلاقیں ہو رہی ہیں، وجہ کیا ہے؟ زبان سے برے جملوں کا تبادلہ۔

برسوں کی دوستیاں، برسوں کی محبتیں، برسوں کے تعلقات، روحانی رشتے، خونی رشتے، محبت بھرے رشتے کل تک ایک دوسرے پر جان چھڑ کنے والے آج ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہے۔ وجہ کیا ہے؟ زبان سے برے جملے کہے تھے۔

یہ سب زبان کی آفتیں ہیں۔ اے کاش! ہم اس چیز کو سمجھ لیں اور اپنی زبان کو قینچی کی طرح چلانا بند کر دیں۔ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور فضول بک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بک سے پرہیز کریں۔

☆دوفرشتے ہر ہر لفظ لکھتے ہیں:

امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! اعمال کا کاغذ پھیلا ہوا ہے اور دو فرشتے اس پر تیرے اعمال لکھنے کو مقرر ہیں۔ چاہے تھوڑا بول، چاہے زیادہ۔

محترم حضرات! اگر ہم امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر غور کریں تو رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ دو فرشتے لکھتے ہیں۔ روز محشر بارگاہ رب العزت میں ہر ہر لفظ کا حساب دینا ہوگا۔ اس وقت ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے اکابر اسی بات پر غور کرتے تو ان کا حال کیا ہوتا تھا' سماعت کیجئے۔

حضرت ربیع بن خثیم علیہ الرحمہ نے بیس سال تک کوئی دنیاوی بات نہیں کی۔ جب صبح ہوتی قلم دوات اور پرچہ اپنے پاس رکھ لیتے، جو کچھ بولتے، کاغذ پر لکھ لیتے اور شام کو اپنے نفس سے اس کا حساب کیا کرتے۔

محترم حضرات! ہم اپنی اوپر غور کریں کہ ہم اپنی زبان سے روزانہ کتنے لوگوں کا دل دکھاتے ہیں۔ کتنے لوگوں کو طعنے دیتے ہیں۔ کتنے لوگوں کی غیبتیں

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں، کتنے لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ کتنے لوگوں میں جھگڑا کرواتے ہیں، کتنے لوگ میں نفرتیں پیدا کرواتے ہیں۔ کتنے لوگوں کی عزتوں کی دھجیاں اڑاتے ہیں مگر ہمیں ذرہ برابر بھی اس چیز کا احساس نہیں ہوتا خدارا! سوچیں کہ محشر میں ہمارا کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو زبان کی آفتوں سے محفوظ فرمائے اور ہر گھڑی ہماری زبان پر ذکر و درود ہو، فضول گوئی اور لایعنی باتوں سے حفاظت ہو۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا سے دل نہ لگاؤ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِیَ الۡحَیَوَانُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ عنکبوت سے آیت نمبر 64 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو پیدا فرمایا۔ان اشیاء میں سے ایک حقیر چیز دنیا ہے۔

واضح رہے کہ دنیا اللہ کی اور اس کے دوستوں اور دشمنوں سب کی دشمن ہے۔اللہ تعالیٰ کی دشمن اس وجہ سے کہ اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے پر نہیں چلنے دیتی۔اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی اس وجہ سے دشمن ہے کہ ان کے سامنے سج دھج کر فریب دینے آتی ہے تاکہ وہ کسی طرح اس کے فریب میں آ جائیں۔اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اس وجہ سے دشمن ہے کہ اس نے اپنے مکروفریب سے ان کو بتدریج پھنسالیا، یہاں تک کہ وہ اعتماد کر بیٹھے۔

رب کریم نے اس دنیا کو پیدا فرمایا اور پھر اس کی مذمت بھی فرمائی تاکہ میرے خاص بندے خبردار ہوجائیں، چنانچہ آیات قرآنیہ سماعت فرمایئے۔

القرآن: وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

(سورۂ عنکبوت پارہ 21، آیت نمبر 64)

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے، کیا اچھا تھا، اگر جانتے۔

☆ دنیا کا برتنا دھوکہ ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورۂ نساء آیت نمبر 77 میں ارشاد ہوتا ہے:

القرآن: قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى

ترجمہ: تم فرمادو! کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی۔

☆ دنیا کا جینا تو ایک دھوکہ ہے:

سورۂ حدید آیت نمبر 20 پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

ترجمہ: اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال

معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی دھوکہ، فریب اور ظاہری حسن کے سوا کچھ بھی نہیں، جس شخص نے اس بات کو سمجھ لیا، وہ اس دنیا میں رہ کر اپنے اعمال صالحہ سے اپنے رب کو راضی کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

اب احادیث کی روشنی میں دنیا کی مذمت بیان کرتا ہوں تاکہ ہمارے دلوں

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مزید آخرت کی اچھی تیاری کرنے کا جذبہ بڑھے۔

☆ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک:

امام ابن ماجہ اور امام حاکم علیہ الرحمہ اس حدیث کو نقل فرماتے ہیں کہ رسول برحق ﷺ ایک مردار بکری پر گزرے اور اصحاب سے فرمایا کہ یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے یا نہیں؟ عرض کیا کہ ذلیل نہ ہوتی تو یہاں کیوں ڈالتے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مردار بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اور اگر دنیا کریم پروردگار کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافروں کو اس میں سے ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے نزدیک دنیا ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔ اس قدر یہ دنیا ذلیل ہے مگر ہم پر افسوس ہے کہ ہم نے اسی دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے۔

☆ دلوں کی کمزوری کا سبب:

حدیث شریف = مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 22440 نقل ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنقریب تمہارے خلاف ہر جانب سے لوگ اکھٹے ہو جائیں گے، جیسے کھانے والے کھانے کے برتن پر جمع ہوتے ہیں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟ ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم تو کوڑے کچرے ہو جاؤ گے، جیسے سیلاب کا کوڑا کچرا ہوتا ہے (مراد اس سے آخری زمانے کے خراب اور نکمے لوگ ہیں) دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کی وجہ سے تمہارے دل کمزور پڑ جائیں گے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب جاتا رہے گا۔

محترم حضرات! اس حدیث شریف کو آپ نے سنا۔ اب غور کر کے اس دور کے مسلمانوں کی طرف دیکھئے، مسلمان اکثریت میں ہونے کے باوجود ان کے دل کمزور ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دنیا سے ہمیں محبت ہوگئی ہے جس کی بناء پر دشمنوں کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب و دبدبہ ختم ہو گیا۔

☆ ہر ایک خطا کی جڑ:

حدیث شریف = بیہقی شریف کی حدیث پاک ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت ہر ایک خطا کی جڑ ہے۔

محترم حضرات! سچے رسول ﷺ کے اس ارشاد پر غور کریں۔ واقعی دنیا کی محبت ہر ایک خطا کی جڑ ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آج ہم جھوٹ بولتے ہیں، اس کے پیچھے دنیا کی محبت کارگر ہوتی ہے۔ ہم اپنے مسلمان بھائی کودھوکہ دیتے ہیں اس کے پیچھے دنیا کی محبت کارگر ہوتی ہے۔ حرام کماتے اور کھاتے ہیں اس کے پیچھے دنیا کی محبت کارگر ہوتی ہے، ہم حسد کرتے، بغض وعداوت مسلمانوں سے رکھتے ہیں اس کے پیچھے دنیا کی محبت کارگر ہوتی ہے۔ برائیوں پر برائیاں کرنا ان سب کی وجہ دنیا کی محبت ہے۔ اگر ہمارے دل میں دنیا کی محبت نہ ہوتی، صرف خوف آخرت ہوتا تو ہم کبھی گناہوں کی طرف نہ بڑھتے۔

☆ طالب دنیا کی مثال کتوں کی سی ہے:

حدیث شریف = کتاب کشف الخفاء میں حدیث نمبر 1313 نقل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنیا ایک مردار جانور کی طرح ہے اور اس کے پیچھے لگنے والے کتوں کی طرح ہیں۔

محترم حضرات! نبی پاک ﷺ نے دنیا سے بے رغبتی دلانے کے لئے اسے مردار جانور سے تشبیہ دی تاکہ ہم دنیا کو ایسے حقیر جانیں جیسے مردار جانور کو حقیر اور بے حیثیت جانتے ہیں اور طالب دنیا یعنی دنیا کے پیچھے لگنے والوں کو کتے کی طرح تشبیہ دی حالانکہ جانور بے شمار ہیں مگر کریم آقا ﷺ نے کتے سے کیوں

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشبیہ دی۔ہم اگر جانوروں کی طرف نظر ڈالیں تو ان میں سب سے زیادہ لالچی کتا ہے۔کتنا ہی بڑا شکار ہو، کتا کسی کو بھی اپنے ساتھ شامل نہیں کرے گا، یہی حال طالب دنیا کا ہے، وہ بھی اتنا لالچی ہوتا ہے کہ اس کے ذہن میں یہی سمایا ہوتا ہے کہ فقط سارا مال و دولت میرے ہی حصے میں آ جائے۔میری دکان چلتی رہے، میرا کاروبار عروج پر ہو، ساری دریا کا پانی میں اکیلا ہی پی جاؤں۔اسی حالت میں بالاخر اس کی عمر گزر جاتی ہے اور موت اس کو گھیر لیتی ہے۔

☆مومن کے دل میں دو محبتیں جمع نہیں ہوتیں:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن کے دل میں دنیا و آخرت دونوں کی محبت جمع نہیں ہوتیں جیسا کہ ایک برتن میں آگ پانی نہیں رہ سکتے۔

http://t.me/Tehqiqat

☆دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو:

حدیث شریف = مسند امام احمد ابن حنبل کی حدیث پاک ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور اس کو وہ جمع کرتا ہے، جس کو عقل نہ ہو اور اس پر وہ عداوت رکھتا ہے جس کو علم نہ ہو، اس پر وہ حسد کرتا ہے جس کو سمجھ نہ ہو، اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے وہ کوشش کرتا ہے جس کو (اپنے رب پر) یقین نہ ہو۔

☆ دنیا کا قیمتی ریشم، جنت کے رومال کا مقابلہ نہیں کرسکتا:

حدیث شریف = بخاری کتاب بدء الخلق میں حدیث نمبر 3249 نقل ہے۔ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں شام سے ریشمی کپڑا آیا۔ایسا کپڑا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اس لئے صحابہ کرام اٹھ اٹھ کر ہاتھ لگا کر اس کو دیکھنے لگے۔جب نبی پاک ﷺ نے یہ دیکھا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس کپڑے کو اس طرح دیکھ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کپڑے کو دیکھ کر تمہیں تعجب ہوا ہے اور کیا یہ کپڑا تمہیں پسند آرہا ہے؟ (میرے غلاموں سنو) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو رب کریم نے جنت میں جو رومال عطا فرمائے ہیں، وہ اس کپڑے سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔

سبحان اللہ! ہمارے آقا و مولا ﷺ نے اپنے اصحاب کی کیسی تربیت فرمائی، فوراً ان کی توجہ دنیا سے ہٹا کر آخرت کی ابدی نعمتوں کی طرف فرمادی اور یہ سبق عطا فرمایا کہ دنیا بے حقیقت ہے۔یہ دنیا ناپائیدار ہے۔اس دنیا کی لذتیں، اس کی نعمتیں اور جو کچھ اس میں ہے سب فانی ہے۔یہ دنیا دل لگانے کی چیز نہیں،

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبرت کی جاء ہے۔

☆میں دنیا میں مسافر کی طرح ہوں:

حدیث شریف = ترمذی شریف کتاب الزہد میں حدیث نمبر 2377 نقل ہے۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کونین کے تاجدار ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے۔جب اٹھے تو آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر چٹائی کے نشان تھے۔ہم نے عرض کی۔یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم آپ ﷺ کے لئے نرم بستر بچھا دیتے (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا سے کوئی غرض نہیں۔میں دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں، جو ایک درخت کے سائے میں (کچھ دیر) آرام کرتا ہے اور پھر کوچ کر جاتا ہے اور اس درخت کو چھوڑ دیتا ہے۔

☆دنیا حقیقت میں مسافر خانہ ہے:

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ بادشاہ وقت تھے۔ایک مرتبہ آپ شاہی لباس میں ملبوس بڑے کروفر کے ساتھ اپنے شاہی تخت پر بیٹھے تھے۔دربار سجا ہوا تھا کہ اچانک ایک فقیر بغیر اجازت لئے اندر داخل ہوتا ہے اور داخل ہو کر شاہی محل کی دیواروں اور اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر کہتا ہے: مسافر خانہ تو بہت اچھا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سارے درباری اس کو دیکھ رہے تھے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم بھی اس فقیر کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک آپ نے جلال کے عالم میں فرمایا: اے بندۂ خدا! تجھے شاہی دربار کے آداب نہیں معلوم؟ ایک تو بغیر اجازت محل میں داخل ہو گیا اور پھر میرے محل کو مسافر خانہ کہہ رہا ہے۔

یہ سن کر فقیر کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! ایک سوال کا جواب دیجئے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے فرمایا پوچھو، فقیر نے کہا: اچھا یہ بتایئے آپ سے پہلے اس محل میں کون تھا؟ حضرت ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: میرے والد محترم تھے۔ اچھا آپ کے والد سے پہلے اس محل میں کون تھا؟ حضرت ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا: میرے دادا تھے۔ اچھا آپ کے دادا سے پہلے اس محل میں کون تھا؟ حضرت ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا: میرے دادا کے والد تھے۔ فقیر کہنے لگا۔ اسی کو تو مسافر خانہ کہتے ہیں جہاں ہمیشہ کوئی رہتا ہی نہیں۔ ایک جاتا ہے، دوسرا آتا ہے۔ دوسرا جاتا ہے، تیسرا آتا ہے، تیسرا جاتا ہے، چوتھا آتا ہے۔ فقیر کی یہ بات سن کر حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ کے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ آپ نے تخت وتاج، مال ودولت کو ٹھوکر ماری اور رب تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو گئے۔

☆ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث شریف = مسلم شریف کتاب الجنۃ میں حدیث نمبر 7197 نقل ہے کہ حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس انگلی پر کتنا پانی لایا۔ اس حدیث کے حضرت یحیٰی نامی راوی نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

☆ دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو:

حدیث شریف = مسلم شریف کتاب الزہد میں حدیث نمبر 7430 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا (دنیا کے معاملے میں) اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والوں کو مت دیکھو، یہ تمہارے لئے بہترین نصیحت ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں نہ کھو بیٹھو۔

محترم حضرات! کتنی جامع حدیث ہے کونین کے تاجدار ﷺ نے جینے کا ڈھنگ ہمیں سکھا دیا کہ دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو، بنگلے والا، فلیٹ میں رہنے والوں کو دیکھے، فلیٹ والا چھوٹے مکان والے کو دیکھے، چھوٹے مکان والا جھونپڑی والے کو دیکھے، جھونپڑی والا اس کو دیکھے جو سڑکوں پر

http://t.me/Tehqeeqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھلے آسمان تلے سوتا ہے۔

ایک لاکھ روپے ماہانہ کمانے والا، پچاس ہزار کمانے والے کو دیکھے، پچاس ہزار والا پچیس ہزار والے کو دیکھے، پچیس ہزار والا پندرہ ہزار والے کو دیکھے اور پندرہ ہزار والا سات یا آٹھ ہزار کمانے والے کو دیکھے۔

کار میں سفر کرنے والا موٹر سائیکل والے کو دیکھے، موٹر سائیکل والا سائیکل والے کو دیکھے۔ سائیکل والا بسوں میں دشواری کے ساتھ سفر کرنے والے کو دیکھے۔ بسوں میں سفر کرنے والا پیدل سفر کرنے والے کو دیکھے، پیدل سفر کرنے والا دونوں ٹانگوں سے معذور شخص کو دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

مگر ہمارا حساب الٹا ہے۔ ہم اوپر والوں کو دیکھتے ہیں جس سے ہمارے دل میں دنیا کی محبت پیدا ہوتی ہے اور ناشکری بڑھتی چلی جاتی ہے۔

☆ دنیا کی کیفیت:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نجران سے آیا جس کی عمر دوسو سال تھی۔ آپ نے اس سے دنیا کی کیفیت پوچھی۔ اس نے عرض کیا کہ کچھ برس مصیبت میں کٹے اور کچھ آرام میں دن رات یونہی گزر جاتے ہیں۔ پیدا ہونے والے پیدا ہوجاتے ہیں، مرنے والے مرجاتے ہیں اور بچے پیدا نہ ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مخلوق تباہ ہو جائے اور اگر موت نہ آئے تو دنیا میں آبادی کی گنجائش نہ رہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا جو مانگتا ہے مانگ! اس نے عرض کیا کہ میری گزشتہ زندگی عطا کر دیں اور موت جو آنے والی ہے، اسے روک دیں۔ یہ سن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ اس نے عرض کی۔ اگر یہ نہیں مل سکتا تو پھر مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں۔

☆ اچھے اعمال کئے مگر دنیا کو بڑا جانا:

حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوں گے کہ تمام عمر روزہ رکھا ہوگا۔ تہجد پڑھی ہوگی، شب بیداری میں کبھی ناغہ نہ کیا ہوگا۔ صدقات اور خیرات کئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہوگا، جن چیزوں سے منع کیا، ان سے بچے ہوں گے مگر قیامت کے دن جب رب تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ انہوں نے اپنے نزدیک ایک چیز (دنیا) کو بڑا جانا، جس کو رب کائنات نے چھوٹا کیا تھا اور جس (آخرت) کو خدا نے بڑا کیا تھا، اس کو حقیر جانا۔ دیکھنا چاہیئے کہ ایسوں کا کیا حال ہوگا۔ ہم میں سے کون ہے جس کا یہ حال نہ ہو اور اس پر طرہ یہ ہے کہ سر پر گناہ کا انبار ہے۔

☆ ایمان افروز نصیحتیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض اکابرین کا قول ہے کہ لوگو! اچھے عمل کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، زندگی پر مت پھولو، دنیا کے طالب مت بنو اور نہ ہی اس کی طرف رغبت کرو، کیونکہ دنیا مکار ہے۔ پہلے مغالطہ دیتی ہے پھر آرزوؤں میں پھنساتی ہے۔ دنیا سے محبت کرنے والوں کے لئے دنیا خوبصورت ہے جیسے دلہن کا سجا ہوا چہرہ، سب کی نگاہ اس پر پڑتی ہے۔ تمام دل اسی کے عاشق ہوتے ہیں۔ بہت سے عاشقوں کو اس نے خاک میں ملایا اور جس نے دنیا پر اطمینان کیا، اس کو دنیا نے رسوائی اور ذلالت کا ذائقہ چکھایا

بھائیو! خواب غفلت سے جاگو اور بے ہوشی سے دور بھاگو۔ اس سے پہلے کہ لوگ تم سے کہیں کہ فلاں شخص بیمار ہے اور مرض شدید میں گرفتار ہے۔ کوئی دوا بتادو یا ڈاکٹر کو بلادو پھر تمہارے لئے آئیں مگر تم میں شفا کی امید نہ پائیں پھر یہ مشہور کریں کہ فلاں شخص نے وصیت کی اور اپنے مال کو یوں تقسیم کیا اور جس کے پاس سے اپنا لینا تھا، اس سے مال لیا۔

پھر لوگ کہیں گے کہ لو فلاں شخص کی زبان بند ہوگئی، نہ بھائیوں سے کچھ بولتا ہے، نہ ہمسایوں سے کچھ بولتا ہے، نہ کسی کو پہچانتا ہے اور نہ لب کھولتا ہے۔ اس کی پیشانی پر پسینہ آ گیا آہ! لذتوں کو غارت کرنے والی موت قریب ہے جس کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سخت ہے۔ زندہ آدمی کے جسم کو آرے اور قینچیوں سے کاٹا جائے تو اس کی تکلیف کم ہے موت کا ایک جھٹکا اس سے بھی شدید ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر شور اٹھا کر ارمانوں کا خون کر دینے والی موت نے اسے آ گھیرا ہے۔ روتے روتے لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ میرا بھائی چلا گیا، میرا لختِ جگر چلا گیا، میرا باپ چلا گیا، میرا شوہر چلا گیا، میرا جگری دوست چلا گیا، نماز جنازہ کا اعلان کر دو، جلدی غسل کروانے والے کو بلاؤ، تختۂ غسل منگوایا، کفن تیار کرو، جنازہ تیار کرو، پھر ہمارے بدن سے خوبصورت لباس اتروالیا جائے گا اور کفن پہنا دیا جائے گا اور جنازہ تیار کروا دیا جائے گا۔ نماز جنازہ کے بعد ہمارے ناز اٹھانے والے اپنے کاندھوں پر لاد کر ہمیں اندھیری قبر کی طرف لے جائیں گے، قبر تیار ہے کسی نے آواز دی، جلدی قبر میں اتارو، دیر مت کرو، ہائے دنیا کا نرم و نازک بستر پر لیٹنے والے کو فرش خاک پر لٹا دیا گیا۔ حسین و جمیل لباس پہننے والے کو کفن میں لپیٹ دیا گیا۔ ایئر کنڈیشن اور پنکھے کے بغیر نہ سونے والے کو اندھیری قبر میں سوئی کے ناکہ کے برابر بھی ہوا یا روشنی داخل ہونے کی جگہ نہیں، دفن کر دیا گیا۔ محبت کرنے والے زور زور سے آوازیں لگا رہے ہیں۔ ارے ادھر بھی مٹی ڈالو، ادھر بھی مٹی ڈالو۔ کوئی جگہ خالی مت چھوڑو۔ ہمیں اندھیری قبر میں چھوڑ کر تمام لوگ گھر لوٹ آئے۔

پھر منکر نکیر سوالات کے لئے ہیبت ناک شکل میں قبر کی دیوار چیرتے ہوئے داخل ہو کر جھنجوڑ کر اٹھا کر بٹھا دیں گے تو مردہ کف افسوس ملے گا ہائے! میں دھوکے میں تھا، میں نے فانی دنیا کو سب کچھ سمجھ لیا تھا، مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں کہ انسان کی اصل آنکھ قبر میں جا کر کھلتی ہے مگر اس وقت سب کچھ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اب وہ روئے گا، چلائے گا مگر ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔

غافل تجھے گھڑیال یہی دیتے ہیں منادی
خالق نے گھڑی عمر سے ایک اور گھٹا دی
ڈھلتا ہوا سایہ کہو یا خواب پریشان
کھاتے ہیں اس کا فریب، وہی جو کہ ہیں نادان

مومن کی دنیا صرف ایک وقت کی نماز ہے، جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور انتقال کے وقت نماز پڑھی جاتی ہے۔ بس اتنا سا وقت اذان سے نماز تک کا۔ باوجود اس کے سو برس کا سامان اکھٹا کرنے میں لگے رہنا حماقت ہے حماقت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی سمجھ اور دانشمندی نصیب فرمائے۔ دنیا کی محبت ہمارے دلوں سے نکال کر اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی لازوال محبت نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل اللہ کی
دنیا سے بے رغبتی

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَ نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ الاعلیٰ کی آخری آیات تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے۔

جو آیات میں نے خطبہ میں تلاوت کیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

ترجمہ: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بے شک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

تفسیر خازن میں امام خازن علیہ الرحمہ ان آیات کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، دنیا چونکہ ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کا کھانا، پینا، عورتیں، دنیا کی لذتیں اور اس کی رنگینیاں ہمیں جلد دے دی گئیں جبکہ آخرت ہماری نظروں سے غائب ہے، اس لئے جو چیز ہمیں جلد مل رہی ہے، ہم اسے پسند کرنے لگ گئے اور جو بعد میں ملے گی، اسے ہم نے چھوڑ دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ وہ اپنی سانسوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی اطاعت میں گزارے۔ یہی وہ کام ہے جو اہل اللہ نے کر کے دکھایا چنانچہ آپ کی خدمت میں اہل اللہ کی دنیا سے بے رغبتی بیان کرنے کی سعادت کروں گا۔

☆کونین کے تاجدار ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی:

حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الرقاق میں حدیث نمبر 6451 نقل ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے خوان (یعنی چھوٹی میز کی مثل اونچے دستر خوان) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ کبھی چپاتی (یعنی پتلی روٹی) کھائی، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الرقاق میں حدیث نمبر 6450 نقل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا ﷺ وصال فرما گئے تو ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جَو میری کٹھلیا میں تھی، میں ایک مدت تک اس سے کھاتی رہی پھر میں نے ان کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

محترم حضرات! یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی تھی کہ آپ نے کبھی دنیا جمع نہیں فرمائی بلکہ آخرت کو ہی سب کچھ سمجھا۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆حضرت نوح علیہ السلام اور دنیا سے بے رغبتی:

احیاء العلوم میں امام غزالی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ علیہ السلام کی عمر سب انبیاء سے زیادہ ہوئی۔ آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک مکان کے دو دروازے ہیں۔ ایک میں سے میں اندر گیا اور دوسرے سے نکل گیا۔

محترم حضرات! حضرت نوح علیہ السلام کا صرف تبلیغی دورانیہ ساڑھے نو سو برس تھا۔ آپ کی عمر کے متعلق مفسرین کا اختلاف ہے۔ کسی نے ایک ہزار سال لکھی۔ کسی نے گیارہ سو برس لکھی۔ اگر ایک ہزار سال بھی مان لی جائے تو بھی آپ علیہ السلام نے صرف اتنا وقت فرمایا کہ دو دروازے ہیں، ایک میں سے، میں اندر گیا اور دوسرے سے نکل گیا۔ یہ دنیا کی اوقات ہے۔

☆حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دنیا سے بے رغبتی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیاء کرام علیہم السلام میں وہ ہستی ہیں جنہوں نے دنیا سے اتنی دوری اختیار کی کہ نہ رہنے کو مکان بنایا، حتیٰ کہ ایک پانی پینے کا پیالہ آپ علیہ السلام کے پاس تھا۔ وہ بھی انہوں نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ یہ بھی دنیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔

چنانچہ امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر شدت سے مینہ پڑا اور بادل بھی زیادہ گرجا۔ آپ نے چاہا کہ کسی جگہ پناہ لینی چاہئے کہ دور سے ایک خیمہ نظر آیا۔ آپ اس کے پاس آئے۔ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی عورت موجود ہے۔ اس کو دیکھ کر آپ دوسری طرف تشریف لے گئے۔ ایک پہاڑ کے درہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ دیکھا تو اس درہ میں شیر ہے۔ آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اے مالک مولا! تو نے سب کا ٹھکانہ بنایا ہے، میرے لئے کوئی ٹھکانہ عطا فرما۔

رب تعالٰی نے فرمایا: اے عیسٰی علیہ السلام! تیرا ٹھکانہ میری رحمت ہے۔ قیامت کے دن تیرا نکاح سو حوروں سے کروں گا، جن کو میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے اور چار ہزار سال تک تیرے ولیمہ کی دعوت کھلاؤں گا جن میں سے ایک دن دنیا کی عمر کے برابر ہوگا اور ایک منادی کو حکم کروں گا کہ پکار! جتنے دنیا کے زاہد ہیں، چلو عیسٰی ابن مریم تارک الدنیا (دنیا کو چھوڑ دینے والے) کے ولیمہ میں شامل ہو جاؤ۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دنیا سے بے رغبتی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی پاک ﷺ نے اپنے غلاموں کی ایسی پیاری تربیت فرمائی کہ آپ ﷺ کے غلام بھی دنیا سے ایسے بے رغبت ہوئے کہ دنیا میں ان کی مثالیں دی جانے لگیں، چنانچہ نبی پاک ﷺ کے نائب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ، بیہقی شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ لوگ شہد ملا پانی لے آئے۔ جب آپ نے منہ لگایا تو بہت روئے، یہاں تک کہ سارے ساتھی بھی روئے اور سب رو روکر چپ ہو گئے مگر آپ روتے رہے۔ حتیٰ کہ لوگوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک دفعہ حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے دور ہو حالانکہ وہاں کوئی نہ تھا۔ میں نے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت دنیا مجسم ہو کر میرے سامنے آئی۔ میں نے اس سے کہا دور ہو۔ وہ پھر آئی اور مجھ سے کہنے لگی۔ آپ ﷺ مجھ سے بچے رہیں گے مگر آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ سکیں گے۔

☆ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دنیا سے بے رغبتی:

سیر اعلام والنبلاء پہلی جلد صفحہ نمبر 7 پر یہ واقعہ نقل ہے کہ دور فاروقی میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بنا دیا گیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ معائنہ کرنے کے لئے شام کے دورہ پر تشریف لائے۔ دورہ کے دوران ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ، میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائی کا گھر دیکھوں، جہاں تم رہتے ہو۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین! آپ میرے گھر کو دیکھیں گے تو صرف اور صرف آنکھوں سے آنسو بہائیں گے، اس کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بے حد اصرار پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، امیر المومنین کو لے کر چلے۔ شہر کے اندر سے گزر رہے تھے۔ جاتے جاتے جب شہر کی آبادی ختم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بس اب تو قریب ہے۔ چنانچہ پورا دمشق شہر جو دنیا کے مال واسباب سے جگ مگ کر رہا تھا، گزر گیا تو آخر میں لے جا کر کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایک جھونپڑا دکھایا اور کہا: اے امیر المومنین! میں اس میں رہتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داخل ہوئے تو چاروں طرف نظریں گھما کر دیکھا تو وہاں سوائے ایک مصلے کے کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے ابوعبیدہ! تم اس میں رہتے ہو؟ یہاں تو کوئی ساز و سامان، کوئی برتن، کوئی کھانے پینے اور سونے کا انتظام کچھ بھی نہیں ہے، تم یہاں کیسے رہتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ امیر المومنین! الحمدللہ میری ضرورت کے سارے سامان میسر ہیں۔ یہ مصلیٰ ہے اس پر نماز پڑھ لیتا ہوں اور رات کو اس پر سو جاتا ہوں اور پھر اپنا ہاتھ اوپر چھپر کی طرف بڑھایا اور وہاں سے ایک پیالہ نکالا، جو نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ پیالہ نکال کر دکھایا کہ امیر المومنین! برتن یہ ہے، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب اس برتن کو دیکھا تو اس میں پانی بھرا ہوا تھا اور سوکھی روٹی کے ٹکڑے بھیگے ہوئے تھے اور پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المومنین! میں دن رات تو حکومت کے سرکاری کاموں میں مصروف رہتا ہوں۔ کھانے وغیرہ کے انتظام کرنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ ایک خاتون میرے لئے دو تین دن کی روٹی ایک وقت میں پکا دیتی ہے، میں اس روٹی کو رکھ لیتا ہوں اور جب وہ سوکھ جاتی ہے تو میں اس کو پانی میں ڈبو دیتا ہوں اور رات کو سوتے وقت کھا لیتا ہوں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ حالت دیکھی تو آنکھوں میں آنسو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آ گئے۔حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میں تو آپ سے پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ میرا مکان دیکھنے کے بعد آپ کو آنسو بہانے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ! اس دنیا کی ریل پیل نے ہم سب کو بدل دیا مگر خدا تعالیٰ کی قسم! تم ویسے ہی ہو جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے، اس دنیا نے تم پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔

محترم حضرات! یہ اصحاب رسول تھے جن کے قدموں میں دنیا ذلیل ہوکر آئی لیکن دنیا کی محبت کو دل میں جگہ نہیں دی۔حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ گورنر شام ہونے کے باوجود انہوں نے کوئی شاہی بستر اور شاہی کھانا استعمال نہیں کیا۔

☆حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ اور دنیا سے بے رغبتی:

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ کا جب دل محبت الٰہی کی طرف پھرا تو آپ نے تخت وتاج، سونے اور چاندی کو ٹھوکر مار کر فقیری اختیار کر لی۔اپنا شاہی لباس اتار کر چرواہے کو پہنا کر اس کا لباس آپ نے پہن لیا اور دل سے دنیا کی محبت کو نکال کر پھینک دیا اور دل کو محبت الٰہیہ کا آ بگینہ بنا دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دن آپ اپنی پھٹی ہوئی گدڑی دریا کے کنارے پر بیٹھ کر سی رہے تھے کہ اچانک ایک سپاہی دریا کے کنارے پر آیا اور آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا۔ کافی دیر بعد آپ سے کہنے لگا کہ اگر میں بھول نہیں رہا تو آپ ہماری سلطنت کے بادشاہ ابراہیم بن ادھم لگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں بادشاہ تھا۔ اب میں نے تخت وتاج کو ٹھوکر ماردی ہے۔ سپاہی کہنے لگا: اتنی شاندار حکومت آپ نے کیوں چھوڑی؟

آپ نے سپاہی کی بات سن کر اپنی سوئی دریا میں پھینک دی اور پھر دریا سے فرمایا: میری سوئی مجھے واپس کرو، بس آپ کا یہ کہنا تھا کہ دریا کی ہر مچھلی اپنے منہ میں سونے کی سوئی لے کر نمودار ہوئی۔ یہ دیکھ کر آپ نے جلال میں فرمایا کہ اس سونے کو تو میں ٹھوکر مار کر آیا ہوں۔ مجھے میری سوئی چاہیے۔ اتنا کہنا تھا کہ ایک مچھلی آپ کی اصلی سوئی اپنے منہ میں لئے نمودار ہوئی۔ آپ نے وہ سوئی لیتے ہوئے اس سپاہی سے فرمایا دیکھ! جب میں بادشاہ تھا۔ صرف اور صرف رعایا پر میرا حکم چلتا تھا۔ آج میں نے دنیا کو ترک کر کے فقیری اختیار کی تو دریا کی مچھلیوں پر بھی میری حکومت ہے۔ اب بتا یہ بادشاہت اچھی یا وہ بادشاہت اچھی؟

یہ سن کر سپاہی کہنے لگا: حضور! یہ حکومت اچھی ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ اور دنیا سے بے رغبتی:

حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ کے نائب حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ کا صوفیاء میں بہت بڑا مقام ہے۔ آپ کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی دور دور تک چرچے تھے۔ دنیا سے بے رغبتی اور یادالٰہی میں محو رہنا آپ کی عادت میں شامل تھا۔ آپ کے پاس ایک کنیز تھی جو ہمہ وقت آپ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنی کنیز سے فرمایا: میری کنیز کہاں ہے؟ میری کنیز کہاں ہے؟ کنیز بڑی حیران ہوئی۔ حضور! میں ایک سال نہیں، دو سال نہیں بلکہ پانچ سال سے زیادہ ہو گئے آپ کی خدمت کر رہی ہوں۔ آج آپ مجھ سے ہی فرما رہے ہیں کہ میری کنیز کہاں ہے؟ یہ سن کر حضرت حبیب عجمی فرمانے لگے کہ مجھ پر دس سال ایسے گزرے ہیں کہ مجھے سوائے خدائے رحمٰن کے کسی غیر کا خیال بھی نہیں آیا۔

محترم حضرات! حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ نے دنیا سے کیسی بے رغبتی اختیار کر رکھی تھی کہ دس سال تک سوائے خدا کے کسی کا خیال تک نہ آیا اور ایک ہم گناہگار ہیں جو دس منٹ کی نماز میں اپنے خیالات پر کنٹرول نہیں کر سکتے۔ ان دس منٹوں میں بھی ہم اپنے آپ کو یادالٰہی میں مگن نہیں رکھ سکتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ اور دنیا سے بے رغبتی:

حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ کا شمار امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے صوفی شاگردوں میں ہوتا ہے۔ آپ کو اپنے والد کے ترکے میں ایک چھوٹا سا مکان ملا۔ آپ نے ساری زندگی اس ٹوٹے پھوٹے مکان میں گزار دی۔ مکان کے اندر ایک مخصوص جگہ پر آپ ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے گھر آیا اور جوں ہی اس کی نظر آپ کے مصلے کے اوپر کی چھت پر پڑی دیکھ کر چونک گیا کہ کسی وقت بھی یہ ٹوٹی پھوٹی چھت گر سکتی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ فرمانے لگے کہ میں تو دس برس سے اپنے رب کی یاد میں ایسا مگن ہوں کہ دس برسوں میں کبھی بھی میں نے اپنی نظر اوپر اٹھا کر چھت کو دیکھا ہی نہیں۔

☆ روٹی کو پانی میں ڈبو کر کھاتے:

حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ کی عادت تھی کہ آپ روٹی چبا کر نہیں بلکہ روٹی کو پانی میں ڈبو کر کھاتے تھے۔ کسی نے اس میں حکمت پوچھی تو آپ فرمانے لگے کہ جتنا وقت روٹی چبا کر کھانے میں لگتا ہے۔ اتنی دیر میں، میں قرآن مجید کی چالیس آیات تلاوت کر لیتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ کسی نے انواع واقسام کے کھانے تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ یہ سوچ کر کہ آپ روٹی کو پانی میں ڈبو کر کھاتے ہیں۔ آج آپ کو اچھا کھانا کھلایا جائے، چنانچہ جب وہ انواع واقسام کا کھانا آپ کی خدمت میں رکھا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ سامنے غریب بستی میں دو بچے رہتے ہیں۔ انہیں بلا کر لے آؤ۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ غریب بستی سے دو بچوں کو لایا گیا، جب وہ بچے حاضر ہوئے تو آپ نے وہ سارا کھانا ان غریب بچون کو کھلا دیا۔ وہ بچے کھانا کھا کر خوش ہو کر چلے گئے، لیکن جو شخص کھانا آپ کے لئے تیار کر کے لایا تھا، اسے بہت افسوس ہوا اور وہ عرض کرنے لگا: یہ آپ نے کیا کیا۔ میں تو آپ کے لئے لایا تھا، یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: اے بندۂ خدا! دیکھ اگر یہ کھانا میں کھاتا تو غلاظت بن کر بیت الخلاء میں نکل جاتا، میں نے تیرا کھانا غریب بچوں کو کھلا دیا لہذا تیرا کھانا بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو چکا ہے۔

☆ وصال کے بعد دوڑتے ہوئے دیکھا:

ایک رات ایک شخص نے حضرت داؤد طائی کو بڑی تیزی سے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ اس نے خواب میں ہی حیرت سے پوچھا کہ حضور! کیا معاملہ ہے۔ کیوں دوڑ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابھی ابھی قید خانے سے آزاد ہوا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے تیزی سے دوڑ رہا ہوں کہ کہیں دوبارہ پکڑ کر قید خانے میں نہ ڈال دیا جائے۔

اس شخص کی جب صبح آنکھ کھلی تو ایک شور مچا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے کامل ولی حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا ہے۔

☆حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ اور دنیا سے بے رغبتی:

حضور داتا صاحب علیہ الرحمہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں نقل فرماتے ہیں۔حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ کسی لڑکی کے عشق میں مبتلا تھے۔ایک مرتبہ ساری رات اس لڑکی کے گھر کے سامنے گزار دی۔جب صبح ہوئی تو ضمیر نے ملامت کی : اے ابن مبارک ! تجھے کیا ہو گیا ہے۔عشق مجازی میں اپنے رب کو بھول گیا۔آپ نے دوسرے ہی لمحے سچی توبہ کی۔دنیا کو ٹھوکر ماری اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بیٹھنے لگے۔روزانہ علم حاصل کرنے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی درسگاہ میں جایا کرتے تھے اور پھر گھر تشریف لے آتے۔

ایک دن واپس گھر لوٹنے میں تاخیر ہوگئی۔آپ کی والدہ گھر پر انتظار

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کررہی تھیں کہ بیٹا اب تک گھر کیوں نہیں آیا۔ بالاخر جب کافی دیر ہوگئی تو والدہ آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلیں، کسی طالب علم نے بتایا کہ وہ تو درسگاہ سے جاچکے ہیں۔ ہاں راستے میں ایک باغ ہے جہاں کبھی کبھی وہ تشریف لے جاتے ہیں چنانچہ والدہ اس باغ میں پہنچیں اور عجیب منظر دیکھا کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ بڑے سکون سے درخت کے نیچے سورہے ہیں اور خطرناک سانپ گل ریحان کی ٹہنی اپنے منہ میں لئے آپ کے اوپر سے مکھیاں جھل رہاہے۔ والدہ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

محترم حضرات! جولوگ اپنے رب کی محبت میں دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں، انہیں ایسا ہی مقام ملتا ہے اور یہی نہیں بلکہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ عجیب کیفیت میں راستے سے گزرر ہے تھے کہ سامنے سے ایک نابینا کو آتا ہوا دیکھا۔ آپ نے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے؟ نابینا عرض کرنے لگا: اندھا کیا مانگے گا دو آنکھیں۔ بس یہ سن کر حضرت عبداللہ ابن مبارک نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے۔ ہاتھ بعد میں نیچے آئے، پہلے اس نابینا کو آنکھوں کی روشنی عطا کردی گئی۔

☆ حضرت رابعہ بصری اور دنیا سے بے رغبتی:

حضرت رابعہ بصری کا دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ آپ ہمہ وقت یاد الٰہی میں محو رہتیں حتیٰ کہ رات کے وقت روزانہ ایک ہزار نوافل پڑھا کرتی تھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ رات کو نوافل پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر بستر پر لیٹیں کہ اچانک ایک چور دیوار پھلانگتے ہوئے آپ کے گھر میں داخل ہوگیا۔ آپ سورہی تھیں اس چور نے سارا سامان باندھ لیا تاکہ چوری کر کے لے جائے۔ سارا سامان باندھ کر جیسے ہی اٹھانے لگا، وہ اندھا ہوگیا۔ اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ ڈر کے مارے اس نے سامان دوبارہ رکھ دیا۔ سامان رکھنا تھا کہ دوبارہ آنکھوں میں روشنی آ گئی۔ اس نے دوبارہ سامان اٹھایا، سامان اٹھاتے ہی پھر نابینا ہوگیا۔ دو تین مرتبہ ایسی ہی کیفیت رہی۔ اتنے میں غیب سے ایک آواز ائی۔ اے چور! سامان چھوڑ دے اور چلا جا۔ ایک دوست سو رہا ہے تو کیا ہوا دوسرا دوست کبھی نہیں سوتا، نہ اسے اونگھ آتی ہے، نہ نیند آتی ہے، یہ آواز سن کر چور سامان چھوڑ کر چلا گیا۔

محترم حضرات! اللہ والے دنیا کو ٹھوکر مارتے ہیں تو انہیں یہ انعام دیا جاتا ہے کہ کائنات میں ان کا سکہ چلتا ہے۔ کائنات کی ہر ہر شے پر ان کا حکم نافذ ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ رب تعالیٰ بھی ان کی زبان کی لاج رکھتا ہے۔ صوفیاء اس قدر دنیا کی محبت سے دور تھے کہ وہ دنیا کا ذکر کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔

☆ جس سے محبت ہوتی ہے، اس کا ذکر کیا جاتا ہے:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صوفیاء فرماتے ہیں کہ دنیا کا تذکرہ بھی نہ کرو کیونکہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے، وہ اس کا ذکر کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ کی مجلس میں کبھی دنیاوی بات نہ ہوتی تھی، ہمیشہ آخرت اور دین کا ذکر ہوتا تھا۔

ان کا مطمع نظر یہ تھا کہ جس طرح پانی کشتی سے باہر اچھا، کشتی کے اندر نقصان دہ ہے۔ اسی طرح دنیا میں رہو، دنیا تم میں نہ رہے، یعنی اس کی محبت تمہارے دل میں نہ آنے پائے۔

☆ دنیا ذلیل ہے اور ذلیلوں کو دی گئی ہے:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ملفوظات میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔

حدیث شریف = اگر دنیا کی قدر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو ایک گھونٹ اس میں کافر کو نہ دیتا، دنیا ذلیل ہے، ذلیلوں کو دی گئی ہے۔ جب سے اسے بنایا ہے، کبھی اس کی طرف نظر نہ فرمائی، دنیا کی روحانیت آسمان و زمین کے درمیان جو (فضا) میں معلق ہے، فریاد و زاری کرتی ہے اور کہتی ہے، اے میرے رب! تو مجھ سے کیوں ناراض ہے، مدتوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے، چپ خبیثہ!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنے ملفوظات میں مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا میں سونے چاندی سے محبت رکھتے ہیں، قیامت کے دن پکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمنوں سے محبت رکھتے تھے، رب تعالیٰ دنیا کو اپنے محبوب سے ایسا دور فرماتا ہے جیسے بلاشبہ بچے کو نقصان دہ چیزوں سے ماں دور رکھتی ہے۔

انسان دنیا میں کمانے آیا ہے، کھانے نہیں آیا، بیج بونے آیا ہے، کاٹنے نہیں آیا...... پودا لگانے آیا ہے، پھل کھانے نہیں...... کام کرنے آیا ہے، آرام کرنے نہیں آیا...... اہل اسلام پر روشن ہے کہ انسان دنیا میں، دنیا کمانے نہیں بھیجا گیا، دنیا مزرع (کھیتی) ہے اور آج کا بویا کل ملے گا...... مبارک ہے وہ دل کہ طلب دنیا میں دین و عقبیٰ سے غافل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی سوچ کا حامل بنائے، دنیا میں رہ کر دنیا سے نفرت کرنے والا بنائے، دنیا کی محبت نکال کر اپنے محبوب ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہ رمضان کی فضیلت واہمیت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمدوصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ سے آیت نمبر 183 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہلال رمضان کیا نظر آتا ہے، پوری کائنات رحمت و بہجت اور نور ونکہت کی چادر اوڑھ لیتی ہے۔فضائیں آسمان سے دم بدم اترتے فرشتوں کے نور سے منور ہوجاتی ہیں۔انسانوں کے دشمن شیاطین زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں۔بدی کی قوتیں دم توڑنے لگتی ہیں اور نیکی بڑی تیزی سے پروان چڑھتی ہے۔

رمضان خالق اور مخلوق کے ٹوٹے رشتوں کو جوڑنے کا مہینہ ہے۔رمضان عابد اور معبود کے پوشیدہ تعلق کو مضبوط تر کرنے کا مہینہ ہے۔رمضان سست گاموں کو تیز گام کرنے کا مہینہ ہے۔رمضان نور قرآن سے سینوں کو آباد کرنے کا مہینہ ہے۔رمضان دامن دل کو اجلا کر لینے کا مہینہ ہے۔رمضان نفس کو مٹانے اور روح کو جلانے کا مہینہ ہے۔

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی۔ اپنے محبوب ﷺ کو دیگر انبیاء و رسل پر فضیلت عطا فرمائی۔حرمین شریفین کو دیگر مساجدوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ جمعہ کے دن کو دیگر ایام پر فضیلت عطا فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اُمّت محمدیہ پر فضیلت عطا فرمائی۔حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیگر ملائکہ پر فضیلت عطا فرمائی۔قرآن مجید کو دیگر کتب سماویہ پر فضیلت عطا فرمائی۔اصحاب کہف کے کتے کو دیگر کتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سلیمان علیہ السلام سے مکالمہ کرنے والی چیونٹی کو دیگر چیونٹیوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو دیگر اونٹنیوں پر فضیلت حاصل ہے۔ زم زم شریف کو دنیا کے دیگر پانیوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اُمّت محمدیہ کو دیگر اُمّتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ شب قدر کو دیگر تمام راتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ نماز تہجد کو دیگر نفل نمازوں پر فضیلت عطا فرمائی اور ماہ رمضان کو تمام مہینوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

☆ لفظ رمضان کے معنی:

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں: رمضان رمض بمعنیٰ (جل گیا) سے مشتق ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: رمضان کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گناہوں کو رمض کر دیتا ہے، یعنی جلا دیتا ہے۔

☆ روزہ کی فرضیت:

روزہ دس (10) شعبان 2ھ میں فرض ہوا۔ ماہ رمضان کے روزے ہر عاقل، بالغ، مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆استقبال ماہِ رمضان:

صحیح ابن خزیمہ جلد 3 صفحہ نمبر 191 پر یہ حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ماہ شعبان کے آخری دن بیان فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا برکت والا مہینہ آنے والا ہے۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (ماہ مبارک) کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے۔ رات کے قیام کو تمہارے لئے ثواب بنایا، جو اس ماہ میں نفل ادا کرے، اسے فرض ادا کرنے کا ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور کسی دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔

یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ مؤاسات (یعنی غم خواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کو افطار کروائے، اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا، جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا، بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں کچھ کمی ہو۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزہ افطار کروائے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب (تو) اس (شخص) کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے۔

یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول (ابتدائی دس دن) رحمت ہے اور اس کا اوسط (یعنی درمیانی دس دن) مغفرت ہے اور آخر (آخری دس دن) جہنم سے آزادی ہے۔

جو اپنے غلام (ملازم و نوکر) پر اس مہینے میں تخفیف کرے (کام کم لے) اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ اس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔

1۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا۔

2۔ استغفار کرنا

3۔ اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرو۔

4۔ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی دوسری جلد صفحہ نمبر 236 پر فرماتے ہیں کہ:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

1۔کعبہ معظّمہ مسلمانوں کو اپنے پاس بلا کر عطا کرتا ہے جبکہ ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہمان مہینہ ہے۔خود ہمارے پاس آ کر ہمیں فیض دیتا ہے۔گویا کعبہ معظّمہ کنواں ہے اور ماہ رمضان بارش ہے یعنی جس طرح سیراب ہونے کے لئے کنویں کے پاس جانا پڑتا ہے۔اسی طرح سیراب ہونے کے لئے کعبہ معظّمہ جانا پڑتا ہے مگر ماہ رمضان کے قربان جایئے وہ تو بارش کی طرح خود اُمّت محمد یہ پر چھما چھم رحمتیں برساتا رہتا ہے۔

2۔ہر مہینہ میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت ہوتی ہے مثلا بقر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج ،محرم کی دس تاریخ افضل، رجب میں ستائیسویں شب اور ماہ شعبان میں صرف پندرہویں شب عبادت کے لئے خاص ہے مگر قربان جایئے ماہ رمضان کے کہ اس میں ہر دن، ہر رات، ہر گھڑی اور ہر ہر لمحہ عبادت ہوتی ہے۔روزہ عبادت، افطار عبادت، افطار کے بعد تراویح کا انتظار عبادت، تراویح پڑھ کر سحری کے انتظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا عبادت، الغرض کہ ہر آن میں رب تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے۔

3۔رمضان ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پرزہ بنا کر قیمتی بنا دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر استعمال کے لائق بنا دیتی ہے۔ایسے ہی ماہ رمضان گنہ گاروں کو پاک و صاف کرتا ہے اور نیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کے درجے بڑھاتا ہے۔

4۔جو ماہ رمضان میں مرجائے، اس سے سوالات قبر بھی نہیں ہوتے۔

5۔رمضان کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔

☆ اُمّت محمدیہ کو پانچ چیزیں عطا کی گئیں:

الترغیب والترہیب میں حدیث پاک ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

1۔پہلی یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ (میری اُمّت کی طرف) نظر رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمائے، اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔

2۔دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

3۔تیسرے یہ کہ فرشتے ہر رات اور دن ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

4۔چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔میرے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(نیک) بندوں کے لئے مزین (یعنی آراستہ) ہوجا۔عنقریب وہ دنیا کی مشقتیں اٹھا کر میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔

5۔ پانچواں یہ کہ جب ماہ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ لیلۃ القدر ہے۔ ارشاد فرمایا: نہیں! کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہوجاتے ہیں تو انہیں اجرت (مزدوری) دی جاتی ہے (یعنی مغفرت پورے ماہ کی عبادت کے بدلہ دی جاتی ہے جبکہ شب قدر کی برکتیں اس کے علاوہ ہیں)

☆ ماہ رمضان میں اجر بڑھادیا جاتا ہے:

شعب الایمان تیسری جلد صفحہ نمبر 314 پر حدیث پاک نقل ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخر رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ اس ماہ مبارک کی کسی بھی رات نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدے کے عوض (یعنی بدلہ میں) اس کے لئے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بناتا ہے،

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے پٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یاقوت سرخ جڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مہینے کے آخر دن تک اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لئے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ دن اور رات میں جب بھی دو سجدے کرتا ہے۔ اس پر سجدہ کے عوض (بدلے) اسے (جنت میں) ایسا درخت عطا کیا جائے گا کہ اس کے سائے میں گھوڑے سوار پانچ سو برس چلتا رہے۔

http://t.me/Tehqiqat

☆ افطار کے وقت اور جمعہ کی ہر ہر گھڑی میں مغفرت:

کنز العمال شریف آٹھویں جلد صفحہ نمبر 223 پر حدیث پاک نقل ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے، جن پر گناہوں کے سبب جہنم واجب ہو چکا تھا نیز شب جمعہ اور روز جمعہ کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔

☆ بھلائی ہی بھلائی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تنبیہ الغافلین صفحہ نمبر 321 پر نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے۔اس مہینہ کوخوش آمدید ہے جوہمیں پاک کرنے والا ہے۔پورا رمضان خیرہی خیر ہے۔دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام،اس مہینہ میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔

اسی تنبیہ الغافلین میں مولاعلی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل ہے۔آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔اگراللہ تعالیٰ کو اُمّت محمدی پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو ماہ رمضان اورسورۂ اخلاص عطا نہ فرماتا۔

☆اجروثواب بڑھادیا جاتا ہے:

تفسیر دُرِّ منثور پہلی جلد صفحہ نمبر 454 پر نقل ہے کہ حضرت امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ماہ رمضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہ رمضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (سبحان اللہ) کہنا اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے اور ماہ رمضان میں ایک رکعت پڑھنا غیر رمضان کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ! جنہیں رمضان شریف کی برکتوں سے مستفید ہونے کا شرف ملتا ہے۔وہ جسم جہنم کی آگ سے آزاد ہیں جو اپنے رب کی رضا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے بھوک و پیاس برداشت کرتے ہیں۔قابل رشک ہیں وہ آنکھیں جو یاد الٰہی میں آنسو بہاتی ہیں،قابل تحسین ہیں وہ پیشانیاں جو مالک کے حضور سجدہ ریز رہتی ہیں۔قابل محبت ہیں وہ دل جو فراق محبوب میں تڑپتے ہیں اور وصال یار کے مزے لیتے ہیں۔

لفظ رمضان پانچ حروف سے بنا ہے۔اس کی ''ر'' ریاضت ''م'' سے محبت ''ض'' ضمانت ''الف'' اطاعت واستقامت اور ''ن'' نجات کی علامت ہے۔

''ر'' سے مراد وہ ریاضت اور مشقت ہے جو روزہ دار صبح سے شام تک بھوک اور پیاس کی صورت میں برداشت کرتا ہے۔''م'' سے مراد محبت خدا و مصطفی ﷺ ہے۔''ض'' ضمانت،''الف'' اطاعت واستقامت اور ''ن'' نجات کی علامت ہے۔

جو لوگ اس ماہ مبارک میں اپنے رب کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں،حقیقت میں انہوں نے ماہ رمضان کی حقیقی برکتوں کو پا لیا۔

مگر بدنصیب لوگ اس ماہ مبارک کو بھی فضولیات اور غفلت میں گزار دیتے ہیں۔وہ ماہ رمضان اور عام مہینوں میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔وہ لوگ اس مقدس مہینوں کو بھی ساری رات خوش گپیوں،کرکٹ اور دیگر کھیلوں میں گزار دیتے ہیں۔ وہ ماہ رمضان کو بھی ٹیلی وژن پر بے ہودہ پروگراموں کو دیکھنے میں گزا دیتے ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں ماہ رمضان میں فرائض، واجبات اور سنت موکدہ کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ اپنا بہت بڑا نقصان کرر ہے ہیں۔ جب ان کی سانس بند ہوگی، اس وقت انہیں افسوس ہوگا کہ ہائے! ہم غافل رہے۔اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ آئے، خدارا! جاگ جاؤ اور ماہ رمضان کو راضی کر کے جنت کو اپنا ٹھکانہ بنالو۔ اب بھی وقت ہے۔ کچھ سنبھل جاؤ، ہوسکتا ہے یہ ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماہ رمضان کی قدرومنزلت سمجھنے اور اس ماہ کو خوب عبادت میں گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزے کی

فضیلت واہمیت

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوۡلَانَا الۡعَظِيۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِيُّ الۡكَرِيۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيۡنَ وَالشَّاكِرِيۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ

http://t.me/Tehqiqat

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ سے آیت نمبر 183 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزہ دس شعبان 2ھ میں فرض ہوا۔ روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے جو کہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے جو اس فرض کا انکار کرے یا اس کا مذاق اڑائے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

روزہ کے معنی رکنا ہے یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک جان بوجھ کر کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ تقویٰ اور پرہیز گاری عطا کرتا ہے جیسا کہ خطبہ میں پڑھی گئی آیت سے واضح ہو رہا ہے "**لعلکم تتقون**" تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ مطلب یہ کہ روزہ دار اپنے گھر میں چھپ کر یا کہیں اور چھپ کر کھا پی سکتا ہے مگر نہیں کھاتا نہ پیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ یہی احساس روزہ ہر معاملے میں پیدا کروانا چاہتا ہے کہ اے بندے! تو جب روزے کی حالت میں حلال طیب چیزیں اپنے رب کی محبت میں کھانا ترک کر دیتا ہے تو پھر زندگی کے ہر موڑ پر ناجائز اور حرام کام کیوں کرتا ہے؟ جب بھی تو ناجائز اور حرام کام کی طرف بڑھے تو یہ تصور قائم کرلے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر دیکھنا جب تیرے ذہن میں یہ تصور قائم ہو جائے گا تو، تو کبھی بھی نافرمانی والے کاموں کی طرف نہیں بڑھے گا۔

☆ روزہ فرض ہونا یادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام میں اکثر اعمال کسی نہ کسی روح پرور واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پنج گانہ نماز بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی یاد ہے۔ چنانچہ طحاوی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔

طحاوی شریف میں حدیث نمبر 966 ہے۔ حضرت ابو عبدالرحمن، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ علیہ السلام نے دو رکعتیں پڑھیں۔ یہ (اُمّت محمدی کے لئے) فجر کی نماز ہوگئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظہر کے وقت پیش کی (قربانی مقبول ہوئی تو) آپ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ یہ (اُمّت محمدی کے لئے) ظہر کی نماز ہوگئی۔ حضرت عزیر علیہ السلام (پر نیند طاری فرمائی گئی) بیدار کر کے پوچھا۔ آپ کتنا عرصہ سوئے۔ انہوں نے عرض کی۔ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے اور چار رکعتیں پڑھی۔ یہ (اُمّت محمدی کے لئے) عصر کی نماز ہوگئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہوئے، جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے یہ (اُمّت محمدی) کے لئے مغرب کی نماز ہوگئی اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے آقا و مولا ﷺ نے ادا فرمائی (یعنی نماز عشاء حضور ﷺ کی یاد ہے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محترم حضرات! اس کے علاوہ صفا اور مروہ کی سعی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا دوڑیں۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس یاد کو باقی رکھنے کے لئے اُمّت محمدی کے ہر عمرہ کرنے والے پر صفا و مروہ کی سعی کو واجب قرار دے دیا۔

ایسی کئی مثالیں ہیں۔ الغرض کہ ایام رمضان میں سے کچھ دن ہمارے آقا و مولا ﷺ نے غار حرا میں گزارے تھے۔ اس دوران آپ دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذکر اللہ میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ماہ رمضان کے روزے فرض کئے تا کہ اس کے محبوب ﷺ کی ادا ہمیشہ زندہ رہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے روزے:

کنز العمال آٹھویں جلد صفحہ نمبر 258 پر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہر ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھتے تھے۔

آج بھی صوفیاء کا معمول ہے کہ وہ ایام بیض یعنی ہر اسلامی مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام (عیدین) کے علاوہ ہمیشہ روزہ دار رہتے تھے۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اسے صوم داؤدی کہا جاتا ہے۔

کنز العمال آٹھویں جلد صفحہ نمبر 304 پر ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی پورے مہینے میں نو دن) روزے رکھا کرتے تھے۔

اب آپ کی خدمت میں روزہ رکھنے کے فضائل احادیث کی روشنی میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا تا کہ فضائل و برکات سن کر آپ کا حوصلہ بلند ہو اور روزے رکھنے کا خوب ذوق وشوق پیدا ہو۔

☆ حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث پاک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزہ کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت،

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزہ دار کے منہ کی بوحق تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

☆ حدیث شریف = صحیح بخاری کی حدیث نمبر 3257 ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازہ کا نام رَیَّان ہے۔اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔

☆ حدیث شریف = صحیح بخاری میں حدیث نمبر 2009 ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا۔اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ حدیث شریف = مسند امام احمد بن حنبل میں حدیث نمبر 6637 ہے کہ رسول محتشم ﷺ فرماتے ہیں۔ روزہ اور قرآن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا، اے رب! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔قرآن کہے گا: اے رب! میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول کر، دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

☆ حدیث شریف = مسند ابی یعلی میں حدیث نمبر 6104 ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی نے ایک دن نفلی روزہ رکھا اور زمین بھر اسے سونا دیا جائے، جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا۔

جب نفل روزہ رکھنے کی اتنی فضیلت ہے تو فرض روزے کا اجر کتنا ہوگا۔

☆ حدیث شریف = ابن ماجہ میں حدیث نمبر 1745 ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ہر شے کے لئے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔

☆ حدیث شریف = سنن نسائی کتاب الصوم میں حدیث نمبر 21 ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت، عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے! فرمایا روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ میں نے عرض کی۔ مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے؟ ارشاد فرمایا: روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔انہوں نے پھر وہی عرض کی، وہی جواب ارشاد ہوا۔

http://t.me/Tehqiqat

☆ حدیث شریف = صحیح مسلم کتاب الصوم حدیث نمبر 1153 ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرمادے گا۔

☆روزے سے صحت ملتی ہے:

شعب الایمان تیسری جلد صفحہ نمبر 412 پر حدیث پاک ہے کہ مولا علی رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رضا کے لئے ایک روزہ رکھتا ہے تو میں اس کے جسم کو صحت بھی عطا فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اجر دوں گا۔

☆ حالت روزہ میں انتقال ہونے پر ثواب:

کنز العمال شریف آٹھویں جلد صفحہ نمبر 213 پر نقل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس کا روزہ کی حالت میں انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

☆ وقت افطار دعا قبول ہوتی ہے:

الترغیب والترہیب میں حدیث پاک ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک روزہ دار کے لئے افطار کے وقت ایک ایسی دعا ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

محترم حضرات! کتنا بابرکت موقع ہوتا ہے افطار کے وقت کہ بندہ اپنے رب سے جو بھی مانگے، اسے دیا جاتا ہے، خالی نہیں لوٹایا جاتا مگر افسوس کہ ہم

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افطار کے وقت فروٹ اور شربت کے چکر میں ایسے گم ہوتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب سے مانگنا بھی یاد نہیں رہتا۔ ایسا قبولیت کا سنہری موقع ہم چھوڑ دیتے ہیں، غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ ہمیں تو چاہئے کہ ہم افطار سے دس منٹ قبل وضو کر کے دستر خوان پر بیٹھ جائیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں تا کہ ہماری جھولی بھی گوہر مراد سے بھر جائے۔

محترم حضرات! آپ نے روزہ رکھنے کی فضیلت سماعت فرمائی۔ کس قدر برکتیں ہیں روزہ رکھنے کی، روزہ بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے۔ یاد رہے روزہ صرف بھوکا، پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ روزہ ہر گناہ سے بچنے کا نام ہے۔

☆بعض روزہ دار صرف بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں کر سکتے:

مستدرک کتاب الصوم میں حدیث نمبر 1571 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ بہت سارے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں، ان کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سارے رات کا قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں، ان کو تھکاوٹ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆روزہ صرف بھوکا رہنے کا نام نہیں:

مستدرک کتاب الصوم میں حدیث نمبر 1570 نقل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچنا اصل روزہ ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور برا بھلا کہے، تو تم آگے سے صرف اتنا کہہ دو میں روزے سے ہوں۔

یاد رہے! روزہ صرف کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کا نام نہیں بلکہ آنکھوں کا روزہ ہے، کانوں کا بھی روزہ ہے، زبان کا بھی روزہ ہے، ہاتھوں کا بھی روزہ ہے اور پاؤں کا بھی روزہ ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ کیسے؟

بدنگاہی اور حرام چیز دیکھنے سے بچنا آنکھوں کا روزہ ہے۔ موسیقی اور بری باتیں سننے سے بچنا کانوں کا روزہ ہے، گالی، جھوٹ اور غیبت سے بچنا زبان کا روزہ ہے۔ کسی مسلمان کو اپنے ہاتھوں سے تکلیف نہ پہنچانا، گناہ نہ کرنا ہاتھوں کا روزہ ہے۔ اپنے پاؤں کو گناہوں کی طرف نہ لے جانا پاؤں کا روزہ ہے۔ الغرض کہ جسم کے ہر ہر عضو کا روزہ ہوتا ہے۔ جو اس قسم کے روزے رکھنے میں کامیاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گئے، وہ روزے کی اصل روحانیت کو پا لیتے ہیں اور جو فقط کھانے پینے اور جماع سے رکے رہتے ہیں، باقی تمام گناہوں میں مصروف رہتے ہیں، ان کو سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جو بدنصیب روزہ ہی نہیں رکھتے، وہ کتنے محروم ہیں۔ ماہ رمضان کا ایک ایک روزہ اتنا قیمتی اور انمول ہے کہ اس کا بدل کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر عذر (بلا وجہ) یا بغیر بیماری کے چھوڑا تو اگر وہ زمانے کے روزے رکھے تو بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

☆ روزہ کے اسرار و رموز:

1۔ روزہ رکھنے سے کھانے پینے اور شہوانی لذت میں کمی ہوتی ہے۔ اس سے حیوانی قوت کم ہوتی ہے اور روحانی قوت زیادہ ہوتی ہے۔

2۔ بھوک اور پیاس پر صبر کرنے سے انسان کو مشکلات اور مصائب پر صبر کرنے کی عادت پڑتی ہے اور مشقت برداشت کرنے میں مشق ہوتی ہے۔

3۔ خود بھوکا اور پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کی بھوک اور پیاس کا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احساس ہوتا ہے پھر اس کا دل غرباء کی مدد کی طرف مائل ہوتا ہے۔

4۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے انسان گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے۔

5۔ شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا ہے اور بھوک، پیاس سے شیطان کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں اسی طرح روزہ سے شیطان پر ضرب پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزے کی اصل روحانیت نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جشن نزولِ قرآن اور تلاوت کی فضیلت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

http://t.me/Tehqiqat

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ سے آیت نمبر 185 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہ رمضان کی بابرکت اور پرکیف گھڑیاں جاری وساری ہیں۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ جب کلام الٰہی سب کلاموں کا سردار ہے تو جس ماہ مقدس میں اس کا نزول ہوا، وہ مہینہ دیگر مہینوں کا سردار کیوں کر نہ ہو؟

قرآن مجید کے علاوہ کتب سماوی اور صحائف بھی اسی ماہ رمضان میں نازل ہوئے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفہ یکم یا تین رمضان کو نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت چھ رمضان کو نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور بارہ یا اٹھارہ رمضان کو نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل بارہ یا چودہ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل ہوا۔

☆نزول قرآن کا وقت:

بخاری شریف کتاب الوحی حدیث نمبر 3 میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کی جو ابتداء کی گئی، وہ نیند میں (دکھائے ہوئے) سچے خواب تھے۔ آپ ﷺ جو بھی خواب دیکھتے تھے، روشن صبح کی مثل اس کی تعبیر آجاتی تھی۔ پھر آپ کی طرف تنہائی کی محبت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈالی گئی۔آپ غار حرا تنہائی میں جاتے اور گھر لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں عبادت کرتے،آپ وہاں قیام کے لئے کھانے کی چیزیں لے جاتے تھے۔پھر آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے تو پھر آپ اسی طرح کھانے کی چیزیں لے لیتے۔حتیٰ کہ آپ کے پاس فرشتہ آیا۔اس نے کہا ''پڑھیے'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں'' آپ ﷺ فرماتے ہیں۔پس اس نے مجھے پکڑا اور اتنے زور سے بھینچا کہ مجھے انتہائی مشقت ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا ''پڑھیے'' میں نے کہا۔میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔اس نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑا اور اتنے زور سے بھینچا کہ مجھے انتہائی مشقت ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا ''پڑھیے'' میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں'' (زبان حال یہ کہہ رہی تھی اے جبرئیل تو مجھے کیا پڑھائے گا، میں تو ساری کائنات کو پڑھانے کے لئے آیا ہوں) پس اس نے مجھے پکڑا اور تیسری مرتبہ اتنے زور سے مجھے بھینچا کہ مجھے انتہائی مشقت ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور پھر کہا (اے رسول مکرم) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (آپ کو) پیدا کیا۔

رسول پاک ﷺ نے ان آیات کو پڑھا پھر اس حال میں گھر لوٹے کہ آپ ﷺ کا دل کپکپا رہا تھا۔آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے اور فرمایا۔ مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ، گھر والوں نے آپ کو چادر اوڑھائی، حتیٰ کہ جب آپ کا خوف دور ہو گیا تو آپ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اس واقعہ کی خبر دی اور فرمایا: مجھے اپنے نفس پر خطرہ ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کرے گا۔

آپ ﷺ رشتہ داروں سے میل جول رکھتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔ کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں کے لئے کماتے ہیں پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے گئیں، حتیٰ کہ ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عم زاد (چچا کے بیٹے) تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے۔ وہ بہت بوڑھے تھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا۔ اے میرے عم زاد! اپنے بھتیجی کی بات سنئے۔ پس آپ ﷺ سے ورقہ نے کہا! اے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ تب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتایا جو کچھ آپ نے دیکھا تھا پھر آپ ﷺ سے ورقہ نے کہا۔ یہ وہی ناموس (پیغام رساں فرشتہ) ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا! کاش میں اس وقت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زندہ ہوتا! جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ تب رسول پاک ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھ کو نکالنے والے ہیں؟ ورقہ نے کہا ہاں! جو شخص بھی آپ جیسا پیغام لے کر آیا۔ اس سے عداوت رکھی گئی، اگر مجھ کو اس زمانہ نے پایا تو میں آپ کی بہت قوی مدد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل زیادہ دن زندہ نہ رہے اور ان کی وفات ہوگئی اور وحی کا نازل ہونا رک گیا۔

محترم حضرات! آپ نے حدیث پاک سنی نزول قرآن کی ابتداء تھی۔ پہلی مرتبہ اس طرح حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ یہ وہی جبرئیل علیہ السلام ہیں جو آپ ﷺ سے قبل بھی انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن العادل نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ نے مواہب الدنیہ میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبرئیل کل عمر میں بارہ مرتبہ حاضر ہوئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام چار مرتبہ حاضر ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام پچاس مرتبہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیالیس مرتبہ حاضر ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چارسو مرتبہ حاضر ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس دس مرتبہ حاضر ہوئے اور سرورکونین ﷺ کے پاس چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔ ایسا لگتا تھا کہ حضرت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جبرئیل علیہ السلام کو آپ ﷺ کے دیدار کے بغیر چین ہی نہ آتا تھا۔

اس مضمون کو حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر
بے لقائے یار ان کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبرئیل سدرہ چھوڑ کر

اے حضرت جبرئیل علیہ السلام! ایسا کون سا جلوہ تھا کہ بار بار سدرۃ المنتہٰی چھوڑ کر آتے تھے۔

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

محترم حضرات! حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اصل نام اور کنیت بھی سنئے بلکہ چاروں مقرب فرشتوں کی کنیت اور ان کا اصل نام سنئے تاکہ علم میں اضافہ ہو۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اصل نام عبدالجلیل ہے اور آپ کی کنیت ابوالفتح ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصل نام عبدالرزاق اور کنیت ابوالغنائم ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصل نام عبدالجبار اور کنیت ابویحییٰ ہے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اصل نام عبدالخالق اور کنیت ابوالمنافخ ہے۔

☆ وحی کے آٹھ مراتب ہیں:

مواہب الدنیہ جلد اول صفحہ نمبر 144 پر امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وحی کے آٹھ مراتب ہیں۔

1۔ پہلا مرتبہ: آپ ﷺ سچے خواب دیکھتے تھے۔

2۔ دوسرا مرتبہ: حضور ﷺ کے نفس مبارک اور قلب اطہر میں فرشتہ القا (دل میں بات) ڈالا کرتا تھا اور آپ ﷺ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔

3۔ تیسرا مرتبہ: فرشتہ مرد کی صورت میں حاضر ہوتا اور آپ ﷺ سے خطاب کرتا، یہاں تک کہ وہ فرشتہ جو کچھ آپ سے کہتا، آپ اسے سن کر یاد رکھتے تھے، فرشتہ حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں آتا۔

4۔ چوتھا مرتبہ: سرور کونین ﷺ کے پاس اس گھنٹی کی مانند آواز آتی تھی جسے جانوروں کے گلے میں اور ان کے سروں پر باندھتے ہیں۔ ایسی صورت میں سخت سردی میں بھی پسینہ آجاتا۔

5۔ پانچواں مرتبہ: سرور کونین ﷺ فرشتہ کو اس کی صورت میں دیکھتے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس صورت پر وہ پیدا کیا گیا تھا، اس کے چھ بازو تھے، وہ وحی لاتا تھا۔

6۔ چھٹا مرتبہ: یہ وحی آپ ﷺ پر رب تعالیٰ نے آسمانوں پر کی، یعنی شب معراج۔

7۔ ساتواں مرتبہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کی طرف رب تعالیٰ کا کلام فرشتے کے واسطہ کے بغیر جیسا کہ رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔

8۔ آٹھواں مرتبہ: رب تعالیٰ نے لامکاں میں بلا حجاب آپ ﷺ سے روبرو کلام کیا۔

یہ وحی کے آٹھ مراتب تھے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کئے۔ اب ہم نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والے کلام مقدس یعنی قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت سنتے ہیں۔

☆ لوگوں میں اللہ والے کون؟

نسائی شریف میں حدیث پاک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں کچھ اللہ والے ہوتے ہیں۔ عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے ہیں اور اس کے خاص بندوں میں سے ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ قرآن ایسی دولت ہے جس کے بعد فقر نہیں:

مسند ابی یعلیٰ میں حدیث نمبر 2774 نقل ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید (غیر کی محتاجی سے) ایسا بے پرواہ کرنے والا ہے کہ اس کے بعد کوئی فقر نہیں اور ایسا دولت مند کرنے والا ہے جس کے سوا کوئی دولت مندی نہیں۔

☆ دیکھ کر پڑھنا دگنی عبادت:

امام طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 601 نقل ہے۔ حضرت اوس بن اوس الثقفی سے مرفوعاً روایت ہے۔ ایک آدمی کا بغیر قرآن مجید دیکھے پڑھنا ہزار درجہ اجر کا باعث ہے اور جبکہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا اس کے اجر کو دگنا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دو ہزار درجات تک پہنچ جاتا ہے (نظر کرنے کا ثواب، قرآن اٹھانے، چھونے اور اس میں تفکر کر کے معانی نکالنے کا ثواب جمع ہوجاتا ہے یا یہ کہ قرآن مجید کو دیکھنا ایک عبادت ہے اور پڑھنا دوسری عبادت ہے)

☆ اکتاہٹ پیدا ہو تو تلاوت چھوڑ دو:

نسائی شریف میں حدیث نمبر 8097 ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہاری دلجمعی باقی رہے، پس جب تمہارے دل مختلف فیہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوجائیں (حالانکہ زبان پڑھتی ہو) تو کھڑے ہوجاؤ (یعنی پڑھنا ترک کردو، جب تک دوبارہ دلجمعی قائم نہ ہوجائے)

☆ قیامت کے دن قرآن کی فریاد:

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2915 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن مجید (پڑھنے اور عمل کرنے) والے آئیں گے تو قرآن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا۔ اے رب! اس کو حلہ (جوڑے) سے مزین فرما۔ پس تاج کرامت پہنایا جائے گا اور کہے گا۔ اے رب! اس پر مزید عنایتیں فرما، تو کرامت والا لباس پہنایا جائے گا اور کہے گا، اے رب! اس سے راضی ہوجا، پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا تو (قرآن) پڑھ اور بلند ہوتا جا اور ہر آیت پر نیکیاں بڑھائی جائیں گی۔

☆ دو اشخاص پر رشک کرو:

مسلم شریف میں حدیث نمبر 1893 ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا ہوا اور دن رات (اللہ کی راہ میں) اس کو خرچ کرتا ہو۔

☆آسمانوں میں ذکر:

شعب الایمان میں حدیث پاک نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو۔ اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔

☆رات بھر عبادت گزاروں میں شمار:

امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی حدیث کی کتاب مستدرک میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات کی تلاوت کرے، وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔

☆تلاوت سے گھر میں خیر و برکت:

مسند بزار میں حدیث پاک نقل ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے، اس گھر میں خیر و برکت کی کثرت ہوتی ہے اور جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا، اس گھر کی خیر و

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برکت گھٹ جاتی ہے۔

☆فرشتہ حفاظت کرتا ہے:

دارمی شریف میں حدیث پاک ہے۔حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مسلمان لیٹتے ہوئے کتاب اللہ کی کوئی سورت پڑھ لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پر فرشتہ محافظ مقرر کردیتا ہے۔وہ فرشتہ کسی اذیت دینے والی چیز کو اس کے پاس نہیں آنے دے گا، یہاں تک کہ جب تک وہ مسلمان بیدار ہوتا ہے،اس وقت وہ فرشتہ چلا جاتا ہے۔

☆تلاوت کرنے والے کو دگنا اجر:

ترمذی شریف باب فضائل القرآن میں حدیث نمبر 2926 نقل ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورکونین ﷺ نے حدیث قدسی بیان فرمائی۔اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے دعا بھی مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

☆قوموں کی بلندی اور پستی کی وجہ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلم شریف میں حدیث نمبر 1839 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (پر ایمان وعمل) رکھنے کی وجہ سے قوموں کو بلندیاں عطا فرماتا ہے اور (ایمان وعمل نہ کرنے کی وجہ سے) کئی قوموں کو پستیوں میں ڈال دیتا ہے۔

درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نے نہ دکھایا ہوتا

یقیناً آج ہم جو بلندی کے بجائے پستی کی طرف جارہے ہیں، یہ سب قرآن مجید سے دوری کا نتیجہ ہے۔قرآنی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے۔ وہ مسلمان جنھوں نے قرآن مجید کو سینے سے لگا کر رکھا، اس کی پابندی کے ساتھ تلاوت کرتے رہے اور عمل بھی کرتے رہے، وہ روز بروز بلندی کی جانب جارہے تھے مگر ہم نے تلاوت چھوڑی اور قرآن مجید پر عمل کرنا چھوڑا، ہم نے تلاوت چھوڑی اور قرآن مجید پر عمل کرنا چھوڑا، ہم ہر قدم پر ناکام ہوتے نظر آرہے ہیں۔ وہ صبح اٹھ کر تلاوت قرآن مجید کرتے تھے اور ہم بقول اکبر الہ آبادی:

وہ مسلمان تھے صبح اٹھ کر قرآن پڑھتے تھے
یہ مسلمان ہیں جو صبح اٹھ کر ڈان پڑھتے ہیں

ہمارے اسلاف صبح اٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور ہم صبح اٹھ کر

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخبار پڑھتے ہیں۔ ہماری ٹیبل پر صبح اخبار اور چائے کا کپ ہونا لازم ہے۔

اے کاش کہ ہم بھی جہاں اتنا وقت کاروبار، ماں باپ، بیوی بچوں اور دوستوں کو دیتے ہیں، وہیں کچھ وقت ہم قرآن مجید پڑھنے اور اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کے لئے نکالیں تاکہ نور قرآن سے ہمارا سینہ روشن ہوجائے۔

امام غزالی علیہ الرحمہ کیمیائے سعادت کے صفحہ نمبر 183 پر فرماتے ہیں۔ توریت میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اشاد فرمایا کہ اگر تیرے بھائی کا خط تجھے پہنچے، تو اگر راہ میں ہوتا ہے تو ٹھہر جاتا ہے، راستہ سے الگ ہوجاتا ہے اور اس کا ایک ایک حرف پڑھتا ہے اور اس میں غور وتامل کرتا ہے اور یہ کتاب میرا خط ہے۔ میرے بندے تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اس میں غور وتامل کرے اور اس پر کاربند رہے اور تو اس سے انکار کرتا ہے، اس پر عمل نہیں کرتا اور جو تو پڑھتا بھی ہے تو غور وتامل نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور تفسیر کے ذریعہ قرآن مجید کو سمجھنا بھی چاہیئے تاکہ اس کے اندر جو علوم کے خزانے پوشیدہ ہیں، وہ ہمارے سینے میں اتر آئیں۔

اب مختصر کچھ حافظ قرآن کے متعلق عرض کروں گا تاکہ معلوم ہوجائے کہ جس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام محفوظ ہے، اس کی کتنی فضیلت ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حافظ قرآن کا محشر میں مقام:

امام ابو داؤد، احمد اور حاکم نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے قرآن کو پڑھا اور اس کو پورا یاد کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے باپ کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا میں آئے ہوئے آفتاب کی روشنی سے بہتر ہوگی تو پھر تمہارا خود اس شخص کی نسبت کیا خیال ہے جو کہ اس پر عمل کرے۔

☆ دس افراد کی شفاعت:

امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس شخص نے قرآن مجید کو پڑھا اور اسے یاد کر لیا اور اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام مانا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہوگئی تھی۔

☆ حافظ کا جسم قبر کی مٹی نہیں کھاتی:

کتاب الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر 1112 نقل ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد

http://t.me/tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک ہے جب حافظ قرآن مرتا ہے۔خدا زمین کو حکم فرماتا ہے کہ اس کا گوشت نہ کھانا، زمین عرض کرتی ہے: اے رب! میں اس کا گوشت کیسے کھاؤں گی جبکہ تیرا کلام اس کے سینے میں ہے۔

محترم حضرات! آپ نے حافظ قرآن کا مقام ملاحظہ کیا۔قبر کی مٹی اس کے جسم کو نہیں کھائے گی، جب حافظ قرآن کا جسم قبر میں سلامت رہے گا تو پھر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے اجسام کا قبر میں کیا عالم ہوگا۔

خوش نصیب ہیں وہ والدین جن کی اولاد حافظ قرآن ہے۔وہ والدین اپنی آخرت سنوار رہے ہیں۔ان کی اولاد قیامت کے دن ان کے لئے شفاعت کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کثرت سے تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شب قدر کی

فضیلت واہمیت

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حمد و صلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ قدر تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الحمدللہ ماہ رمضان اپنی برکتیں اور رحمتیں لٹا رہا ہے۔ خوش نصیب لوگ خوب برکتیں پا رہے ہیں جہاں اس ماہ مبارک کے دیگر فضائل و برکات ہیں وہیں سب سے بڑی اس ماہ مبارک کی بڑی برکت شب قدر جیسی عظیم الشان نعمت ہے جو کہ رب تعالیٰ نے اُمّتِ محمدی کو عطا فرمائی۔

☆ شب قدر کیوں عطا کی گئی؟

تفسیر عزیزی جلد چہارم صفحہ نمبر 343 پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: جب ہمارے آقا و مولا ﷺ نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اُمّتوں کی طویل عمروں اور اپنی اُمّت کی قلیل (کم) عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو اُمّت پر مہربان نبی ﷺ کا مبارک دل شفقت سے بھر آیا اور آپ ﷺ رنجیدہ ہوگئے کہ میرے اُمّتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی ان کی برابری نہیں کرسکیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے پیارے محبوب ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سورۂ قدر میں ارشاد فرماتا ہے:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: بے شک ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا اور تم نے جانا، کیا شب قدر؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے، ہر کام کے لئے، وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

تفسیر صاوی چھٹی جلد صفحہ نمبر 239 پر ہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر نازل فرمایا اور پھر تقریباً تئیس سال کی مدت میں اپنے محبوب ﷺ پر اسے بتدریج نازل کیا۔ اس رات میں عبادت ہزار مہینے سے بھی افضل قرار دی گئی گویا تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ ہوا۔

☆سورۂ قدر کا شان نزول:

سورۂ قدر کا شان نزول بیان کرتے ہوئے بعض مفسرین کرام نے ایک نہایت ہی ایمان افروز حکایت بیان کی ہے جسے مکاشفۃ القلوب کے صفحہ نمبر 306 پر حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں اس کا مضمون کچھ اس طرح ہے کہ حضرت شمعون نے ہزار ماہ اس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وزنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈالتے تھے۔

کفار نے جب دیکھا کہ حضرت شمعون پر کوئی بھی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بہت سارے مال و دولت کا لالچ دے کر آپ کی زوجہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط رسیوں سے خوب اچھی طرح جکڑ کر ان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ بے وفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رسیوں سے باندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو حرکت دی۔ دیکھتی ہی دیکھتے رسیاں ٹوٹ گئیں اور آپ آزاد ہو گئے۔

پھر آپ نے اپنی بیوی سے استفسار کیا، مجھے کس نے باندھ دیا تھا؟ بے وفا بیوی نے وفاداری کی نقلی اداؤں سے جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کر رہی تھی کہ آپ ان رسیوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔ بات رفع دفع ہو گئی۔

ایک بار ناکام ہونے کے باوجود بے وفا بیوی نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل اس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ پر نیند طاری ہو اور وہ انہیں باندھ دے۔ آخر کار ایک بار پھر موقع مل ہی گیا لہذا جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو اس ظالمہ نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوں ہی آپ کی آنکھ کھلی، آپ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور باآسانی آزاد ہو گئے۔

بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وہی بات دہرا دی کہ میں تو آپ کو آزما رہی تھی۔ دورانِ گفتگو حضرت شمعون نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز افشاء کردیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔اس نے مجھے اپنی ولایت کا شرف عنایت فرمایا ہے۔ مجھ پر دنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کرسکتی مگر ہاں! میرے سر کے بال۔

چالاک عورت سمجھ گئی، اسے دنیا کی محبت نے اندھا کردیا تھا۔آخر ایک بار موقع پا کر اس نے آپ کو آپ ہی کے ان آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زمین تک تھی۔آپ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر ساری محنت رائیگاں گئی، دنیا کی دولت کے نشہ میں بدمست بے وفا بیوی نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کردیا۔

کفار نے آپ کو ایک ستون سے باندھ دیا اور انتہائی بے دردی اور سفاکی سے ان کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال لیں۔اپنے دوست کی بے کسی پر رب تعالیٰ کی غیرت کو جوش آیا۔رب تعالیٰ نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور دنیا کے لالچ میں آکر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر قہر

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خداوندی کی بجلی گری اور وہ بھی خاکستر ہوگئی۔

☆سورۂ قدر کا ایک اور شانِ نزول:

تفسیر قرطبی دسویں جلد تیسواں پارہ صفحہ نمبر 93 پر نقل ہے کہ حضرت کعب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی۔ اے میرے رب! میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔

اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کے لئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے اللہ کی راہ میں مجاہد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہوجاتا پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہوجاتا۔

اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا، ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہوگئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا مرتبہ کوئی نہیں پاسکتا تو رب تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "لیلۃ القدر خیر من الف شھر" یعنی اس بادشاہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ہزار مہینوں سے جو کہ اس نے رات کے قیام، دن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کر کے گزارے۔ لیلۃ القدر میں عبادت کرنا ان تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔

☆ تمام بھلائیوں سے محروم:

ابن ماجہ میں حدیث پاک نقل ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تمہارے درمیان ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا۔ گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا۔

☆ شب قدر میں پرچم کشائی:

تفسیر صاوی چھٹی جلد صفحہ نمبر 240 پر امام صاوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ شب قدر میں سدرۃ المنتہٰی کے فرشتوں کی فوج حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اترتی ہے اور ان کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں۔ ایک جھنڈا حضور ﷺ کی قبر انور پر، ایک جھنڈا بیت المقدس کی چھت پر، ایک جھنڈا کعبۂ معظّمہ کی چھت پر اور ایک جھنڈا طور سینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فرشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مومن مرد و عورت کو سلام کرتے

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور کہتے ہیں سلام جل جلالہ تم پر سلامتی بھیجتا ہے مگر جن گھروں میں شرابی یا خنزیر کھانے والا یا بلاوجہ شرعی اپنی رشتہ داری کاٹ دینے والا رہتا ہے، ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

تفسیر دُرِّ منثور جلد آٹھویں صفحہ نمبر 579 پر نقل ہے کہ ان فرشتوں کی تعداد روئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

☆ سبز جھنڈا:

شعب الایمان تیسری جلد صفحہ نمبر 336 پر نقل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں: جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبۂ معظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں جن میں سے دو بازو اسی رات کھولتے ہیں۔

وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذکر اللہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشغول ہے، اس سے سلام ومصافحہ کرو، نیز ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو، چنانچہ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔صبح ہونے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں۔فرشتے عرض کرتے ہیں۔اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی اُمّت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر خصوصی نظر کرم فرمائی ہے اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ چار قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا:

1۔ایک شراب کا عادی

2۔والدین کا نافرمان

3۔قطع رحمی کرنے والا (رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے والا)

4۔وہ لوگ جو آپس میں بغض وکینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا

☆شب قدر کو کن راتوں میں تلاش کریں؟

مسند امام احمد جلد آٹھویں صفحہ نمبر 414 پر حدیث شریف نقل ہے۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے سرورکونین ﷺ کی خدمت بابرکت میں شب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدر کے بارے میں سوال کیا تو سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس یا انتیسویں شب یا رمضان کی آخری شب میں ہے تو جو کوئی ایمان کے ساتھ بہ نیت ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆ علامات شب قدر:

مسند امام احمد آٹھویں جلد صفحہ نمبر 414 پر نقل ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: شب قدر کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک شب کھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف و شفاف ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات معتدل (درمیانے موسم والی) ہوتی ہے۔ گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے، مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے۔ اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن طلوع آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے (اس ایک دن کے علاوہ ہر روز سورج کے ساتھ ساتھ شیطان

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی نکلتا ہے)

اس ضمن میں ایک حکایت بھی سماعت فرمائیں۔

☆حکایت:

تذکرۃ الواعظین صفحہ نمبر 626 پر یہ حکایت نقل ہے کہ حضرت عبید بن عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک رات بحیرۂ قلزم کے کنارے پر تھا اور اسی کھارے پانی سے وضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چھکا تو شہد سے زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تعجب ہوا۔ میں نے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اے عبید! وہ شب قدر ہوگی۔ مزید فرمایا جس شخص نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزاری۔ اس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

☆لڑائی کی وجہ سے شب قدر کا تعین اٹھالیا:

صحیح بخاری میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریم ﷺ باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شب قدر بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے۔اس لئے اس کا تعین اٹھالیا گیااور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو۔اب اس کو (آخری عشرے کی) نویں،ساتویں اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔

محترم حضرات!اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا آپس میں لڑنا کتنا نقصان دہ ہے کہ شب قدر کا تعین روک دیا گیا مگر افسوس کہ آج مسلمان، مسلمان کا دشمن بنا ہوا ہے۔کہیں برادریوں کی لڑائی، کہیں قومیت کی لڑائی، کہیں زمین کی لڑائی،تو کہیں کرسی کی لڑائی جاری ہے۔بعض مرتبہ یہ لڑائی قتل عام تک پہنچ جاتی ہے۔لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں مگر ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

☆شب قدر کو پوشیدہ رکھنے میں حکمت:

علماءفرماتے ہیں کہ شب قدر اگر ظاہر کردی جاتی کہ فلاں رات کو ہے تو لوگ صرف اس رات میں عبادت کرتے ، پوشیدہ رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ لوگ اس کی تلاش میں راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھیں۔

☆حضرت جبرئیل علیہ السلام مصافحہ فرماتے ہیں:

محترم حضرات! شب قدر میں ملائکہ کے لشکر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین پر تشریف لاتے ہیں جو شخص اس رات عبادت کرتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ فرماتے ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ عبادت گزار پر دوران عبادت کچھ دیر خوف خدا کا غلبہ ہو جاتا ہے جس سے اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر کسی عبادت گزار پر یہ کیفیت طاری ہو تو وہ سمجھ جائے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس سے مصافحہ فرمایا ہے۔

☆ شیخ ابوالحسن عراقی علیہ الرحمہ کا تجربہ:

نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ نمبر 167 پر نقل ہے۔ حضرت ابوالحسن عراقی علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں جب سے بالغ ہوا ہوں۔ الحمد للہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شب قدر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجربہ ارشاد فرماتے ہیں۔ جب کبھی اتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو انتیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جمعرات کو ہوا تو ستائیسویں شب، اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے تیئسویں شب میں شب قدر کو پایا۔

☆ شب قدر پانے کا نسخہ:

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی۔اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، اس نے گویا پوری رات قیام کیا۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب جامع صغیر صفحہ نمبر 532 پر سرورِ کونین ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی، تحقیق اس نے شب قدر سے اپنا حصہ حاصل کرلیا۔

محترم حضرات! ہر مسلمان کو روزانہ فجر وعشاء باجماعت پڑھنے کی عادت ڈال لینی چاہئے تاکہ اگر وہ ساری رات سوتا بھی رہے تو اس کے نامۂ اعمال میں پوری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

☆ستر ہزار فرشتوں کی دعا:

نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ نمبر 167 پر نقل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی شب قدر میں سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر بلا سے محفوظ فرمادیتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب کبھی) جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔

☆شب قدر میں کیا پڑھنا چاہئے؟

ترمذی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتی ہیں۔ میں نے سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اس طرح دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

محترم حضرات! آپ نے شب قدر کی فضیلت و اہمیت پر کافی وشافی گفتگو سنی اور اس نتیجے پر پہنچے ہوں گے کہ رب تعالیٰ نے ہم پر شب قدر کی صورت میں کتنا بڑا انعام فرمایا ہے۔ یقیناً اس رات کی برکتوں سے محروم رہنے والا ساری بھلائی سے محروم رہ جاتا ہے۔ عقلمند وہی ہے جو اپنی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب عبادت کرتا ہے اور نادان مسلمان اس رات کو غفلت میں گزار دیتا ہے۔ کوشش کریں کہ یہ لمحات فضولیات میں ضائع نہ ہوں بلکہ اپنے رب کو منانے میں گزر جائیں۔ اس کی بارگاہ میں سجدہ ریزی کی حالت میں گزر جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شب قدر کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتکاف کے فضائل ومسائل

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَعَہِدْنَا اِلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ اَنْ طَہِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ وَالْعَاکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ آیت نمبر 125 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

http://t.me/tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحمدللہ ماہ رمضان کی بابرکت گھڑیاں جاری وساری ہیں۔عشرۂ رحمت آیا، رحمتیں لٹاتا رہا اور ہم سے رخصت ہوگیا۔ پھر عشرہ مغفرت آیا۔مغفرتوں کے پروانے تقسیم ہوتے رہے۔ وہ بھی ہم سے رخصت ہوگیا۔اب عشرۂ جہنم سے آزادی آن پہنچا ہے اور خوش نصیب مسلمان اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوچکے ہیں۔اعتکاف کیا ہے؟ اس میں کن کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے۔آپ کی خدمت میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

☆اعتکاف کے لغوی معنی:

سب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ اعتکاف کے لغوی معنی کیا ہیں؟ اعتکاف کے لغوی معنی ہیں ''دھرنا مارنا'' دھرنا تو سیاسی اور سماجی تنظیمیں بھی دیتی ہیں مگر یہ دھرنا سب سے مختلف ہے۔اعتکاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی عبادت پر کمر بستہ ہوکر دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔اس کی یہی دھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار اس سے راضی ہوجائے۔

حضرت عطاء خراسانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔اعتکاف کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو رب تعالیٰ کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو، یااللہ!

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب تک تو میری مغفرت نہیں فرمائے گا، میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔(شعب الایمان)

☆اعتکاف کی تعریف:

اب اعتکاف کی تعریف سماعت فرمایئے۔فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ نمبر 211 پر اعتکاف کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا اعتکاف ہے۔ اس کے لئے مسلمان مرد وعورت کا عاقل اور جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہو، اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے، تو یہ اعتکاف صحیح ہے۔

☆نبی پاک ﷺ کا عمل:

مسلم شریف میں حدیث شریف نقل ہے۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم ﷺ نے یکم رمضان سے بیس رمضان تک اعتکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ میں نے شب قدر کی تلاش کے لئے رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے لہذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے، وہ کرلے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بعد نبی پاک ﷺ کا یہ معمول ہو گیا کہ ہر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے اور اسی سنت کو زندہ رکھتے ہوئے امہات المومنین رضی اللہ عنہن بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔

☆اعتکاف کی فضیلت:

اب آپ کی خدمت میں اعتکاف کے فضائل بیان کرتا ہوں تاکہ سنت پر عمل کا جذبہ بیدار ہو اور جو اعتکاف میں بیٹھے ہیں، ان کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے۔

1۔شعب الایمان جلد تیسری صفحہ نمبر 425 پر حدیث شریف نقل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں (دس دن) کا اعتکاف کرلیا، وہ ایسا ہے جیسے اس نے دو حج اور دو عمرے کئے۔

2۔جامع صغیر صفحہ نمبر 516 پر حدیث شریف نقل ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

3۔تفسیر دُرِّ منثور جلد اول صفحہ نمبر 486 پر حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے منقول ہے کہ معتکف (اعتکاف کرنے والے) کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

محترم حضرات! آپ نے دس دنوں کے اعتکاف کی فضیلت سماعت فرمائی۔ واقعی ان فضائل کو سن کر ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ ہم بھی اعتکاف میں بیٹھ جائیں اور روزانہ ایک حج کا ثواب پاتے رہیں، ہو سکے تو زندگی میں ایک بار تو ضرور اعتکاف کریں اور دیکھیں کہ اعتکاف کی کتنی بہاریں ہیں۔

http://t.me/Tehqiqat

☆اعتکاف کی قسمیں:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

1۔اعتکاف واجب

2۔اعتکاف سنت

3۔اعتکاف نفل

☆اعتکاف واجب:

اعتکاف کی نذر (یعنی منت) یعنی زبان سے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے فلاں دن یا اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے، اتنے دن کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا۔ یہ بات خاص کر یاد رکھئے کہ جب کبھی بھی قسم کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منت مانی جائے اس میں یہ شرط ہے کہ نیت کے الفاظ زبان سے ادا کئے جائیں۔ صرف دل ہی دل میں منت کا ارادہ یا نیت کر لینے سے منت صحیح نہیں ہوتی (ایسی منت کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا) (ردالمحتار، جلد 3،ص 430)

منت کا اعتکاف مرد مسجد میں کرے اور عورت مسجد بیت میں اس میں روزہ بھی شرط ہے (عورت جو جگہ نماز کے لئے گھر میں مخصوص کر لے، اسے مسجد بیت کہتے ہیں)

☆اعتکاف نفل:

نذر اور سنت مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے، وہ مستحب (یعنی نفلی) و سنت غیر موکدہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، صفحہ نمبر 92)

نفلی اعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے، نہ کوئی وقت کی قید ہے۔ جب بھی مسجد میں داخل ہوں، اعتکاف کی نیت کر لیں، جب تک مسجد میں رہیں گے، کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں، ثواب ملتا رہے گا جب مسجد سے باہر نکلیں گے، اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

اعتکاف کی نیت ان الفاظ میں کرلیں "**نویت سنۃ الاعتکاف**" اردو میں بھی کر سکتے ہیں "میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی"

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆اعتکاف سنت:

درمختار مع ردالمحتار جلد سوم صفحہ نمبر 430 پر ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔

بہار شریعت میں ہے کہ پورے شہر میں کسی ایک نے بھی سنت اعتکاف کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مجرم ہوئے۔ اس اعتکاف میں یہ ضروری ہے کہ رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کے اندر بہ نیت اعتکاف موجود ہو اور انتیس کے چاند کے بعد یا تیس کے غروب آفتاب کے بعد مسجد سے نکلے۔

اگر غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو اعتکاف کی سنت موکدہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے مسجد میں تو داخل ہو چکے تھے مگر نیت کرنا بھول گئے تھے، یعنی دل میں نیت ہی نہیں تھی (نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں) تو اس صورت میں بھی اعتکاف کی سنت موکدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غروب آفتاب کے بعد نیت کی تو نفلی اعتکاف ہو گیا۔ دل میں نیت کر لینا ہی کافی ہے۔ زبان سے کہنا شرط نہیں۔ البتہ دل میں نیت حاضر ہونا ضروری ہے۔ ساتھ ہی زبان سے بھی اس طرح کہہ لینا زیادہ بہتر ہے ”میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں“

☆معتکف اور احترام مسجد:

معتکف دس روز مسجد میں گزارتا ہے۔ وہ کتنا خوش نصیب ہوتا ہے کہ عالمین کا پالنے والا کریم پروردگار اسے دس دنوں تک اپنا مہمان بناتا ہے۔ اب معتکف کے لئے سب سے بڑی کامیابی مسجد کا ادب ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر معتکف فرائض وواجبات کی پابندی کے بعد فقط مسجد کے آداب بجالانے میں کامیاب ہوگیا تو اس کا یہ عمل اس کے اعتکاف کی قبولیت کا سبب بنے گا۔

معتکفین کے تین گروہ ہوتے ہیں۔ پہلا گروہ صرف کھانے پینے آتا ہے۔ دوسرا گروہ تفریح کرنے، فضول باتیں کرنے اور دوستوں کی محفل جمانے آتا ہے اور تیسرا خوش نصیب گروہ وہ ہوتا ہے جن کا مقصد صرف اور صرف اپنے رب کو راضی کرنا ہوتا ہے۔ اے کاش کہ تمام معتکفین ان خوش نصیبوں جیسے ہوجائیں جن کے اعتکاف کا مقصد صرف اور صرف اپنے رب کو راضی کرنا ہوتا ہے۔

اب آپ کے مسجد کے احترام کے حوالے سے کچھ باتیں عرض کروں گا

1۔ دنیاوی باتوں سے بچیں:

اکثر معتکفین دنیاوی باتوں میں اپنا کافی وقت گزار دیتے ہیں۔ انہیں اس

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہیں، بلکہ بڑی بے باکی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے کچھ کام نہیں۔ یہ میں نہیں کہتا، اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا ارشاد ہے۔

شعب الایمان تیسری جلد صفحہ نمبر 87 پر حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے پاس مت بیٹھو کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے کچھ کام نہیں۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد میں دنیا کی باتیں کرے، تو ہمیں وہاں نہیں بیٹھنا چاہئے۔ بے چارہ مُعتکف نیکیاں حاصل کرنے کے لئے مسجد میں آتا ہے مگر دنیاوی گفتگو کر کے وہ گناہوں کا انبار لے کر جاتا ہے۔

2۔ مسجد میں ہنسنا:

معتکفین تراویح کے بعد فارغ ہو کر مسجد کے صحن میں بیٹھ کر ہنستے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہنسنے کی تعریف یہ ہے کہ اتنی آواز سے ہنسے کہ برابر والا اس کی ہنسی کی آواز سنے۔ یاد رہے کہ مسکرانا منع نہیں بلکہ مسکرانا سنت رسول ہے مگر مسجد میں ہنسنا گناہ ہے اور اس کا سخت نقصان نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامع صغیر صفحہ نمبر 322 پر حدیث شریف نقل ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔

محترم حضرات! مسجد میں کھلکھلا کر ہنسنے والوں کو اس ارشاد سے ڈر جانا چاہئے۔ نہ خود مسجد میں ہنسے، نہ کوئی ایسی بات منہ سے نکالیں جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔

3۔ مسجد میں بدبودار چیز سے پرہیز:

مسجد میں بدبودار چیز کھانا اور لے جانا اور بدبودار لباس پہن کر مسجد کے اندر داخل ہونا جائز نہیں، اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے پیاز، لہسن یا گیندنا (بدبودار قسم کی ترکاری) کھائی، وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں، فرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ کچا پیاز، کچا لہسن کھا کر جس سے منہ سے بدبو آتی ہو، مسجد میں

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنا نا جائز ہے ہاں البتہ پکی ہوئی پیاز ولہسن کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

4۔ مسجد میں کسی بھی قسم کا کچرا نہ گرے:

مسجد میں کسی بھی قسم کا کچرا نہ پھینکیں، معمولی تنکا بھی نہ پھینکیں۔

جذب القلوب میں گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ مسجد میں اگر تنکا بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں معمولی ذرہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔

مٹی کی چٹائی، دری یا فرش سے تنکے یا دھاگے نوچنا، مسجد میں کنگھی کرنا کہ بال گریں، ممنوع ہے۔ معتکفین اگر کنگھی کرنا چاہیں تو اپنے کرتے کا دامن پھیلا دیں اور سر کو جھکا کر آہستہ آہستہ سر اور داڑھی میں کنگھی کریں تاکہ بال اس کرتے کے دامن میں گریں پھر کنگھی کر کے سارے بال سمیٹ کر کسی سے کہلوا کر مسجد کے باہر ڈال دیں۔ معتکف کو چاہئے کہ وہ اپنے پاس چھوٹی پلاسٹک کی تھیلی رکھ لے تاکہ اگر کوئی چیز مسجد میں گری ہوئی نظر آئے تو وہ اس میں ڈال دے، اس کا آپ کو بھرپور اجر وثواب ملے گا۔

5۔ پانی کے قطرے مسجد میں نہ گریں:

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وضو کر کے کوشش کریں کہ وضو خانہ پر ہی اعضاء خشک کر لیں۔ اکثر لوگ وضو کر کے مسجد میں اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہیں جس سے زمین کے فرش پر وضو کے پانی کے قطرات گرتے ہیں، یہ ناجائز ہے بلکہ وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی گرانا ناجائز ہے۔

6 مسجد میں دوڑنا منع ہے:

مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو، منع ہے۔ رکعت پانے کے لئے بھی دوڑنا منع ہے۔

7۔ مسجد میں آواز بلند نہ کی جائے:

مسجد میں چھینک، ڈکار، جماہی، ہنسی آئے تو آواز بلند نہ کریں۔ آواز کو دبائیں نیز گفتگو کرتے ہوئے یا کسی کو کچھ کہتے ہوئے بھی آواز بلند نہ کریں حتیٰ کہ بعض لوگ گیلا رومال یا ادر مسجد میں زور سے زمین پر پھینکتے ہیں، اس کی بھی ممانعت ہے۔ اسی طرح مائیک کو بھی آہستہ سے زمین پر رکھا جائے۔ بعض حضرات اقامت کہہ کر، دعا مانگ کر یا نماز پڑھا کر زور سے مائیک کو زمین پر پھینکتے ہیں جس سے مسجد میں آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس سے بھی بچا جائے تا کہ مسجد میں شور نہ ہو۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

8۔ مسجد میں ریح خارج کرنا منع ہے:

مسجد میں حدث (یعنی ریح خارج کرنا) منع ہے، ضرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں وہ) باہر چلے جائیں لہذا معتکف کو چاہئے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج ریح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکے گا (البتہ احاطہ مسجد میں موجود بیت الخلاء میں ریح خارج کرنے کے لئے جاسکتا ہے)

یہ آداب مسجد میں نے آپ کی خدمت میں عرض کئے۔ اگر عام مسلمان اور معتکف ان آداب کو ملحوظ رکھنے میں کامیاب ہو گیا تو ان شاء اللہ وہ اعتکاف کی حقیقی روحانیت کو حاصل کرلے گا۔

دس دنوں کے اعتکاف میں رب تعالیٰ کی طرف معتکف کو بہت کچھ ملتا ہے۔ بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ اعتکاف میں ولایت بھی تقسیم ہوتی ہیں۔ مطلب یہ کہ بندہ دس دن کے اعتکاف میں فرائض، سنن، واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ مسجد کا مکمل ادب بھی کرتا رہا، نوافل و تلاوت کی کثرت بھی کرتا رہا، علم دین بھی حاصل کرتا رہا، جب وہ چاند نظر آنے کے بعد مسجد سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ولی بن کر نکلتا ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محترم حضرات! ایک بات اور عرض کرتا چلوں کہ جس طرح معتکف دوران اعتکاف فرائض و واجبات کی پابندی کرتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ تادم مرگ اسی طرح نماز باجماعت کی پابندی کرے۔ یہی اعتکاف کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ مطلب یہ کہ اگر کسی معتکف کو یہ معلوم کرنا ہو کہ میرا اعتکاف قبول ہوا ہے یا نہیں؟ تو وہ معتکف دیکھے کہ اعتکاف کے بعد بھی فرائض و واجبات کا پابند ہے۔ گناہوں سے بچا ہوا ہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کا اعتکاف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو گیا ہے۔

اور اگر کوئی معتکف اعتکاف سے نکل کر سیدھا حجام کی دکان پر داڑھی منڈوانے گیا، شاپنگ سینٹروں میں چلا گیا اور فرائض و واجبات بھی چھوڑتا رہا تو وہ سمجھ لے کہ اس کے اعتکاف کو رب کریم نے رد کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل تادم مرگ پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گناہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰہِ وَبِرَحۡمَتِہٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا ھُوَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡم وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ یونس سے آیت نمبر 58 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج عید کا دن ہے۔ عید بمعنیٰ خوشی ہے جسے کسی خوشی کے موقع سے کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاص مناسبت ہو، یوم عید الفطر کو یوم الرحمہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خاص رحمت فرماتا ہے جیسا کہ غنیۃ الطالبین میں حدیث پاک ہے۔

حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ عید الفطر کی رات میں اس شخص کو پورا پورا اجر عطا فرماتا ہے جس نے ماہ رمضان میں روزے رکھے، عید کی صبح فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر پھیل جاؤ اور گلی گلی، محلہ محلہ یہ اعلان کردو، اے اُمّت محمد (ﷺ) اپنے رب کی طرف چلو، وہ تھوڑے عمل کو بھی قبول فرما کر زیادہ اجر دیتا ہے اور تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

فرشتے ہر گلی محلہ میں یہ اعلان کرتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے۔ پھر جب لوگ عیدگاہ جا کر نماز کے بعد دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی ہر دعا قبول فرماتا ہے۔ ان کی ہر حاجت کو پورا کرتا ہے، اور ان کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور وہ اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہ بخشے جا چکے ہوتے ہیں۔

محترم حضرات! آج کا دن کتنا با برکت دن ہے۔ غنیۃ الطالبین میں ہے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا الہام فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے مقدس درخت طوبیٰ پیدا فرمایا، اسی دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی کے لئے منتخب فرمایا، اسی دن فرعون کے جادوگروں نے توبہ کی تھی اور اسی دن اُمّت محمدیہ کے بے شمار لوگوں کی بخشش و مغفرت کردی جاتی ہے۔

☆عید کس کی ہے؟

عید کے دن لوگ کاشانۂ خلافت پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازہ بند کر کے زاروقطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کیا۔ یا امیر المومنین! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا:

ھذا یوم العید وھذا یوم الوعید

اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی ہے۔

مطلب یہ کہ جن کی نمازیں مقبول ہو گئیں۔ جن کے روزے مقبول ہو گئے، جن کا تلاوت قرآن کرنا مقبول ہو گیا جن کی تسبیح و تحلیل مقبول ہو گئیں جن کی عبادات مقبول ہو گئیں۔ بلاشبہ ان لوگوں کے لئے آج عید کا دن ہے، لیکن جن کی نمازیں رد کر دی گئیں، جن کے روزے رد کر دیئے گئے۔ جن کی عبادات رد کر دی گئیں۔ ان کے لئے آج کا دن یوم وعید ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ! مجھے معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں، یا رَد کر دیا گیا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محترم حضرات! آپ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد سنا۔ یہ نائب رسول ہیں۔ یہ امیر المومنین ہیں۔ یہ وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے، یہ وہ ہستی ہیں جن کو کئی مرتبہ بارگاہ رسالت سے جنت کی خوشخبری سنائی گئی مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا دیکھئے اور ایک ہم ہیں جن کو اپنا ٹھکانہ ہی نہیں معلوم۔ ہمیں تو یہ بھی خبر نہیں ہمارا ایمان پر خاتمہ بھی ہوگا یا نہیں۔ اس کے باوجود رنگ رلیوں میں مصروف ہیں، ہمارا کیا بنے گا؟

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صرف خود ہی تقویٰ و پرہیز گاری کے مقام پر فائز نہ تھے بلکہ اپنی اولاد کی بھی ایسی تربیت کی کہ وہ بھی صاحب تقویٰ بن گئی چنانچہ مکاشفۃ القلوب میں امام غزالی علیہ الرحمہ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

☆ شہزادے کی عید:

مکاشفۃ القلوب میں امام غزالی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے۔ بیٹے نے عرض کیا: پیارے ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے بیٹے! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عرض کیا، دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے باری تعالیٰ کو نہ پا سکا، جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو اور مجھے امید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہوگا۔ یہ سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو گلے سے لگالیا اور اس کے لئے خوب دعائیں کیں۔

سبحان اللہ! کیا تربیت فرمائی ہے اپنی اولاد کی کہ نئے کپڑے پہننے کی خواہش نہیں بلکہ صرف یہی خواہش ہے کہ ہمارا رب راضی ہوجائے۔اب آیئے انہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے ایک اور مرد قلندر کا واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

☆شہزادیوں کی عید:

کتاب معدن الاخلاق جلد اول صفحہ نمبر 257 پر نقل ہے کہ پہلی صدی مجدد اور فاروقی شہزادے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی خدمت میں عید سے ایک دن پہلے آپ کی بیٹیاں حاضر ہوئیں اور بولیں بابا جان! کل عید کا دن ہے۔ ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟ فرمایا: یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں۔انہیں دھولو، کل پہن لینا نہیں بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنوادیں۔

بچوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔آپ نے فرمایا: میری بچیو! عید کا دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے، اس کا شکر بجالانے کا دن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری نہیں۔ بابا جان! آپ کا فرمانا بے شک درست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنہ دیں گی کہ تم امیرالمومنین کی لڑکیاں ہو اور وہی پرانے کپڑے پہن رکھے

https://t.me/tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ یہ کہتے ہوئے بچیوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بچیوں کی باتیں سن کر امیر المومنین کا دل بھر آیا۔ آپ نے خازن (وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا۔ مجھے ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو، خازن نے عرض کی۔ حضور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟

محترم حضرات! اس مقام پر روک کر میں آپ سے ایک بات پوچھوں گا کہ اگر آج کل کا کوئی حکمران اپنے وزیر خزانہ سے کچھ رقم کا مطالبہ کرے اور سامنے وزیر خزانہ یہ جواب دے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ یقیناً وزیر خزانہ اپنے عہدے سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ معاملات اس کے ساتھ کئے جائیں، جس کا ہم بیان نہیں کر سکتے۔

مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ خوف آخرت رکھنے والے تھے۔ ان کی رگوں میں نائب رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خون دوڑ رہا تھا۔ آپ علیہ الرحمہ نے اپنے خازن (وزیر مالیات) سے فرمایا۔ جزاک اللہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تو نے بے شک عمدہ اور صحیح بات کہی۔ خازن چلا گیا۔ آپ علیہ الرحمہ نے بچیوں سے فرمایا: پیاری بیٹیو! اللہ و رسول کی رضا پر اپنی خواہشات قربان کر دو۔

محترم حضرات! کیسی شاندار تربیت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی کہ اپنی اولاد سے فرما رہے ہیں کہ اپنے پروردگار کی رضا کے لئے اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواہشات کو قربان کردو۔ وہ لوگ جو حق تعالیٰ اور اس کے سچے رسول ﷺ پر کامل یقین رکھتے ہوئے صاحب ایمان بن جاتے ہیں اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہونے پائے اور جس دن وہ گناہ سے بچتے ہیں، وہ دن ان کے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے۔ چنانچہ مولائے کائنات حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جس روز گناہ نہیں کرتے، وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔

یقینا حضرت علی رضی اللہ عنہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ وہ گناہ کیسے کرسکتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ ان کے لئے ہر دن عید کا ہی دن تھا۔

☆غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عید:

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لوگ کہہ رہے ہیں کل عید ہے! کل عید ہے اور سب خوش ہیں لیکن میں تو جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان محفوظ لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید کا دن ہوگا۔

اللہ اکبر! میراں ولیوں کے سردار ہیں "قم باذن اللہ" کہہ کر مردوں کو زندہ کرنے والے، جن کی کرامتیں اتنی کہ کتابوں کی کتابیں بھر جائیں، مگر ایمان کی حفاظت کی فکر دیکھئے مگر افسوس! ہمارے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہے، مگر ایمان کی حفاظت کی فکر سے غافل ہیں۔ غور کیا جائے تو حقیقی عید تو ہماری اسی دن ہوگی،

https://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب ہم ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہونگے

☆عید کیوں عطا کی گئیں؟

ابوداؤد شریف میں حدیث نمبر 1134 نقل ہے۔سرورکائنات ﷺ جب مدینۂ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے کھیل کود کے لئے دو دن مقرر کررکھے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔یہ دو دن کیسے ہیں؟ عرض کی گئی ان دونوں دنوں میں ہم زمانۂ جاہلیت میں کھیلتے تھے۔تب رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے بہتر دو دن دیئے ہیں،عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح دوسری جلد صفحہ نمبر 361 پر فرماتے ہیں کہ تم ان دنوں میں کھیلنے کودنے کے عوض ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کر کے خوشی مناؤ، خیال رہے کہ اب بھی کفار اپنے بڑے دنوں میں جوئے کھیلتے ہیں، شرابیں پیتے ہیں، ناچتے ہیں، گانے گاتے ہیں۔ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں، انسانیت سوز اور بے حیائی کے کام کر کے خوشیاں مناتے ہیں۔

محترم حضرات! یہ کام اپنے تہواروں پر کفار کیا کرتے ہیں مگر افسوس اب یہ گناہوں بھرے کام مسلمانوں میں بھی داخل ہو گئے۔عید کے موقع پر گلیوں اور محلوں میں زور زور سے گانے بجانا،عورتوں کا بے ہودہ لباس پہن کر گلیوں اور محلوں میں گھومنا پھرنا،سنیما گھروں میں عید کا پورا دن گزارنا، اپنی بہنوں، ماؤں

http://t.me/Tehqiqat

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور گھر والوں کو بے پردہ تفریح گاہوں پر گھمانا، سائیلنسر نکال کر موٹر سائیکلوں پر شور کرتے پھرنا، لڑکیوں کے پیچھے آوازیں کسنا اور اس طرح اپنے رب کو ناراض کرنا یہ مسلمان کا کام نہیں ہے۔

عید کا دن تو عبادت و ریاضت کرنے کا دن ہے۔ شکرانے کے لئے اپنے سر کو اپنے رب کی بارگاہ میں جھکانے کا دن ہے۔ درود وسلام پڑھنے کا دن ہے۔ غریبوں کی مدد کرنے کا دن ہے۔ ان کے لئے گھر جا کر عیدی کے بہانے ان کی مدد کرنے کا دن ہے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو جائیں پھر آپ پر رب کا کرم دیکھئے گا۔ اس ضمن میں ایک سخی کا واقعہ آپ کو سناتا ہوں۔

☆ایک سخی کی عید:

حضرت عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کی شب دروازے پر دستک ہوئی۔ دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا، میں نے کہا: کہو بھائی کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا ''کل عید ہے لیکن خرچ کے لئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عزت کے ساتھ ہم عید کا دن گزار لیں گے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا افلاس پڑوسی آیا ہے۔ اس کے پاس عید کے لئے ایک پیسے تک نہیں۔ اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس درہم ہم نے عید کے لئے رکھ چھوڑے ہیں۔ وہ ہمسایہ کو دے دیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور دے دے گا، نیک بیوی نے کہا بہت اچھا۔

http://t.me/Tehqiqat
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ میں نے وہ سب درہم اپنے ہمسایہ کے حوالے کردیئے اور وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک نوجوان میرے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا۔ میں آپ کے والد کا بھاگا ہوا غلام ہوں۔ اب مجھے اپنی حرکت پر بہت ندامت لاحق ہوئی۔ یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں۔ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ قبول کر لیجئے۔ آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دینار لے لئے اور غلام کو آزاد کردیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خدا کی شان دیکھو! اس نے ہمیں درہم کے بدلے دینار عطا فرمائے۔

محترم حضرات! آپ نے دیکھا کہ ان بزرگ نے پچیس درہم دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے انہیں پچیس دینار عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی رحم فرماتا ہے۔

الغرض کہ ہم سب کو چاہئے کہ ہم عید کے بابرکت دن کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبراری میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حقیقی عید نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari